

مظاہرہ  
۵۰۰

سرتی ننکا مس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم دعفے ان

## د فراغہ مہشر قی عین

”اس تاریخی سفر میں خدا تعالیٰ کے فندوں کی براش انکے نیچے اور تسبیت کے نشان دیکھو کر میرے نیم کارروائیں رواں مریا صونا ہوتا ہے۔ اس نبیا ک سفر میں خدا تعالیٰ کی تقدیموں نہیں کی جھتوں اور احسانات کے جو بے شمار جلوے ہمہ دیکھے توں کو یاد کر کے میرا دل حمد و شکر کے جذبات سے پھر بڑے اور میری روز آپ نے ربِ کریم کے حضور پے اختیار سجدہ کرتی ہے۔“

[یوں محدث تاجیہ ایسی رہی کہ خدا تعالیٰ بطریق صوراً  
[وَقَدْ أَرَدَ اللَّهُ عَزَّ ذِيَّاً مَرْضِمَةً لِّغَارِقِيَّةٍ]



اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْهَاكُمْ بِسْكَنِ الْأَمَانِ



ہفت روزہ کلما قاریان  
جلاساں لائے نسبت

بافت

۱۶/۹ اگسٹ ۱۹۰۲ء

(معطای المقصود)

۱۵/۸ ستمبر ۱۹۰۲ء

۱۵/۸ ستمبر ۱۹۰۲ء

جلد ۳۲ شمارہ ۵۰-۵۱

شکر حکیم

سالان ۳۰ روپے

ششمہ ۱۵ روپے

صلک غیر بذریعہ بھی داں ۸۰ روپے

خپ پرچہ ۷۰ پیسے

بدلاں لائے نسبت

## اخبر اراحت

دیوان ۱۴ فروری ڈسمبر - سیدنا حضرت اقدس  
رسویں خلیفۃ المسیح الراجح ایڈہ اللہ تعالیٰ نشرہ  
کے باہمی میقہ تریاثت کے سوران  
دلتاشیعیت افسوس دا لے بعض جہانان کرام کی  
ذبیحہ، رحمۃ اللہ علیہ اور وہیں

# فِي ضَيْانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَكْشَمَهُ

اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ اللعلیمین بنکار میوٹ فرمایا۔ اور اپنے کو دہ نہیں اشان مقام علام کیا ہوا۔ انسانیت کا انہائی نقطہ اور نبوت کا آخری کمال ہے۔ اور جسے سورہ الحسناب میں "خانقہ الشیعیان" کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ آپ کی بخشت ایسے زمانہ میں ہوئی جبکہ روحانیت اور اخلاق دنیا سے یکسر نابود ہو چکے تھے۔ ہر طرف شرک والحاد، گناہ و معصیت اور ظلم و استبداد کا دور دوڑھتا تھا۔ اپنیا کو مرشدت کی لائی ہوئی مقدس تعلیمات انسانی دست برد کا شکار ہو کر بالکل مسخر ہو چکی تھیں۔ اور ہذا بہبیع عالم کے علم بردار اپنی بد اعمالیوں میں اس حد تک آگئے بڑھ چکے تھے کہ دنیا ظہر الفساد فی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ (الروم : ۲۱) کا ہمیہ اور خوفناک نظر ہے۔ پیش کر دیجی۔

ایسے حالات میں اللہ تعالیٰ کی رحمۃ نے جوش ماڑا اور دنیا کے ظلمت کہہ کو فوج روحانیت کی صنیباریوں سے منور کرنے کے لئے اسی معنی انسانیت کی بخشت عمل میں آئی جو درج تخفیق کائنات ہونے کی بناء پر تمام انبیاء کا سردار، صلحاء کا آتا اور شہداء کا مخدوم تھا۔ ہاں یہی پاک اور مقدس رسول جسے الہی ذشتلوں میں "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" (مکاشفہ یونہا ۱۹) قرار دیا گیا تھا۔ اور جس کی عظمت و برتری کا اعتراف کرتے ہوئے قرآن حکیم نے اعلان فرمایا۔ "قُلْ إِنَّكُنْتُمْ تُحْجِبُونَ اللَّهَ فَاتَّسِعُوْنِي يُحِبِّبُكُمُ اللَّهُ" (آل عمران : ۳۲) یعنی اسے روپیں تو لوگوں کو اس حقیقت سے آگاہ کر دے کہ اگر وہ مجھ سے محبت رکھتے ہیں تو تیری طاعت کا جواہی گروپ پر رکھیں۔ یکون کو اسی دسیلہ سے وہ بیری بخت حاصل کر سکتے ہیں اور ان روحانی اعمامت کے وارث بن سکتے ہیں جن کا دعاہ میں اپنے پاک کلام قرآن مجید میں باہی الفاظ کر رکھا ہے:-

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنَّ لِلَّهِ مَمْلَكَةً الْعِزَّةِ إِنَّهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ وَالصَّدِيقِينَ وَالشَّهِدَاءِ وَالصَّلِيْعِينَ وَالْحَسَنَ وَالْإِثْنَيْنَ وَالْأَنْسَى وَرَفِيقِهَا ۝ ( النساء : ۶۹ )

یعنی اس انت کا جو ذریعہ خدا اور اس کے رسول کے احکام کی کامل اتباع کرے گا وہ علی احباب مرائب نبوت، صدقیت، شہادت اور صاحیحت کے عظیم القدر روحانی اعمامت سے مرفراز کیا جائے گا۔ چنانچہ یہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی تربیت، کامل انسانیت اور قوت تدبیری ہی کا کرشمہ تھا جس نے آن کی آن میں عربیوں کی کایا پلٹ دی۔ اور ان میں ایک ایسا عظیم اور نہایاں روحانی انقلاب پیدا کیا جس کی بظاہر حالات تو قرآن ہی کی جاسکتی تھی۔ اس عظیم الشان روحانی انقلاب کا نقشہ سیدنا حضرت سیدنا حضرت سیدنا علیہ السلام نے یوں کھینچا ہے:-

أَخْيَتَ أَمْوَالَ الْقُرُوبَنِ يَجْلُوْنَ مَآذِنَ ثَلَاثَكَ يَهْدِيْنَ اَشَّنَانَ

یعنی اسے میرے آتا! بے شک اس شان میں تیر کوئی ہمسر نہیں کہ ٹوٹے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلد سے سے زندہ کر دیا۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جس کسی نے بھی آپ کی آواتار ربیک کہتے ہوئے آپ کی اتباع کا جواہی گروپ پر اٹھایا وہ ابدي حیات کا وارث بنا۔ اُن میں وہ پاک وجود بھی تھے بیجعشن رسول میں فنا ہو کر عصداً ہی تھا۔ وہ مقدم، سنتیاں بھی تھیں جو آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر شہداء اور صاحبین کے زور میں شامل ہوئیں۔ اور بالآخر اُن بھی میں سے دہبلیل القدر روحانی فرزند بیل بھی اٹھا جس نے اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیضان اور بے پناہ قوت تدبیری کے طفیل آپ کی علیا میں اُنمی نبی ہوئے کا وہ لائی صد افتخار اعراء حاصل کیا جس کا سُورۃ نساء کی آیت متذکرہ پالائیں وہ دعا کیا گیا تھا۔ اور جس کی نسبت صورۃ جمۃ کی آیت کریمہ و آخرین مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا إِلَيْهِمْ ..... اُنھیں اللہ تعالیٰ نے ہمت مُسْلِمَہ کو پہنچے سے بشارت میں رکھی تھی۔ چنانچہ مامورِ زمانہ سیدنا حضرت اقدس مزاalam احمد قاری ایسی سیع موعود و مہدی مہمود علیہ السلام، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیضان اور قوت تدبیری کے نتیجہ میں حاصل ہونے والے اپنے اس روحانی منصب کی نسبت فرماتے ہیں:-

"خُذْنَے جو اس (احضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ ناقل) کے دل کے راز کا و اتفاق تھا اس کو تمام انبیاء اور سام او لین و آخری)، فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی بھی جو حرضہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نہیں بلکہ ذریت شیطان ہیں۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے؟ ہم کافر نہیں گے اگر اس بات کا قصد اردن کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اُس بھی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہیں اُس کاں بھی کے ذریعہ اور اس کے نور سے ملی۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اُس کا چہرہ دیکھتے ہیں اس بزرگ بھی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اُس کے مقابل پر کھڑے رہیں" (حقیقت الوحی صفحہ ۱۱۶)

ای حقیقت کا اپنہ کرنے ہوئے آپ اپنے ایک فارسی شعر میں دشمناتے ہیں سہ

دِگْرُ اُسْتَادِ رَانَاسَے نَدَانِمْ ! ۖ وَ ۖ کَمْ خَوَادِمْ در دَبَسْتَانِ مُحَمَّدْ

یعنی بیرون سے ملکم اور صرف اور صرف حضرت رسول عقبہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جن کی شاگردی اور غلامی میرے لئے سرمایہ انتخاب ہے۔

حَكْلَ بَرَكَةَ مِنْ مَحْمَدَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَارَكَ مَنْ عَلَمَ وَأَعْلَمَ -

پس جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر زمانہ میں اُمّت مُسْلِمَہ کے افراد کا صدقیت، دعا صاحیحت اور شہادت کے گراہیں روحانی اعمامت۔ یہ سفراز کیا جانا فیضانِ نبوی کے تائیامت جاری دسارتی رہنے کی محکم دلیل ہے وہ مقدم بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ ماموریت بھی اس حقیقت کا زندہ اور تابند ثبوت ہے کہ اس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فیضان اور قوت تدبیری کے طفیل آج کی اُمّت مُحَمَّدیہ کا ہر فرد اُن تمام اعمامتِ الہیتہ کا وارث ہے جن کا رعدہ اللہ تعالیٰ کے وصالی نے ترکیب میں فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کے اسوہ حسنے کی عالم طور سے پیر و می کی توفیق عطا فرمائے۔ الْمَهْرُ سَلِیْلٌ وَسَلِیْمٌ وَبَارِقٌ عَلَیٰ نَدِیْتَنَا یَعْدَد

هَمِیْلَهُ وَغَمِیْلَهُ وَحَرْفِنَهُ لَامَتَنَهُ — اُمیْنَہُ ۖ

خوشید انداز نور

## ارشاد ایتے عالیہ

خوب جان لو کہ ان آفات سے جو تھا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہے، جب تک خدا کی مدعا ساتھ نہ ہو پرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اسی میں بھی یہی ارشاد ہے کہ الٰہ نفسانی حذبات اور خیالات، سے اسے محظوظ نہ رکھے کا تپ تک وہ پستی نماز نہ ہوگی۔ نماز کے معنی تکریں مار لیئے اور رسم اور عادات کے طور پر ادا کرنے کے پرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے جسے دل بھی خسوس کرے کہ روح پکھل کر خوناک حالت میں آسمان اُلوہیت پر گزے۔ یہاں تک طاقت ہے وہاں تک وقت کے پیدا کرنے کی کوشش نہیں اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوئی اور گھٹاہ چو اندرون میں ہیں وہ دُور ہوں۔ ایسا شرم کہ نماز پاکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر و استفاست راغتیار کرے ساتھ دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک توڑ اس کے قلب پر گمراہ ہے۔ اور نفسِ امارہ کی شوئی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اڑد میں ایک نیم قاتل ہے، اسی نفسِ امارہ میں بھی نیم قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اس کو پیدا کیا اس کے پاس اس کا علاج ہے؟

(تفسیر دل کا مجسم سوچ صفحہ ۱۷)

**مرسلہ**۔۔۔ مکمل محمد عبید اللہ صاحب قریشی۔ پنگورد۔

**فارسی منظوم کلام حضر مسیح موعود علیہ السلام**

**زندگی حیاتیں حال کوں برآ ول و فدا**

(اے اللہ کے سردار! زندگی کیا سمجھے ہے یہی کہ تیر موارد میں جان قربان کرو دینا)

یا بی اللہ داشتے ہیں موعے تو ام بیز و قب راء تو کم کر جال تو کمہ صدر کار

اوے بی اللہ عین تیرے بال بال پر فدا ہوں اگر بچے ایک لاکھ جانی بیٹی تو تیری راہ میں بتر بان کرو دیں

اہ شاعر شقہ از رہیمی پیغامت بیز یکمیں ہر دل کے اکسیر ہر جان فگار

اکلی یا تیری اتباع او تیری اعشی ہر دل کے لئے کیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے

زندگانی حیاتیں ہوں کردن برآ ول و فدا بیز رفیق کاری چیستیں بہنہ تو بولن چیدہ

زندگی کیا ہے؟ یہی کہ تیری راہ میں جان کو قربان کرو دینا۔ آزادی کیا ہے؟ یہی کہ تیری قیدیں شکاریں کر دینا

خواہم ہستہ بہ بو و عشقت در دلم بیز تاکم دور ان خونیں اڑ بیزو و ار و مدار

جس تک میرا و جواباتی بے تیر اعشی میر دل میں ہے، گاجت کا تیر دل میں فدا دلکھ پڑے

یار رسول اللہ پر وہیں یا ہم دام اسٹھوار

یار رسول اللہ میں تجھے مختبوط تعشق رکھتا ہوں

عششت تو دارم ازال و زیکرہ بود ہر خوار

اُس میں کسی شیرخوار تھا مجھے تجھے عشق ہے

(ایمنہ کمالاتِ اسلام)

## خدا کی نزدیکی اسی وقت مدد مروی

## دلوں میں میدلی اور خدا کا خوف ہو

اگر نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان گناہوں سے بچ سکے

ملفوظات سے سیدنا حضور اور مسیح موعود علیہ السلام والسلام

”دیکھو! یاد رکھتے کام مقام ہے کہیت کے چند الفاظ جو زبان سے سکتے ہو کر میں گناہ سے پس بیزار کروں گا، یہی تمہارے لئے کافی نہیں۔ اور نہ صرف ان کی تکارے سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت ہدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو۔ درستہ اور حرب بیعت کی اور جب کھڑیں گئے تو وہی بُرے خیالات اور حالات رہے تو اسے کیا فائدہ۔ یقیناً جان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے خدا دزیعہ خوف الہی ہے۔ اگر یہ نہیں تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ سے بصری پر چیزوں نیلیں کی طرح پھٹے ہوئے ہیں۔ بلکہ خوف ہی ایک ایکی شی ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا تقصیمان نہیں کر سکتے۔ مشلاً بتی جو کہ دُودھ کی بڑی حصی ہے جبکہ علم ہو کہ اس کے نزدیک چنانہ ہیں پہنچتے۔ الٰہ کی دیجی صرف خوف سہتے۔ پس جبکہ زانیقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پس بیزار کے لئے یہی تو انسان منتظر ہے۔ اسے کسی قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ اسر ہی تھی، کیا بد کی یہ کہ اس موقع پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے؟ اس موقع پر وہ جرم کی جرأت پرگز نہیں کرتا۔ مثلًا طاغوتی نزدہ کا افرادی ہے اگر کسی کو جانتے کے لئے کہا جاوے تو کوئی بھی جرم اُنکے نہیں جاتا جیسی کہ اگر حکام بھی تکم دیوں تو بھی ترسال الحرمہ اُن بیجا جاوے گا۔ اور دل پر یہ ذر غالم ہو گا کہ کہوں بھی کہا جاوے نہ ہو جاوے۔ اهد وہ کو ششی کریں گے کہ مفہوم کام کو جلد پورا کر کے دل سے پھانگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوبی کا دلوں میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکہ پیسا ہو اس کے لئے معرفتہ الہی کی ضرورت ہے۔ جس قدر خدا کی معرفت نہ پادہ ہو گی اُنقدر خوف زیادہ ہو گا۔

ہر کہ عارف تراست ترسالہ تر

اس امر میں اصل معرفت ہے اور اس کا ملتوی خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنیٰ کی درد بے یہی در تا ہے۔ جیسے پسوا اور پچھر کی معرفت ہوتی ہے تو ہر ایک اُن سے بچنے کی کو ششی کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ جو قادر مطلق ہے اور عالم و پھیر ہے اور ذمیون اور انسانوں کا مالک ہے۔ اس کے احکام کے پر خلاف کرنے میں یہ اس قدر جو انتہ کرتا ہے۔ اگر سوچ کو دیکھو گے تو مسلم ہو گا کہ معرفت ہی ممکن۔

بہت ہیں کہ ذریان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ان کے دلوں کو ٹھوٹ کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ اُن کے اندر دہرات ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جیسا مصروف ہوتے ہیں تو خدا کے قهر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس لئے یہ باریتہ خود رکھتا ہے کہ تم لوگ دُعا کیے ذریعے اونٹ تعلیم سے معرفت حاصل کرو۔ بغیر ان کے لیتین کافی ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ اُسی وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قلمع تعلق کرتے ہیں ایک مرٹ ہے۔

گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دُعا کر دہاں ساتھ ہی تدبیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تسام مخلفیں اور مجلسیں جن میں شایش ہونے سے لگناہ کی تحریک ہرگز نہیں کرے ان کو ترک کرو۔ اور ساتھی کی ساتھ دُعا بھی کرتے رہو۔ اور

# آج کا انجمن احمدیہ کی تاریخ میں اور اسٹریلیا کا واقعہ

سمم اللہ تعالیٰ کی فتوحات پر ٹوکرے ہوئے آج پہلی احمدیہ بحدا اور شام واس کی بُنْسِیا دریں گے

اس سجدہ کا سینکڑا دیکھئے وقت آپ سے احمد یون کی تجویز میں دیکھیں بادھیں ذمہ داری غیر معروف طور پر بڑھ کر ہے

اپ آپ ہی یہاں ہم کے نمائندہ ہیں آپ ہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کی عبادت کا حق ادا کرنا اور عبادت کو قائم رکھنا ہے

الله تعالیٰ اس سجدہ کو ایسے لوگوں سے کہا ہے جو خدا کی پیاری نظری پر ٹوکرے ہیں دن بدیا بدلی بوجھتی رہے اور جلد و کوتائے جب یہ سجدہ اپنے چھوٹے نظر آنے لگا (این)

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ الرابع ایڈٹ احمدیہ کی تاریخ فرمودہ سیدنا احمدیہ (اسٹریلیا) ستمبر ۱۹۰۳ء مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۰۳ء

جانے کا اور رفتہ رفتہ ان قدر دوں سے دور چلے جانے کا جن کوئے کہم اپنے ملکوں سے پہاں آئے تھے۔ اور دوسرا رد عمل ہے اس کے مقابل پر اور زیادہ الختنی اختیار کرنے کا، یہ ہی محسوس کرنے کا اور رستے سلاش کرنے کا۔ جن پر چل کر ہم ان کے بنا تراست سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ پس دوسرا رد عمل جس قوت کے ساتھ نظر آنا چاہیے تھا اس قوت سے یہاں نظر نہیں آ رہا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ قانون قدرت کو مغلوب کر دنیا کی کوئی قوم بھی دھیقیت زندہ نہیں رہ سکتی۔ قانون قدرت کو نظر انداز کر کے دنیا کی کوئی پیشگی غالب آئنے کا دعویٰ ہی نہیں کر سکتی۔ سچا یہ کہ وہ زندہ رہ سکے۔ انسانوں کی زندگی کو دیکھیے یا جیوانوں کی زندگی کو دیکھیے وہ اپنے ماہول سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ دو طرح سے متاثر ہوتے ہیں۔ بعض حیوانات کو مختلف حالات میادیتیہ ہیں اور تابود کر دیتے ہیں۔ بعض حیوانات میں ایک رد عمل پسیدا ہوتا ہے اور وہ ان حالات پر غالب آئنے کا لکھش کرتے ہیں۔ اور قانون قدرت اپنی وہ نئے وسائل خطا کر دتا ہے، نئے ذرائع اپنی بیسٹر آجائے ہیں جن سے وہ بیش آرہ حالات کا ہترزنگ میں مقابلہ کر کے ہیں۔ یہی ہے خلاصہ اس سارے انسانی یا جیرانی ارتقاء کا تباہی میں زندگی کی خوت کے ساتھ ایک سلسی جدوجہد نظر آتی ہے۔ اور وہی طرح کے رد عمل غایب ہوتے ہیں۔ تیسرا رد عمل ہیں کوئی نظر نہیں آتا۔ یا تو یہ نظر آتا ہے کہ زندگی نے غیر معنوی کو شیش کی اور موت پر غالب آگئی۔ اور یا پھر زندگی کی ہوت کاشکار ہو گئی۔ اور یہی وہ رد عمل ہیں جو انسانی نظریات کی چیزیں ہیں نظر آتے ہیں۔

پس جب احمدی دوست اس دو راز پر عظم میں آتے اور یہاں رہتے کا فیصلہ کیا تو ان کو مکمل کر یہ بات نظر آنی چاہیے تھی کہ اگر انہوں نے

## غیر معنوی جدوجہد

کے بغیر یہاں رہتے کا فیصلہ کیا ہے تو پھر اسی بات پر بھی ان کو تیار ہو جانا چاہیے کروہ اگلی نسلوں کو اپنے ہاتھ سے کھو دیں گے۔ اور رفتہ رفتہ اسی ماہول کا شکار ہو کر انہی لوگوں میں سے بسو کر رہ جائیں گے۔ یا اس کے پر عکس اپنی عام حالات کی شبستہ زیادہ ذمہ داری، زیادہ کوشش اور زیادہ جدوجہد کے ساتھ زندہ رہنا ہو گا۔ گھری کا ہوتا ہو تو انسان کا گزارہ عام کپڑوں میں ہو جاتا ہے۔ گھری کے موسم میں بغیر کپڑوں کے بھی انسان اپنے جسم کو حواست کو محفوظ رکھ سکتا ہے۔ بلکہ وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ یہ حرارت کسی اور ذریعہ سے جسم سے نکلنی شروع ہو جائے تاکہ گرمی کا احساس کم ہو۔ لیکن اگر آپ SOUTH POLE NORT POLE یا

(قطب شمالی یا قطب جنوبی) کے بر قافی علاقوں میں چند چائیں تو نکلے جس کا تو سوال کیا یا سر دیوں کے موسم میں بھی جو کپڑے پہنے جاتے ہیں وہ کافی نہیں ہو گا کیونکہ

تشہد دلتعذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

”آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں اور اسٹریلیا کی تاریخ میں

## ایک خاص اہمیت کا دن

ہے کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی ذات پر ٹوکرے ہوئے آج انشاء اللہ تعالیٰ یہاں پہلی احمدیہ مسجد اور احمدیہ مشن ہاؤس کی بُنْسِیا دریں گے۔

یہ دن ہمارا بے حد برکتوں کا حامل دن ہے، اللہ تعالیٰ کے بہت سے فضل اس دن نازل یہ دن کے اثرات خدا تعالیٰ کے فضل ہی کے ساتھ ہوتے دیر تک ہم دیکھتے ہیں گے۔ وہاں اس کے ساتھ ہی یہ دن بہت سی ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ وہ احمدی جو اسٹریلیا کو اپنا وطن بنانے کے ہیں۔ ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتے والی ہیں۔ ان کو قبول کرنے کے لئے اسٹریلیا احمدی دوستوں کو پوری طرح تیار ہو جانا چاہیے۔

اسٹریلیا ایک ایسا نک ہے جس میں دہرات اور مادہ پرستی پورپ کے بہت سے دوسرے ملکوں سے بھی زیادہ ہے۔ شاید شرق میں رہتے ہوئے یہاں کے لوگوں میں یہ احساس کرتی پیدا ہو گی کہ جب تک ہم دنیا پرستی میں سب سے آگے نہیں نکلیں گے۔ اس وقت تک اس غلط فہمی سے بچ نہیں سکتے کہ ہم مشرقی لوگ نہیں۔ اس لئے پروردہ قدر جو انسان کو خدا سے دورے جاتی ہے، ہر دو رہنمائی جس سے روحانیت کا انکار ہوتا ہے، وہ اس قوم میں پایا جاتا ہے۔ یہاں آنے سے پہلے مجھے اس کا اتنا گہرا کے ساتھ اندازہ نہیں تھا، جتنا اب ہوا ہے۔ چنانچہ یہاں آنکر ان کا معما شروع ہے۔ ان گفتگو کا موقع بلا تو بچھے یہ معلوم ہوا کہ دنیا کے کسی ملک میں بھی سوائے سکھتے نہیں ہیں سے بعض ملکوں کے اتنی زیادہ دہراتی، اور مادہ پرستی نہیں پائی جاتی۔ اسی ملک میں جو احمدی موجود ہیں ان کی بھی بڑی کمپرسی کی حالت ہے۔ مرکز سے

دوسری احمدیہ شام کا نہ ہونا۔ اور تعداد کی کمی۔ یہ سارے ایسے حرکات بیں جنہوں نے ان پر بد اثر ڈالا ہے۔ اس میں کوئی شاک نہیں کہ اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے نفل سے یہاں ایسے مخدی ہیں، موجود ہیں، مرد بھی اور عورتیں بھی، جنہوں نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ وہ ہر قسمیت پر اس محاذ پر غالب آئیں گے۔ اور ان کے کردار میں خدا تعالیٰ کے نفل سے زندگی کے آثار نظر آتے ہیں۔ لیکن بالحکوم یہ کہنا درست ہے کہ جماعت کو اسی ملک میں جس شان کے ساتھ دیکھنے کی میں توقع رکھتا ہوں وہ پوری نہیں ہوئی۔

## امر واقعہ یہ ہے

کہ ان حالات میں قسم کے ہی رد عمل ہو سکتے تھے اور ہو سکتے ہیں۔ ایک رد عمل ہے

اور ہے، بیرونی اور ہے اور وہ زندگی جو میں نے اختیار کر لیا ہے وہ اور ہے۔ ہبڑے آپ کے لئے ایسے مواتع پیش آتے ہیں، مردوں کے نئے بھی اور عورتوں کے نئے بھی، جہاں آپ خدا کی محبت کے حکومتی نیت کی شبکت، ان لوگوں کی محبت کے حکومتی نیت کے خوف نے مغلوب ہو جاتے ہیں جن میں آپ رہ رہے ہوتے ہیں۔ ان کے تاثرات جو آپ کے تعلق ہوں گے وہ آپ کی زندگی کے نقشہ بناتے ہوتے ہیں۔ اور دماغ میکا یہ ہوتا ہے کہ خدا کا تعویر ہماری زندگی کا نقش پیارا ہے۔ آپ اپنے ماحل سے ڈرتے ہیں، اپنے ماحل کی بازوں سے خوف کھاتے ہیں، یہ بہت نہیں پاتے کہ ماحل کے مخالف کوئی طرز زندگی اختیار کر سکیں اور سر اور چمک کر کے ان لوگوں میں جل سکیں۔ بھیشہر خوف دامنگیر رہتا ہے، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی، کہ انگریز نے یہ کیا تو یہ لوگ کی کہیں گے۔ ہمارے متعلق یہ سمجھیں گے۔ اگر ہم نے اسلامی بس اپنا تو ان کو کیا خود ہو گا۔ اگر ہوگے نئے چھوڑے ہوں اور ہماری عمر توں نے پرستے اور ہم نے تو یہ ہمارے متعلق کیا سمجھیں گے کہ کوئی بلاش آگئی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ

## یہ وہ ہے لاخوت

جو تقویٰ کے مقابل پر ان انسانی زندگی میں راہ یافتا ہے۔ اور مذہبی معاشروں کو تباہ کر دیا کرتا ہے۔ جس طرح ایک تقویٰ خدا کا خوف ہے اسی طرح ایک آنحضرتؐ کی خوف بھی ہوا کرتا ہے اور ان دونوں کے درمیان اداہ جنگ بے چوہنیشہ جاری رہتی ہے اور بہیشہ جاری ہے کی۔ تاہم کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو رذائلہ کیلئے ہیں کہ اللہ کی رضاکار خود ہی نے کا خوف پہنچا ہے اسی کی زندگی پر غالب رہتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دنیکے خوف سے بچاتے ہیں۔ اور کچھ وہ لوگ ہیں جن پر دنیا کی زندگی کا خوف ہمیشہ غالب رہتا ہے۔ وہ بظاہر نیک بھی ہوں، بظاہر نمازی پڑھتے رہے بھی ہوں، بظاہر اعمال میں پڑھتے رہاف دکھاتی ہیں اور لوگ ان پر اعتدال اخن نہ کر سکیں، لیکن عملاً وہ باز کارچکے ہوتے ہیں۔ کیونکہ، صلڑائی نظریات کی دنیا میں ہوا کرتی ہے۔ پس یہ وہ قسم کے خوف ہیں کہ درمیان جلد و جہد بہیشہ سے جاری ہے اور بہیشہ جاری رہتے گی۔ وہی آزاد مرد ہے جو دنیا کے خوف سے آزاد ہوتا ہے۔ جو دنیا کے خوف سے آزاد نہیں ہوتا وہ ہرگز آزاد نہیں۔ اس نے آج نہیں توکل لازماً دنیا کی غلامی اختیار کرنی ہے۔ اس نے یہی دوستوں کو یہ تیحیت کر رہا ہوئی کہ اپنے نفسوں کو دنیا کی آلاتشوں سے آزاد کریں اور اسی کا نام اسی کا نام

## انسانی صمیمیت کی آزادی

ہے۔ گو اسلامی اصطلاحوں میں ان چیزوں کے مختلف نام ہیں، لیکن حقیقت ایک ہی رہتی ہے۔

پس احمدیوں کے لئے بہت ہی اہم اور بینا دی تحقیقت یہ ہے کہ وہ اس دنیا کے رعب سے آزاد ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی اولاد کے جو دعائیں کیں ان میں ایک چھوٹے سے مصروع میں بہت ہی پیاری بات فرمائی۔ آپ نے فرمایا

نہ آوے اُن کے لکھر تک رُرُع بِ جَهَنَّمَ

کر اے خدا! میں یہ دعا کرتا ہوں کہ ان کے لکھر تک رُرُع بِ جَهَنَّمَ کو خود دینے کے ڈر نہ ہو۔ کیونکہ

بہیشہ تو یہی رُرُع سے مار کھا جایا کرتی ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

لیکن بھی زندگی میں ہر روز ای تسمیہ کے متحاذات پیش آتے ہیں کہ ہر انسان اگر ہوش

کے ساتھ زندہ رہے تو وہ یہ نکسوں کو سکتا ہے، کیونکہ اعمقیدہ اور ہے اور بیرونی

چھوڑ جہد کے لئے کچھ مزید چیزوں کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ اندرونی طور پر کمی پیدا کرنے کے لئے خاص خذاوں کی ضرورت پڑتی ہے، بیرونی طور پر کمی سے حفاظت کے لئے غیر معمولی بساں کی ضرورت پڑتی ہے۔ میرزا گردیز یہ ہے کہ موسم میں جتنے زیادہ سماں کی پیدا ہو تو جہد بھی زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ اگر ایسا نہیں

پس جتنا زیادہ ہبڑا ہے ماہول ہو، جتنے زیادہ دنیا پر تی ہو اتنا ہی احمدی کو کسی بساں کی تلاش کرنی چاہتی ہے۔ اس بسا کے بغیر وہ اس ماہول کی موت کی سرحد سے بچنے نہیں سکتا۔ وہ کوئی بسا سکتا ہے جو اس کو بچا سکتا ہے؟ قرآن کیم نے اس کا نام یا اور فرمایا:

”وَنَعَمْتَ الشَّوَّافِ ذَلِكَ خَيْرٌ“ (الاعراف آیت: ۲۴) ایک ہی بسا ہے اور یہ

## تقویٰ کا بسا

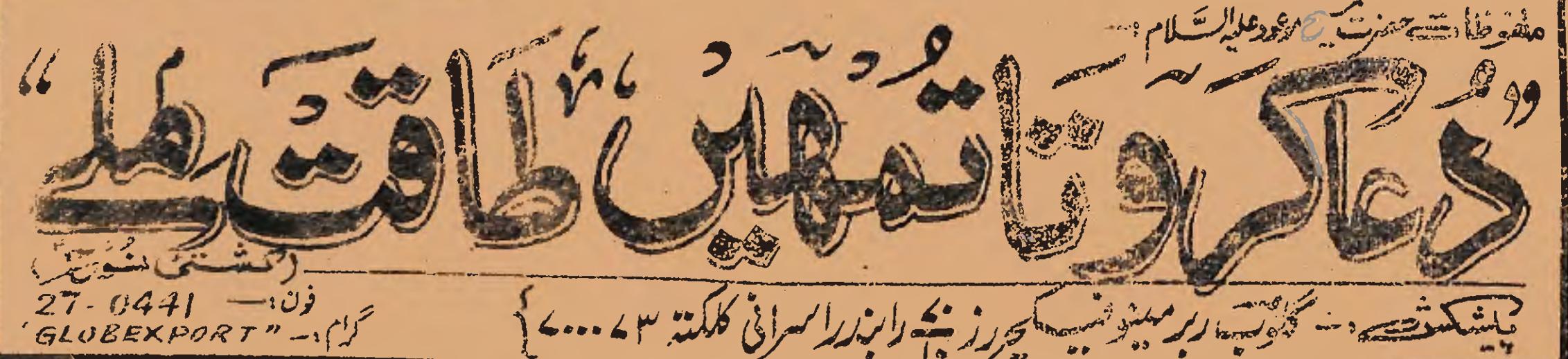
ہے جو مادہ پر کہا کے سر دخانوں میں بھی آپ کو زندگی کی ضمانت دے سکتا ہے۔ دنیا کے پر دوسرے پر آپ کہیں بھی چلے جائیں وہ آپ کی حفاظت کرے گا۔ اور آپ کو دنیا کے پر شتر سے بچوڑا کرے گا۔ اور بسا اسی التقویٰ ہی ہے جو کہی انسان کا بسا بنتے ہے اور بھی اس کے لئے زادراہ ہے جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کیم نے اسی تقویٰ کو زادراہ بنایا کہ بھی دکھایا اور فرمایا۔ تم تقویٰ کی زاد کو پکڑو۔ پہنچی زادراہ ہے جو تجارتے کام آسکے گا۔ یہ تقویٰ ہی ہے جو آپ کی حفاظت کے لئے اندر وغیری قدر اکام کام بھی دیتا ہے اور آپ کی حفاظت کے لئے بیرونی بساں کا بھی۔ اور جتنا زیادہ ماہول مختلف ہو اتنا ہی زیادہ تقویٰ کی تلاش ہوئی چاہیے۔

یہ کیا چیز ہے؟ تقویٰ اس کو کہتے ہیں، تقویٰ کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان بُرُع میں اور ہر سوچ میں اللہ کی طرف نکلا گئی رُثاہی سیکھ جائے۔ اور یہ سوچنا شرمند ہے کہ کوئی خدا کی خاطر زندہ ہوں۔ تقویٰ کا ایک بمعنی خوف بھی ہے۔ تقویٰ کا معنی در بھی ہے۔ لیکن وہ ڈر نہیں جو کسی پناور یا سانپ یا پکو سے ہوتا ہے۔ بلکہ تقویٰ ایسے خوف کو کہتے ہیں جو محبت کرنے والے کے پیار کو کھو دیتے کا ڈر ہوتا ہے۔ ہمیشہ یہ خطرہ دامنگیر ہو کر میں کوئی ایسا بُرُع نہ کروں، میری سوچ کوئی ایسی راہ اختیار نہ کرے کہ جس سے میرا بیمارا اور محبوب خدا مجھ سے ناراضی ہو جائے۔ اس کا نام تقویٰ ہے۔ چنانچہ اشد تعالیٰ افراد ہے کہ اگر تم یہ طرز فکر اختیار کہ دے گے تو دنیا کے پر دوڑ پر جہاں بھی تم جاؤ گے یہ طرز فکر بتاوی زندگی کی حفاظت کرے گی۔ تجارتے بساں بھی بن جائے گی، تمہاری خواراک بھی ہو جائے گی۔ اور چھر تم کسی غیر اللہ کے شتر سے خوف کھانے کی فکر میں مستلا نہیں ہو سکتے۔ کبھی غیر کے شتر کے خوف میں بُرُع نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ خدا کا خوف پر دمہ سے خوف پر غالب آ جاتا ہے۔ تو ٹکو یا قرآن کیم کے زدیک اگر تم جاہتے ہو کہ بے خوف زندگی پس کر و تو صرف ایک راہ ہے کہ

## اللہ تعالیٰ کا خوف اختیار کر و

اس کی رضا سے دُر جانے سے ڈرو۔ اس پہلو پر میں کچھ مزید مختصری روشنی ڈالتا چاہتا ہوں۔

منہ سے یہ کہہ دنیا کر تقویٰ خدا کی محبت کا نام ہے، تقویٰ خدا کی محبت کے کھو دینے کے ڈر کا نام ہے۔ انسان ہر وقت یہ شال رکھتے کہ میں اشد کی راہ پر قائم رہوں اور خدا تجھ سے ناراضی نہ ہو، یہ مُرُع سے کہہ دنیا بظاہر اسان بات ہے کہ میں اشد کی راہ پر لیکن بھی زندگی میں ہر روز ای تسمیہ کے متحاذات پیش آتے ہیں کہ ہر انسان اگر ہوش کے ساتھ زندہ رہے تو وہ یہ نکسوں کو سکتا ہے، کیونکہ اعمقیدہ اور ہے اور بیرونی



## الْحِسْرَتُ بِالرَّعْبِ

کہ اے سچ! تو دنیا میں یہ اعلان کر سکتا ہے کہ مجھے بھی ایک رعب عطا کیا گیا ہے اور میں اس رعب کے ذریعہ سے دنیا پر غالب آؤں گا۔

پس احمدی اگر اپنے معاشرہ میں اپنا رجسٹر نہیں کرتے اگر ان کو یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم ایک زندہ معاشرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو دنیا پر غالب آئیوں الا ہے، اگر وہ پوری طرح پورا عناد نہیں ہے میں کہ جن قدر وہ کوئے کوئے بھی اپنے بھرپور قدر میں مردوں ہیں اور دنیا کی قدر وہ ہے پہنچتا بالا ہے تو اگر وہ یہ خوبی کر سکتے تو وہ ہیں وہ بازی تاریخی تھی میں۔ پھر لاشے پھر تھے میں اور خالی جسم نظر آتے ہیں۔ آج نہیں تو کل دن بدن ان پر موت کے آثار خاہر ہوئے شروع ہو گئے۔ اسی لئے اس بات کی طرف

### لیں بار بار توجہ د لانا ہوں

کہ آپ اپنے نفسوں کی فکر کریں۔ ایسی طرز فکر کی فکر کریں۔ یہ ایک بھر آپ کا زندگی کے فیصلہ کما آپ کو فریضہ میں بھی داخل کر سکتا ہے۔ اور غلط فیصلہ کے نتیجہ میں مردوں ہیں بھی داخل کر سکتا ہے۔ آپ کو یہ فیصلہ کرنا پڑے گا کہ تم کس کی خاطر جشیں گے۔ کیا ہم اس بات کا خاطر جشیں گے تو ہمارا حلاہ ہم سے راضی رہتے یا اس بات کی خاطر جشیں گے کہ جہاں ہم جائیں وہاں کے لوگ ہم سے راضی رہتے ہیں۔ اس دوسری فرض کا سوچ کے لوگ تو پھر ہر دوپیے بن جاتے ہیں۔ جہاں کئے ہیں کے ہو کر رہے گے جس قوم میں داخل ہوئے ویسے بن گئے۔ جب پر لوگ والوں اپنے معاشرہ میں آتے ہیں تو رفتہ رفتہ نیک بھی نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ ان کے رنگ بدلتے ہیں، یکینون تحقیقت یہ ہے کہ یہ کہیں کے بھی نہیں ہوتے۔ کیونکہ ان کے اندر ایک بنیادی گذشتی ہوتی ہے۔ ان کے اندر فتنہ کردار نہیں ہوتا۔ وہ ایسے ماحول میں جائیں گے جہاں قدرت پرستی ہے تو قدامت پرست بھی بن جائیں گے۔ کسی دوسرے ماحول میں جائیں گے تو یہی رفتہ نیک بھی جو بینیر کردار کے ہوتے ہیں اور لغزش عظمت کے ہوتے ہیں، اسلامی اصطلاح میں منافقت کہلاتی ہے لا الہ الا ہو لا اد و لا الہ الا ہو لا اد وہ رادھر کے رہتے ہیں اور وہ وہ ادھر کے رہتے ہیں۔

وَإِذَا نَقْوَمُ الَّذِينَ أَمْتُوا قَاتِلُوا أَمْتَأْنَا وَإِذَا خَلَوْا رَأَيْنَ  
شَيْطَنَيْنِ هُمْ قَاتِلُوا إِنَّا مَعْلَمٌ إِنَّمَا تَنْهَى مُشَتَّهِنُ عَوْقَ

(بقرہ آیت: ۱۵)

جب وہ ان لوگوں سے ملتے ہیں یا ان کے معاشرہ میں چلے جاتے ہیں چوایمان لانے والے ہیں تو کہتے ہیں دیکھو! ہم تو ایمان لانے والے ہیں۔ وَإِذَا حَلَوْا إِلَى  
شَيْطَنَيْنِ هُمْ جب وہ اپنے شیطانیں کی طرف جاتے ہیں جو ان کے دلوں میں بُرے خیالات ڈالتے ہیں اور بداعمالیوں کی طرف متوجہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔ اور پرانے زمانوں کے لوگ کہہ رہے ہیں ہم شیخوں کے دلوں میں اور تم میں قدرت پسند سمجھ رہے ہو۔ اور پرانے زمانوں کے لوگ کہہ رہے ہیں ہم شیخوں کے دلوں میں تو کوئی فرق نہیں۔

یہ وہ روایت ہے جس کا قرآن کریم نے کھلا کھلا تجوید کیا ہے۔ لکھی عظیم کتاب ہے کہ جس کی نظر میں کوئی

### باریک سے باریک رُوحانی بیماری

مجھی چیزیں ہی نہیں۔ اور پھر ان کا علاج بتاتی ہے۔ اور اس کا علاج صرف ادھر ایک ہی ہے کہ خدا سے تعلق پیدا کرو۔ مدینی بیماریوں کا اس کے سوا اور کوئی علاج نہیں۔ یہ پر علاج کامرانی نظرے ہے۔ زندگی کے حشمے سے تعلق پیدا نہیں ہو سکتا تو بیماریوں کا مقابلہ کیسے ہو سکے گا۔ تو امامی لکھے آئے گی۔ اس لئے اللہ سے تعلق ہے جو دراصل آپ کا علاج ہے۔ اور اس کے مقابلہ پر دنیا بالکل حیرت اور بے معنی اور بے حقیقت نظر آنے لگے۔

حضرت سچ سو خود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کے دل میں اشد کا وہ پیار تھا اور پھر اس تھے عظمت کے دار بھی تھی۔ وہ بیاس پہنچ کرتے تھے۔ ہر قسم کا بیاس چھین لیتے تھے لیکن بیاس ان کا غلام رہتا تھا۔ وہ بیاس کے کبھی غلام نہیں بنے۔ لکھانے اچھے بھی لکھاتے تھے، اچھی جگہوں پر بھی رہتے تھے۔ لیکن ہمیشہ ان جیزروں سے آزاد رہتے۔ اور وہ جیزروں ان کی غلام بنی رہیں۔ اس لئے کہ خدا کے تعلق اور محبت نے

### دونظریات کی جنگ

ہے۔ اس کو سمجھنا پڑے گا۔ یا وہ رعب ہے جو افسر تعالیٰ نے حضرت سچ سو خود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا اور آپ کو ایک ایسا معاشرہ بخنا جو دنیا کے رعب سے بے نیا کر دیتا ہے۔ اور یاد ہے دنیا کا رعب ہے جو جہاں چاہے گا، آپ کو نے پھرے گا۔ کوئی اس میں مقام نہیں ہے، کوئی اس میں نزل نہیں ہے۔ کوئی رُخ میں نہیں ہے۔ جس طرف وہ آزاد قویں اپنے داعی کے چھرنے کے لیے جس میں پھر جائے گا کیونکہ اسی جنگ کی آزادی کا یہ مطلب ہے جو کہ آپ ہم آزاد ہیں مگر اس رستہ اختیار کر لیا۔ انہوں نے آزادی کا یہ مطلب سمجھا کہ آپ ہم آزاد ہیں مگر اس جہاں کی ہر پیشہ اختیار کر نہیں پر۔ اور پھر جنگ کی آزادی کے اختیار کرنے پر اور ان کی آزادی کی آزادی سے یہ کیا ہے۔ وہ غلام نہیں تھے۔ ان کی پیشہ اختیار کر رہے ہیں۔ پس حقیقت یہ ہے کہ

کے بغیر آپ مادیت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب تک آپ اس لفظ کے ساتھ زندہ نہیں رہتے کہ خدا میرے ساتھ ہے۔ وہ مجھ سے پیار کرتا ہے۔ خدا ایک صاحب اقتدار ہستی ہے جو دنیا میں تبدیلیاں پیدا کر سکتے ہے اور کرتی ہے۔ دنیا جو چاہے کرے یا میں خدا میرے لئے دنیا میں تبدیلیاں پیدا کر سکتے گا، اُسی وقت تک دنیا میں روحاں افلاط پیاس نہیں کیا جاسکتا۔ یہ وہ حقیقت ہے جو انسان کے مقاصد کو واضح اور اس کی کامیابی کے سامان پیدا کیا کرتی ہے۔ اُن کا پیاسِ اسلام انسان کے اپنے

### نفس کی آزادی

ہے۔ یعنی خدا کی غلامی میں آجانا پہلا قدم ہے۔ تقویٰ کی حفاظت کرنا یعنی اللہ کی یاد کو اپنا اور چنان پچھونا اور کھانا پینا سب کچھ بنایا جائے۔ اور ہر چیز پر خدا تعالیٰ کو خصیت دی جائے۔ یہ وہ چیزوں میں جو بندہ خدا کے حضور پیش کرتا ہے۔ یا میں خدا ان چیزوں کو سمیٹ کر نہیں سمجھ جاتا۔ خدا اپنے ان بندوں پر اپنی قدر تیں ظاہر کرتا ہے، اُن سے محبت اور پیار کا سلوک فرماتا ہے۔ ان کو تقویت دیتا ہے۔ ان کو حوصلے بخشتا ہے۔ ان کا نگاہوں کو حقیقی آزادی عطا کرتا ہے۔ پھر ان کے لئے کوئی مجھک نہیں رہتی وہ کوشش کر کے آزاد نہیں ہوتے بلکہ آزادی اُن کی فطرت بن جاتی ہے۔ دنیا جن چیزوں کو سہت پسند کرتی ہے اور ان میں لذتیں دھوندتی ہے ان کو ان چیزوں میں حقارت کے سوا کچھ نظر نہیں آتا، گندگی کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا۔ ایسے انسانوں کے جو باخدا ہو جائیں نظر یہی بدلت جاتے ہیں۔ معیار بدلت جاتے ہیں۔ اُن کی آنکھیں، اُن کے وقت، ہر چیز میں فرق پڑ جاتا ہے۔

چنانچہ ایسے لوگ جب دنیا کی پیاری کرنے والوں کو دیکھتے ہیں تو کبھی اُن کو دیکھنے نہیں آتا کہ پتہ نہیں ہم کیا چیز کھو سیجھے ہیں۔ اور کیا ان کو حاصل ہو رہا ہے۔ ان کے لئے تو وہی مثال ہے جس طرح مردار خور جانوار کسی مردار پر سیچھے ہوئے منہ مار رہے ہوں۔ اور کوئی انسان پاس سے گزرے تو کیا کبھی وہ یہ سوچے گا کہ اُوہ یہی کس نعمت سے محروم ہوں۔ یہ تو اپنی مرضی کے مطابق ہر چیز کھارہ ہے اس کی سوچیں ہی موجیں ہیں، ہر گندگی سے بھی لذت پار رہا ہے۔ مجھ بے چارے کو دیکھو یہی محروم ہوں۔ جب تک خاص قسم کا کھانا نہ ہوئی کھا نہیں سکتا۔ جب تک حصہ ان صحت کے اصول کا خیال نہ رکھوں اُس وقت تک، پچھ نہیں سکتا۔ اور اس جانور کو دیکھو کتنا خوش نسبت جانور ہے۔ کبھی اُپ کو اسی قسم کا خیال نہیں آئے گا۔ اس لئے کہ اُپ کے معیار بدلت چکے ہیں۔ اُپ کے ذہن میں اگر خدا کا تصور موجود ہے تو اُپ خدا کا شکر کریں گے کہ مردار خور جانوروں کی طرح ہمیں نہیں بنایا۔ ان گندگیوں سے پاک کیا۔ ہمیں پاک غذا یعنی عطا فرمائیں۔ ہمارے مذاق اُوچھے کئے۔ پس اہل اللہ بھی جب دنیا داروں کو دیکھتے ہیں تو ان کا طبعی رد عمل بھی ہی ہوتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو لذتیں عطا کرتا ہے۔ ان کے ساتھ رہتا ہے، ان کے لئے مجزے دکھاتا ہے۔

مجھے یاد آگیا۔ کل ہی کی بات ہے، ایک دوست نے مجھ سے یہاں سوال کیا تھا کہ

### معجزہ کیا ہوتا ہے

آپ نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی معجزہ دیکھا ہے؟ یہی نے اُن سے کہا تھا، ایک معجزہ نہیں تعدد بلکہ بعض پہلوؤں سے ان گنت معجزے بھی کہہ سکتے ہیں جو میں نے دیکھے ہیں۔ جماعتی معجزے بھی ہیں، مگر مشتمل خلفاء کے معجزے بھی ہیں۔ میری اپنی ذات سے اللہ تعالیٰ کے معجزہ نہ سلوک بھی ہیں۔ انہوں نے کہا مجھے بھی کچھ بتائیں۔ چنانچہ میں نے ان سے کہا بتائے کا یہاں سوال نہیں۔ جب بھی جماعت میں کوئی ایسا موقع آئے کا خطبات یا حسب حالات کچھ نہ کچھ انسان بیان کرتا رہتا ہے۔ اور میں پہنچے بھی بیان رہتا رہتا

ظل کرنے کی طرف مال ہو رہے ہیں۔ اور جو بچے اُن کے مظالم کا شکار ہوتے ہیں وہ ہمیشہ رہتے ہیں۔ اعصاب مار لیفن دن بدن بڑھتے جا رہے ہیں۔ بجم ٹرھنا جا رہا ہے۔ لیکن اپنی تعلیم کرنے والے اسی خیال سے کہ یہ ماڈرن قومیں ہیں اُن کے پیچے سمجھے جھاگ پھلے جا رہے ہیں۔ لیکن جماعتِ احمدیہ کے افراد کو تو سر اُوچا کر کے اُن کو اپنی طرف پہنچا رہے ہیں۔ تم دنیا کے کثیرے بننے پھلے جا رہے ہو۔ تمہیں اس کا کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو گا۔ اب ظاہر ہے اگر اس کی بجا سے آپ خود ہی اُن سے متاثر ہو جائیں اُن سے شرمنے لگ جائیں۔ اور یہ خیال اپنے اپر غائب کر لیں کہ دنیا ہمارے متعلق کیا کہے گی تو چھر تو آپ دنیا کا کوئی کام نہیں کر سکیں گے، اسی لئے تین احبابِ جماعت سے یہ کہتا ہوں کہ وہ اپنے

### اندر احساں پر میدا کریں

اور اس حقیقت کو کبھی فراموش نہ کریں کہ اسلام کی جو آزادی ہے وہ دراصل اللہ کی غلامی میں ہے۔ یہ ایک ایسا لفظ ہے جو آزادی کے تصور کا خلاصہ پیش کرتا ہے حقیقت یہ ہے کہ آپ تفصیلی جائزہ لے کر دیکھ لیں، اس سے بہتر تعریف اور کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم میری غلامی اختیار کرو تو تمام جھوٹے خداوں سے بچ پڑزاد ہو جاؤ گے۔ یہ غلامی تھیں ہر دُوسرے بخوبی اور ہر دوسرے نظریہ سے آزادی عطا کرے گا جب کہ خدا کی غلامی سے نکلا نام ہے ہر دُوسری چیز کی غلامی کا۔ یہ ہیں وہ دو نظریات جن کی آپس میں جنگ جاری ہے۔

یہ نے آپ کو اس کے متعلق مختصرًا بتایا ہے درہنگھنٹوں اس کی شالیں دی جاسکتی ہیں کہ کس طرح خدا کی اطاعت کتنی ہی قسموں کی غلامیوں سے آزاد کرتی ہے اور کس طرح اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے نکلا انسان کو دنیا کا غلام در غلام بنا تا چلا جاتا ہے۔ وہ رمکوں کا غلام بن جاتا ہے۔ معاشرہ کا غلام بن جاتا ہے۔ پیٹ کا غلام بن جاتا ہے۔ لفڑی نیت کا غلام بن جاتا ہے۔ غرضیکہ غلامی کے تقدیر کی کوئی ایسی جانانک چیز نہیں ہے جو اسی نہ پائی جاتی ہو۔ اس وقت آپ کو دنیا میں جو آزاد وہ دنیا نظر آرہی ہیں وہ صرف خدا اور خدا کے تصور سے آزاد ہوئی، میں۔ پہنچ ایک "آزادی" ہے جس نے ان کو دُوسری چیزوں کا غلام بنادیا ہے۔ اور اس غلامی میں وہ دن بدن زیادہ جکڑی جبارتی ہے۔ اسی لئے ضروری ہے کہ جن لوگوں نے ان کو آزاد کرنے کا بیڑہ اٹھایا ہے وہ

### پہنچ خود اپنی آزادی کی فکر کریں

اگر خدا خواستہ وہ خود ہی اپنے ہاتھوں میں رکم و رواج کی زنجیریں پہن لیں گے، اور ان کے پاؤں میں دنیاوی آلاتشوں کی بیڑیاں چلی جائیں گی تو ان قوموں کو کس طرح زندہ کریں گے۔ اس لئے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت میں داخل ہوں۔ اور اس سے پیٹ کا تعلق جوڑیں۔ اس کے نتیجہ میں پھر وہ چیز نصیب ہوئی ہے جس کو بعف لوگ معجزہ کہتے ہیں۔ یعنی خدا کا تعلق انسان کی عملی زندگی میں الہی نصرت بن کر داخل ہو جاتا ہے۔ اور وہ نصرت انسان کو خود بھی نظر آئے لگتی ہے۔ آدمی یہ محکوم کرتا ہے کہ یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہے، بلکہ ایک زندہ اور صاحب اقتدار ہستی میرے ساتھ ہے۔ اور غیروں کو بھی وہ دوسری حالت ہے۔ یہ وہ دوسری حالت ہے اسی مضمون کا جسے روحاں نتیجے کہتے ہیں۔ روحاں نتیجے

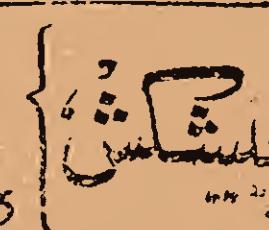
# "یادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت و ہوتیں گے"

(الہام حضوریتے سیمے پاک علیہ السلام)

**SK.GHULAM HADI & BROTHERS**

(READY MADE GARMENTS DEALERS )

CHANDAN BAZAR P.O. BHADRAK, DISTT. BALASORE (ORISSA) PHONE NO. 122 - 253



اپنے نے پوچھا کہ CHANCE پر کوئی جگہ مل سکتی ہے؟ یعنی اتفاقاً کچھ لوگ رہ جاتے ہیں تو اس کا جواب اپنے نے یہ دیا کہ اتنا RUSH ہے کہ آگر ہم ان کا نام لکھ لیں تو پھر بھی شاید کئی دن کے بعد باری آئے۔ یہ اس وقت ہے جو RUSH کی حالت تھی۔ تو اپنے نے کہا پھر تو بوجہ جانے کا سوال ہی پیدا ہے۔ بعض دفعہ اُمراء کے مقرر کردہ خلفاء کی یا آن کے مقرر کردہ اُمراء کی اطاعت ہوتی ہے، بعض دفعہ اُمراء کے مقرر کردہ چھوٹے عہدیداروں کی اطاعت ہوتی ہے یہ بھی اللہ کی اطاعت ہے۔ اس نے جب میں آپ سے کہتا ہوں کہ اطاعت کرنا سیکھیں تو مراد صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو فرمایا ہے وہی اطاعت ہے۔ خدا تعالیٰ کے نظام کو جلانے کے لئے جو بھی خدا کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اس کی اطاعت بھی خدا کی اطاعت ہے۔ اس کے مقرر کردہ عہدیداروں کی اطاعت بھی جاتی ہے۔ اور یہ مضمون آگے تک چلتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ تکریر سے یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ تو چھوٹا سیستم کی ہے۔ یہاں کی بات نہیں ہے۔ اس کی بات ہے۔ ہم اس کی بات نہیں ہیں گے۔ ہم خلیفہ وقت کی بات مان لیں گے۔ اس کی بعیت کی ہے۔ حالانکہ وہ اسی روح کو سمجھتے ہیں، یہی کہ خلیفہ وقت کی چھر کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان اور حقیر انسان ہے۔ چھر تم براہ راست خدا سے کہو کہ وہ تم سے کلام کیا کرے۔ اور نہیں براہ راست بدایت دیا کرے۔ اگر ہمارے اندر اتنا تکریر ہے تمہاری اتنی شان ہے تو پھر خلیفہ وقت کے نمائندہ کی بات بھی نہ مانو، چھر نی کی کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان ہے، چھر تو براہ راست اللہ سے مطابق ہونا چاہیئے کہ اے خدا! تو خود ہمیں بتا کر کیا کرنا ہے۔ تب ہم مانیں گے۔ درمیں کسی انسان کی نہیں ہیں گے۔ اور اگر یہ حکمت یا کریم کے تو اسی کا نام قرآن کریم شیطانیت اور ابلیسیت، رکھتا ہے۔ اس نے جس اطاعت کے مذکور ہے وہ

## حضرت صاحب کا حکم

ہے کہ تم نے کل ضرور پہنچنا ہے۔ اس نے میں نے تو ضرور جانا ہے۔ اپنے نے کہا سوال ہی پیدا ہے۔ تم جاہی نہیں کہتے۔ میں نے کہا سوال بے شک نہ پیدا ہوتا ہے۔ میں نے ایر پورٹ پر جانا ہے۔ کوشش کرنے ہے پھر اُشد کی جو مرضی، مگر یہاں میں چین سے نہیں بیٹھ سکتا کہ خدا تعالیٰ کا خلائق مجھے حکم دے کہ تم پہنچو اور میں آپ کے ساتھ بیٹھا آرام سے انتظار کرتا ہوں۔ کہ جو کوشش کرنی تھی کری۔ CHANCE نے خدا کے ہاتھ میں ہے۔ کوشش تو کرنی چاہیئے۔ خیر میں جب صحیح روانہ ہوا تو سب نے مذاق سے ہنس کر کہا کہ ہم تمہارا ناشتہ پر انتظار کریں گے۔ واپس آگر ناشتہ مانو، پھر نی کی کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان ہے، چھر تو براہ راست اللہ سے مطابق ہونا چاہیئے کہ اے خدا! تو خود ہمیں بتا کر کیا کرنا ہے۔ تب ہم مانیں گے۔ درمیں کسی انسان کی نہیں ہیں گے۔ اور اگر یہ حکمت یا کریم کے تو اسی کا نام قرآن کریم ملتا ہے وہ

لیکن اب یہ جو ذکر میلا صحیحہ کا اور خدا کی اطاعت کا تو مجھے خیال آیا کہ احباب کو ایک ایسا داقعہ بتاؤ جس سے آپ کو اندازہ ہو کہ اطاعت کے نتیجے میں خدا تعالیٰ دوسرا چیزوں کو انسان کا غلام بنادیتا ہے۔ اور خدا کا یہ سلوک نظر آتا ہے۔

چنانچہ یہ جو اطاعت ہے ضروری نہیں کہ یہ براہ راست اُشد کی اطاعت ہو۔ یہ اطاعت بعض دفعہ خدا کے مقرر کردہ خلفاء کی یا آن کے مقرر کردہ اُمراء کی اطاعت ہوتی ہے، بعض دفعہ اُمراء کے مقرر کردہ چھوٹے عہدیداروں کی اطاعت ہوتی ہے یہ بھی اللہ کی اطاعت ہے۔ اس نے جب میں آپ سے کہتا ہوں کہ اطاعت کرنا سیکھیں تو مراد صرف یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جو فرمایا ہے وہی اطاعت ہے۔ خدا تعالیٰ کے نظام کو جلانے کے لئے جو بھی خدا کی طرف سے مقرر ہوتا ہے اس کی اطاعت بھی خدا کی اطاعت ہے۔ اس کی اطاعت بھی جاتی ہے۔ اس کے مقرر کردہ عہدیداروں کی اطاعت بھی جاتی ہے۔ اور یہ مضمون آگے تک چلتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض لوگ تکریر سے یہ سمجھنے لگ جاتے ہیں کہ یہ تو چھوٹا سیستم کی ہے۔ یہاں کی بات نہیں ہے۔ یہاں کی بات ہے۔ ہم اس کی بات نہیں ہیں گے۔ ہم خلیفہ وقت کی بات مان لیں گے۔ اس کی بعیت کی ہے۔ حالانکہ وہ اسی روح کو سمجھتے ہیں، یہی کہ خلیفہ وقت کی چھر کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان اور حقیر انسان ہے۔ چھر تم براہ راست خدا سے کہو کہ وہ تم سے کلام کیا کرے۔ اور نہیں براہ راست بدایت دیا کرے۔ اگر ہمارے اندر اتنا تکریر ہے تمہاری اتنی شان ہے تو پھر خلیفہ وقت کے نمائندہ کی بات بھی نہ مانو، چھر نی کی کیوں مانو گے وہ بھی تو ایک انسان ہے، چھر تو براہ راست اللہ سے مطابق ہونا چاہیئے کہ اے خدا! تو خود ہمیں بتا کر کیا کرنا ہے۔ تب ہم مانیں گے۔ درمیں کسی انسان کی نہیں ہیں گے۔ اور اگر یہ حکمت یا کریم کے تو اسی کا نام قرآن کریم ملتا ہے وہ

## اطاعت کوئی معمولی چیز نہیں ہے

اہم کے اندر بڑی گھری روح ہے۔ اس میں تو انسان سب سے بہتے اپنے نفس سے آزاد ہوتا ہے۔ تب جا کر اطاعت کرتا ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ نفس کا غلام ہو اور اللہ کا مطبع ہو۔ یہ دونوں چیزوں میں شکرا جا گئیں۔ چنانچہ یہی آپ کو جو شما دے رہا ہے کہ اطاعت آپ کو آزاد کرنا پڑے کا کہ میں صرف دیساں آپس کو آزاد کرنا پڑے دیتی ہیں۔ یہ اس کی مشاہدے ہے میں اپنے نفس کو پاک کرنا پڑے گا۔ اپنے ضمیر کو آزاد کرنا پڑے کا کہ میں صرف دینی آدمی بھی مجھ پر عالم مقرر ہوتے ہیں اس کے ساتھ بھی بھکوں گا۔ یہ ہے اسلامی حیات کی روح۔ اگر اس کی تربیت مل جائے تو اس اطاعت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ العین فہم انسان کو بہت سے محاذات دکھاتا ہے۔ اور یہ بناستہ کے لئے اور یقین پسدا برداشت کے لئے کہ میری خاطر تم نے کیا ہے۔ میں تمہاری ناطر دینیا کو تمہارا غلام بتاؤ گے۔ میں اس کی ایک چھوٹی سی مشاہد پیش کرتا ہوں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفہ لیسج الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک وفد مشرقي پاکستان ہجوم پر یہ پیغام موصول ہوا کہ پہلی فلاٹیٹ پر یہاں پہنچ جاؤ۔ روپورٹ کا خصوصی کاغذ پر یہ پیغام موصول ہوا کہ پہلی فلاٹیٹ پر یہاں پہنچ جاؤ۔ اور ہمارے ایک انتظار تھا۔ ہمارے بھائی صاحبزادہ مرا زمظفر احمد صاحب بھی تھے۔ اور ہمارے ایک اور بھائی کریم مرا داؤد احمد صاحب جن کے ہاں ہم بھرپور ہوئے تھے۔ اپنے نے فون پر پتہ کیا تو بتایا یہ گیا کہ اس دن کی ساری FLIGHTS پر دا زی 800K میں ہی۔ صحیح کی ہے FLIGHT کا تو سوال ہی نہیں۔ اور جب

## سو فیصلی لفڑیں

تیری مدد وہ لوگ کریں گے نہیں  
ہم آسمان سے وحی کریں گے  
(ابہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیش کریں کرشن احمد گوم احمد اینڈ برادرس سٹارکسٹ جیون ڈریسیر مدینہ میدان روڈ۔ بحدر ک ۵۶۰۰، (اڑلیہ)  
پرو پلیسٹر، شیخ محمد گونس احمدی۔  
فون نمبر: ۲۹۴

**یَصِرْكَرِّيْلَهْ رَجَالَ نُوْرِيْلَه لَهْ رَهْ مَنَ السَّمَاءِ عَلَى**

کی جذبیت اور اپنی ہوا ہو سکی۔ لیکن یہ آپ ہی جہنوں سے خود بھی آزادی سے پھرنا ہے۔ ایران لوگوں کو بھی آزادی بخشی ہے اگر آپ ان کے معاشرہ سے متاثر ہو گئے۔ اور ان کے غلام بن گئے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ کون نام لیوا ہو گا جو ان کو آزادی بخشے گے۔ آپ ہی معاشرہ ہیں۔ اس لئے عظمت کروار پیدا کریں۔ اپنے اللہ تعالیٰ تعلق جوڑیں۔ وہ آپ کے لئے پھر مجزے دکھاتے گا۔ پھر آپ کو یہ پڑھنا نہیں پڑے گا کہ مجھے کیا ہوتا ہے۔ پھر آپ لوگوں کو یہ بتائیں گے کہ مجھے کیا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ جو مسجد کی تعمیر کے ساتھ میں سنگ بنیاد رکھنے کا دن ہے اس کو اپنے ساتھ فیصلہ کرنے دن بنالیں۔ یہ عہد کریں کہ اب چاہے باہر سے کوئی بیان آئے یا نہ آئے آپ اسلام کے لئے بیان بینیں گے۔ آپ نے ان لوگوں کی کیا پلٹنی ہے۔ آپ نے ان کے معاشرہ میں اقتضابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ آپ نے ان سے آزاد رہ کر پھرنا ہے۔ اپنی عورتوں کو سنبھالیں۔ اپنی بچیوں کو سنبھالیں ان کے چہرے پر ان کی نظریوں میں بعض دفعہ ایسی نظر آتی ہے کہ جس سے انسان درتا ہے۔ ایک انسان اطمینان نظر آتا ہے جو یہ اور جن سے ابھی لاپرواہی نظر آتی ہے کہ وہ مستقبل کے معاملہ میں انسان کو خوفزدہ کر دیتی ہے۔ اصل اطمینان وہی ہے جو دیتی کی پیرودی کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ جو لوگ درست پر مطمئن ہوئے لگ جائیں خدا اور خدا کا دین ان کے ہاتھ سے جاتا رہتا ہے۔ وہ پھر اپنے لئے کوئی اور خدا بتا لیتے ہیں۔ اس لئے اپنے پچھوں کی حفاظت کریں۔ اپنی بیویوں کی، اپنی بیٹیوں کی، اپنی بھنوں کی حفاظت کریں۔ اپنے ماں کو سنبھالنا پڑتے تو ان کو بھی سنبھالیں کہ تم خدا کے ہو کر رہیں۔ اللہ سے پیار کریں۔ اور اس بات کی حفاظت کرو کہ خدا تمہیں بھی کسی امر کی فتنی میں نہ بانٹے وسے۔

### کم سب دعائیں کرو

کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ ساری چیزیں دعاؤں سے ملتی ہیں۔ اب تمہیں بہت سُرت سے دعائیں کرنی پڑیں گی۔ آج یہی نے بہت دعا کی ہے۔ خاص طور پر آپ سب کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو جس کا آج سنگ بنیاد رکھا جانے والا ہے، ایسے لوگوں سے تباہ کر کے جو مسجد کی آبادی کا حق رکھتے ہیں۔ جن کو مسجدیں آیاد کرنا آتا ہے۔ جن کے خدا کے پیار کی نظری پڑتی ہیں۔ اور دن بدن یہ آبادی پڑھتا رہے۔ اور جلد وہ وقت آتے جب یہ مسجد آپسا کو چھوٹی نظر آنے لگے۔ پھر یہ فک پیدا ہو کہ اس مسجد کو کس طرح بڑھانا ہے۔ اس لئے اپنے داک مسجد کے سنگ بنیاد رکھنے کے وقت سے آپ سب کا ذمہ اسی غیر معمولی طور پر بڑھ گئی ہے۔ اب آپ ہمچو یہ لکھا

### خدا کے نمائندہ

ہیں۔ آپ ہی وہ لوگ ہیں جہنوں نے خدا کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے اور عبادت کو قائم رکھنا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اسی کی توفیقی عطا فرمائے۔

(منقول از افضل ۲۴ نومبر ۱۹۸۳)

ہے کہ ان سارے واقعات کی یہ (CHAIN) زنجیر ہے، یہ اطاعت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک انعام تھا۔ اللہ تعالیٰ بہ بتاتا پاہستا تھا کہ یہ ہوائی جہاز اور ان کے نسل وغیرہ کی کوئی حیثیت نہیں۔ تم اگر میکر غلام بننے ہو تو یہ تمہارے غلام بن جائیں گے۔ تمہارے لئے حالات تبدیلی کئے جائیں گے۔ بظاہر یہ ایک چھوٹی سی بات تھی۔ لیکن جس کے ساتھ یہ بات گزرے اس کی زندگی پر یہ بہت گہرا اثر ڈالتی ہے۔ اتنا گہرا اثر کہ ہمیشہ کے لئے دل پر اللہ کا پیار اور اس کا احسان نقش ہے جاتا ہے۔ پس میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ آپ کیوں ان تجویں میں سے نہیں گزرتے جب تک آپ ان تجویں میں سے نہیں گزرتے، آپ اللہ کو نہیں پاسکتے۔ اگر آپ اللہ سے تعلق پیدا کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو خدا تعالیٰ سے پیار اور محبت کا اتنا گہرا اور اتنا کامل اور اتنا غیر متزلزل تعلق پیدا کرنا چاہتے گا کہ دنیا کی کوئی صورت حال آپ کے ارادہ کو بدال نہ سکے۔ آپ عزت کے ساتھ ہم اٹھا کر ہر جگہ گھوہیں پھریں۔ اور محسوس کریں کہ آپ آزاد ہیں۔ اور یہ لوگ غلام ہیں۔

### ایک بڑا وحی پیار واقعہ

وہاں ہر سال یکم جنوری کو لوگوں کی جو حالت ہوتی ہے وہ آپ نے سُنی ہو گی۔ رات بارہ بجتے ہیں۔ اور بے حیاتی کا ایک طوفان مریٹ کوں پر اُمداً تا ہے۔ آس وقت ہر شخص کو آزادی ہوتی ہے۔ وہ جس کو چاہے گئے نکالتے۔ اور پیار کریں۔ خواہ وہ کہتا گذاہی کیوں نہ ہو، اس کے نہنے سے شراب کی بدبو آتی ہو۔ یا اور کئی قسم کی غلطیں لگی ہوں۔ خیر رات کے بارہ بج رہے یقین۔ میں بُوشن کے ریلوے اسٹیشن پر گاڑی کے انتظار میں بیٹھا ہوا تھا۔ میں وہاں کسی کام کے لئے گیا ہوا تھا۔ اس وقت فارغ ہو کر واپس گھر جا رہا تھا۔ تو جس طرح دوسرے احمدیوں کو یہ خیال آتا ہے کہ ہم سال کا نیا دن نفل سے شروع کریں۔ اکی طرح مجھے بھی یہ خیال آیا۔ چنانچہ میں نے وہاں نفل پڑھتے شروع کر دیے۔ کچھ دیر کے بعد مجھے یہ احساس ہوا کہ میرے پاس ایک آدمی کھڑا رہ رہا ہے۔ اور وہ بھی اس طرح رہا ہے جس طرح بچے ہمکیاں لے لے کر رہتے ہیں۔ میں اگرچہ اس حالت میں نہایت پڑھتا رہا لیکن عنقریسی - DISTURBANCE ہوتی کہ یہ کیا کر رہا ہے۔ جب میں نہایت سے فارغ ہوا تو جب ہاتھ کر کھڑا ہو چکا تو وہ دور کر میرے ساتھ پیٹ گیا۔ اور میرے ہاتھوں کو بوسرہ دیا۔ میں نے کہا، کیا مات ہے، میں تو آپ کر جانتا نہیں۔ میں نے کہا آپ نہیں مجھے جانتے لیکن میں آپ کو جان گیا ہوں۔ میں نے کہا آپ کا سیاہ طلب ہے۔ میں نے کہا کہ سارا لندن آج نئے سال کے آغاز پر خدا کو مہلکے پر ملا ہوا ہے۔ اور ایک آدمی مجھے ایسا نظر آ رہا ہے جو خدا کو یاد رکھنے پر ملا ہوا ہے۔ میں کیسے آپ کو نہ پہچانوں۔ غرض اس چیز نے اس پر اتنا گہرا اثر کیا کہ جس کے میں نے بیان کیا ہے وہ بچوں کی طرح پچکیاں لے لے کر رہتے لگ گیا۔

### آپ کی اصل آزادی

مُدَّا کی یاد میں ہے۔ دُوسری ساری دُنیا غلام ہے اپنے رسم درواج کی شیطانیت

# ۱۹ میں ہری تبلیغ کو زملہ کے کناروں تک ہتھاول گا۔

والہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔

پیشکش۔ عبد الرحیم و عبد الرؤوف، بالکال جمیل ساری مارٹ، صاحب پور کٹک (امیس)

الحمد لله رب العالمين

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

# حکم صدیق صاحب مکار طلب العالی کا خطاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہ العالی صدر الحجۃ امام اللہ مرکز یہ گذشتہ دنوں ذاتی دورے پر یورپ و امریکہ تشریف لے گئی تھیں۔ اس دوران حضرت سیدہ مریم صاحبہ مدظلہ العالی صدر الحجۃ امام اللہ فرمائیں کفر (معربی جسمی) سے جو خطاب فرمایا وہ افادہ احباب کے لئے ذیل میں درج ہے۔ (اداود)

آپ اپنے فرائض سے غافل تو ہیں ہو رہی ہیں۔ ایک احمدی مسلمان ہرست کی جیشیت سے سب سے بڑا فرض تو آپ کا یہ ہے کہ جہاں آپ عبادت کے لئے اللہ تعالیٰ سے کسی بھی غائب نہ ہوں یعنی آپ کا دنیا کھانا۔ اس ملک میں تو کوئی کرنا آپ کو ان فرائض سے غافل نہ کر دے جو بخشیدت مسلمان آپ پر فرض ہیں۔ نماز، ذکر الہی وغیرہ اس میں غفلت نہ ہو۔ وہاں آپ کا غالباً بھی مسلمان ہی نظر آئے۔ آپ یہاں کے رہنے والوں کے طور طریقہ سیکھ کر ایسی شکل نہ اختیار کریں جو ایکتے مسلمان عورت کا طریقہ نہیں۔ چھار اس ملک میں رہتے ہوئے آپ پر یہ بھی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ آپ اس بات کی نگرانی رکھیں کہ آپ اور آپ کے خاوند صحیح طور پر جماعت کی خدمت کر رہے ہیں یا نہیں؟ آپ کا مالی قربانی کا معیار آپ کے وقت کی قربانی کا معیار وہی ہے جو ہونا چاہیے؟ آپ کی یہ بھی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ اس ملک میں رہتے ہوئے اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا السَّدِيقَ أَمْنُوا قَوْمًا  
أَفْسَكُمْ وَأَهْبِطُ كُمْ فَإِنَّا  
(الْمُحْرِمَةُ ۖ ۱۴)

اسے موندو! اپنے آپ کو اور اپنی بیویوں اور بچوں کو ہلاکت سے بچاؤ۔

ہر وقت نظر رکھیں کہ آپ کے بیٹے اور بیٹیاں بگڑ تو ہیں رہیں۔ معزی دینا کی بظاہر جنم کا حق لیکن انور سے ایسی دینا کو دیکھ کر سب سے بڑی غلطی تو جان بپا یہ کرتے ہیں کہ بچوں کو سکونی میں بھجو اک غافل ہو جاتے ہیں۔ اپنی زبان ہندی سکھلتے جب تک آپ جس ملک میں رہیں گے، آپ کے لئے ضروری ہے کہ اسی کی زبان سیکھیں۔ تا یہاں کے رہنے والوں پر اپنا قطبہ نظر داشت کر سکیں۔ مگر اپنی زبان ہر حال میں لکھنا چاہیے۔ وہی مرکز سے تعلق فہم ہنسیوں رہ سکتا۔ ہمارا یا رکن لٹرچر اور دویں یہے۔ مارو دو ہنسی آئے گی تو بڑے ہو کر حضرت سیدہ مریم صدیقہ اللہ تعالیٰ کی محبت سے فکر اتی ہی، اور اس کی راہ میں قربانی دینے میں حاصل ہوئی، میں تو ہر ان محبتوں کو قربان کرنا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کو ترجیح دینی ہو گی۔

ان مفسدہ ملک میں جو آزادی ہے جس نے اخلاقی انوار کو ختم کر کے رکھیں۔ آپ میں سے اکثریت پاکستان سے یہاں آکر آباد ہوئی ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے رزق نیکی دیا جائے۔ آپ کا فرض ہے۔ جب تک دین کی محبت اُڑ کے دلوں میں پیدا ہنسی کریں گے غلط اور صحیح کا تصور ان کے دلوں میں پیدا ہنسی ہو گا۔ وہ پھر یہاں

لئے کہ اس کی تربیتیوں کا معیار کیا ہے ناچاریہ۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں خداوند سے بہت فضل کیا۔ اور دینا وی نعمتوں کی شراوی ای نعمتوں کی خدا تعالیٰ کا پیار وہی عطا کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کا پیار وہی حاصل کرے گا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس کی دی ہوئی نعمتوں کو خرچ کرے گا۔ زیادہ سے زیادہ قربانی دے گا۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ قربانی کا معیار کیا ہے جس پر ایک احمدی کو پُراؤ اترنا چاہیے۔ تو میری پیاری ہنسیوں! اللہ تعالیٰ نے قربانی کا معیار خود قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورہ توبہ میں فرماتا ہے:-

قُلْ إِنَّمَا كَانَ أَيَّادُوكِيمْ وَ  
أَبْنَاءَكِمْ وَإِخْوَانَكِمْ وَ  
أَزْوَاجَكِمْ وَعَشِيشُونَ تَكْمِيمْ وَ  
أَمْوَالُكُمْ اَقْتَرَقَتْمُوهَا وَ  
رِجَادَةٌ تَخْشُونَ كَسَادَهَا  
وَمَسَاكِينٌ تَرَضُونَهَا أَحَبَّ  
إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَ  
جَهَادٌ فِي سَبِيلِهِ فَمَتَرَدِصُوا  
حَتَّىٰ يَأْتِيَنَّ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ  
لَا يَهُدِي النَّقْوَمَ لِفَقْسِيَتِهِ

ترجمہ:- کہہ دے اگر تمہارے ماں باپ اور اولاد اور بھائی ہنسیوں اور سیاہی میں کوئی نہیں کر سکتے تو تمہارے ماں جو تم کاتے ہو اور تجارت جس کے خراب ہوئے سے تم ڈوختے ہو اور رواش کی جگہیں یا وطن جن کو تم پسند کرتے ہو، خدا اور اس کے رسول اور دین کے لئے کوشش کرنے کی نسبت

تم کو زیادہ پسند ہیں تو تم اس وقت تک انتہار کرو جب تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متقلی کوئی فحصل کرے۔ اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنی ذمہ داریوں کو بھول جاتے ہیں۔

اللَّهُ تَعَالَى فِي رَبِيعِ الْعَامِ

وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ عَلِيِّرٌ  
وَاللَّهُ خَالِقُ الْمُوْتَ وَالْحَيَاةِ  
رَبِّ الْبَلْوَةِ كَمَرَأْتُكُمْ أَهْسَنُ عَمَلٍ  
وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَنْوَرُ

(سُورۃُ الْمَلَکِ، ۳-۲)

ترجمہ:- بہت براحت میں ہوتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے تعظیم میں باشاست ہے اور وہ ہر ایک ارادہ کے پورا رکھتے ہے پر قادر ہے۔ اس نے موت اور زندگی کو اس کا زمانے کو ایکایا ہے کہ وہ تم کا زمانے کیمی سے کوئی زیادہ اچھا عمل کرنے والا ہے۔ اور وہ غالباً اور بہت بخششے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نظام کائنات کی عرض کریں کہ بیان فرماتا ہے کہ اس کائنات میں موت اور زندگی کا سلسلہ اس سلسلے جا ہی فرمایا کر معلوم ہو کوئی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہو سکے صحیح راستہ اختیار کرتا ہے۔ اور اس کے تبعیج میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرتا ہے۔ اور کون اس راستے پر ہنسیوں چلتا جو اللہ تعالیٰ کی طرف جاتا ہے۔ اس کا مشکل گزار بندہ ہنسیوں بتتا۔

اکی مخصوص کوئی نعمت کمپ میں اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَىٰ إِلَّا زِفْرٌ  
ذِيْنَةٌ لَهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ  
أَحْسَنُ عَمَلًا

ترجمہ:- ہم نے دینا یہی اعلیٰ سے اعلیٰ بیزی پیدا کر کے افان کو اس میں مقرر کیا تاکہ ہم یہ دیکھیں کہ انسانوں میں سے کون زیادہ خوبصورت عمل کرتا ہے۔ ایسی کوں کس قدر خدا تھے۔ ایسی کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔

اللَّهُ تَعَالَى نے آپ پر بڑے فضل کیے ہیں۔ آپ کو احمدی جماعت میں پیدا کیے ہیں۔ یا احمدیت کی نعمت کو قبول کیے

یہ آیت پیدا نہ ہے یا کسری ہے جانشکر کے

کے بغیر آپ حقیقی زنگ میں ناعی الی اللہ ہنپی بن گئیں  
پیش کریں جو دُرسوں کی توجیہ کھینچتے والا ہو۔ اس  
جو اپنی زندگی کی غرض ہے ۔

وہیا میں پھیلانے اور اسلام کو دینا کے تمام فناہ پر  
غائب رہنے کے لئے بھیجنے لگئے تھے۔ اس لئے بہت  
عمروری ہے کہ جس حد تک آپ کی بیانات ہے  
آپ حضرت سیف الدین علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کریں  
آپ کی کتب قرآن مجید کی تفسیر ہیں۔ اور قرآن کی تفسیر  
سیف الدین کے لئے کتب کا پڑھنا ضروری ہے۔ پھر  
آپ کے خلفاء، کاظم پیر ٹھیں۔ اور اپنے پیشوں کو  
پڑھائیں۔ اس لام میں رہتے ہوئے اگر اپنی اور اپنے  
بچوں کی دینی تعلیم اور تربیت کا خیال نہ رکھا تو آپ کے  
وجود احمدیت کی ترقی میں روک ثابت ہوں گے۔

پھر آپ کی طرزِ زندگی اپنایا ہیٹھا۔ مٹا جلناب  
کچھ قرآن کی تعلیم کے مطابق ہونا چاہیے جو احکام ایک  
مسلمان عورت کے متعلق اسلام نے دیے ہیں ان پر  
عل ہونا چاہیے۔ سب سے پہلے تو ایک عورت کے  
لئے یہی حکم ہے کہ وہ اپنی زینت کو چھپیے نہ کہ  
مردوں کے سامنے اپنی زینت کو ظاہر کر قی پھرے  
یہ کوئی ولی ہنسی کر اس لام میں پورہ کرنا مشکل ہے۔  
کہیں بھی مشکل نہیں۔ اسلام ساری دنیا کے لئے ہے  
اور پرده قرآن کا حکم ہے۔ کیا آپ نے بیعت کرتے  
ہوئے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ آپ دین کو دنیا پر قدم  
رکھیں گی؟ کیا آپ نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ خلیفہ  
وقت جو نیک کام آپ کو تائیں گے آپ اس پر  
عمل کریں گی؟ کیا آپ نے بیعت کرتے ہوئے یہ عہد  
ہنسی کیا تھا کہ ہر حال رخ اور راحت اور عسر اور شر  
اور نعمت و ابتلاء میں خدا تعالیٰ کے ساتھ و فادری  
کریں گی۔ اور ہر ایک ذلت، اور رکھ کو قبول کرنے  
کے لئے اسی کی راہ میں طیار رہیں گی۔ اور یہی مصیبت  
کے وار دہونے پر اسی ستمہ نہیں پھیریں گی؟ کیا  
آپ نے یہ عہد نہیں کیا تھا کہ قرآن مشریف کی حکومت  
کو بکھر اپنے سر پر قبول کریں گی۔ اور قال اللہ اور  
قال رسول ﷺ کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل  
قرار دیں گی۔

آپ جائزہ لیں اپنا کہ اس عہد بیعت پر آپ کس  
قدر پوری مترقب ہیں۔ کیا اپنے آئینہ نہیں آپ کو وہ  
چھوڑ نظر آتا ہے جو حضرت سیف الدین علیہ السلام آپ  
کو یہاں چاہتے تھے۔ جو ایک احمدی عورت کا پھر  
ہونا چاہیے۔ اگر نہیں تو اپنی اصلاح کی کوشش  
کریں اور اپنے آپ کو قرآن و حدیث کی تعلیم کے  
مطابق بنائیں۔ ہمارے لئے ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم  
کا کامل خوبصورت ہے۔ زندگی کی ہر راہ کے لئے  
پڑائیں موجود ہیں ان کو پڑھیں اور ان پر عمل کریں۔  
اور دھیں کہ آپ خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی  
تاریخ ادا تو نہیں بنتیں؟ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق حطا

محمد کی گر رہنمائی نہ ہوتی  
خدا تک اپنے کی رسائی نہ ہوتی  
کوئی بامی آشنا نہ ہوتی  
صدقوت کی جلوہ نمائی نہ ہوتی  
رسالت رسولوں نے پائی نہ ہوتی  
خدا نے یہ دنیا بنائی نہ ہوتی  
خدا نے پہنچا اور الحاد دنیا سے  
ملامک پہ اور جنون و نوع بُشہ پر  
ز میں رہتی خلمت کا مسکن ہمیشہ  
کہیں صدقہ کیاروشنما نہ ہوتی

محجیب پہ قرآن جو نازل نہ ہوتا  
نہیاں خدا کی خدائی نہ ہوتی  
گھٹا جھٹت حق کی چھسائی نہ ہوتی  
اور اس کی کبھی ناخدا ای نہ ہوتی  
میسحائی مجھنز نائی نہ ہوتی  
کبھی بدھنے نے تروان پایا نہ ہوتا  
اگر شاہ بطنما نہ مبعوث ہوتے  
تو بطنخانے یہ شان پائی نہ ہوتی

نہ ام القری ہوتی مکہ کی بستی  
جهاں بھر کی اس میں بھلانی نہ ہوتی  
کبھی اس کو حاصل بڑائی نہ ہوتی  
و رخشان نہ ہوتے یہ افلک سارے  
امام زمان نے اگر خُدا کی  
غرض گر محمد نہ میتوث ہوتے  
تو باطل پہ غالب سچائی نہ ہوتی

\* — محمد صدیقی امرتسری ایم اے  
سابق مبلغ اسلام نظری افسریہ و حزارہ نجی۔

# میری مسٹر لیلے میں کامی کا تمہارے میں!

(ارشاد حضرت بالی اسلیلہ احمد علیہ السلام)

NO.75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX  
J.C. ROAD, BANGALORE - 560002.  
PHONE: 228666.

محاجن ج دنیا ۔ اقبال محمد حبیب رحیم برادران پیشے ۔ ایضاً رود لائز انڈھے ۔ الی اٹھر لیسٹر

پروگرام شروع کریں تو ہمارے معاشرہ کی شکل ہی بدلتے ہے۔ اسی طرح ایک اور پروگرام میں جماعت احمدیہ نے میراٹ بیوی کی خدمت میں گوئی تحریک پیش کیا۔ میرا جماعت احمدیہ سے تو تقدیر نہیں مگر ان شاندار رفاقتی امور کی انجام دی چکا۔ کسکے افراد کو مبارکباد دیتا ہوں۔ اللہ کریم ہم سب کو انسانیت کی خدمت کی توفیق بخیشیں۔

(الف) ۲۲ نومبر ۱۹۸۳ء، اکتوبر ۱۹۸۳ء)

☆— موقر انگریزی روزنامہ "انڈین ایکسپریس" نے "جنوبی پریشیوں میں خوندگی کی فہم" کے عنوان سے یہ خبر شائع کی۔

"(اشاف پورٹل) گجرات اور ہمارا راشٹر کی احمدیہ جماعت نے جھوپڑی پریشیوں میں رہنے والے پتوں میں تعلیمی و پہلوی، ہم کا آغاز بھفتے کے دن کیا۔ اس ہم کی تفصیل بتاتے ہوئے صاحبزادہ مرتضیٰ احمد صاحب نے کہا کہ بیوی کی تقریباً دس بڑی جھوپڑی پریشیوں میں یہ کام احمدیہ جماعت کے خدام نے باقاعدہ میں یا ہے۔ سنپھر کے دن وہ اجار نویسیوں سے خطاب کر رہے تھے۔ یہ ہم جھوپڑی پریشیوں کے علاقوں میں جاری رہے گی۔ بچوں میں یونیفارم۔ کتابیں دغتوں تقسیم کی جائیں گی۔ بلا امتیاز مدد و ملت سب پتے اس ہم سے فیضیاں ہوں گے۔ تیسرا آں ہمارا راشٹر و گجرات کانفرنس اسی شہر میں سنپھر کے دن شروع ہوئی۔ ممتاز علماء اور ذمہ بیہی رہنمای اس دورودہ کانفرنس میں شرکت کر رہے ہیں۔" (انڈین ایکسپریس ۲۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء)

☆— اخبار "ڈیلی" نے "احمدیہ جماعت" کے عنوان سے یہ تردید کی۔

"بیوی ۲۲ اکتوبر (بذریعہ اشاف پورٹ) آج جماعت احمدیہ کی تیسرا آں ہمارا راشٹر و گجرات کانفرنس شروع ہوئی۔ یہاں بھر سے ممتاز علماء اور ذمہ بیہی رہنمای اس اجتماع میں شرکیہ ہوئے اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوسرا نمائیہ کی تعداد پر کل کے اجالس میں بحث ہوگی۔" (روزنامہ "ڈیلی" ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۳ء) (باتی صفحہ ۲۹ پر)

## نَعْد

### بِكَفْنُورِ تَسْرِيرِ كَانَاتِ مَلِلِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَلَمْ

محمد مظہر نورِ خدا تے دو چہاں بھی میں  
پھر اس پر وہ بہر تخلیق زمیناً و اسمال بھی میں  
پدایت پرانہیں کی ہر کسی کو چاہئے چلنا

یہ رہبیت بھی میں جلوہ بھی ہیں منزل کشاں بھی میں  
انہیں کے دم سے تو دونوں ہہماں کی زیب و زینت کے

مکاں میں رکے یہ زیب فضائے لامکاں بھی میں

گنگہ کار ان امت کو شفا عت کا سہارا ہے  
شیعی روزِ محشر بالک باغ جناب بھی میں

شیعی روزِ نصرت پر فرطِ رُنعت سے  
تعجب کیا جو محبوب خدا تے دو ہہماں بھی میں

بلندی او میت کو دی اپنے جہدِ یہم سے  
زانے کے لئے اک مشتعل راہ جناب بھی میں

مجحت ان کی جنت ہے، عداوت ان کی دوزخ ہے  
زانے کے لئے پیمانہ سُود و زیال بھی میں

غربیوں کا سہارا ہیں وہی دنیا میں اے حامی  
مرے مولا دو اتے در قلب پیکیساں بھی ہیں

☆— ڈاکٹر جیبے حمدانی، فتح گڑھ، فتح آباد (یونیپی)

## تیسرا آں ہمارا راشٹر و گجرات احمدیہ جماعت کانفرنس کے قائماء صفوٰہ ماموری سماجی و مدنی مہم کے صفوٰہ کے لئے

خلاف علقوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہی خوشکن تاثرات کا اظہار

مرسلہ مکمل مولیٰ محمد حبیب صاحب کریم مبلغ اچارچہ مہر ارشٹر و گجرات

کانفرنس کے کامیاب انعقاد کی توفیق عطا فرائی۔ اس موقع پر نامور سماجی اور سماجی شخصیتیں کی طرف سے جماعت احمدیہ کے بارہی خوشکن تاثرات کا اظہار کیا گیا۔ اہمی افادہ قارئین کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

★— شری رام راؤ ادیک ڈیپی چیف منستر ہمارا شتر نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرسلہ اپنے پیغام میں تحریر فرمایا۔

"محبیہ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم ملن اپنی تیسرا آں ہمارا راشٹر و گجرات کو منعقد کر رہی ہے۔ جماعت احمدیہ دنیا بھر میں بہشت اچھے سماجی رفاقت کام انجام دے رہی ہے۔ یہ ایک امن پسند جماعت ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کا ہمپور انسانی کا پروگرام بہت کامیاب ہو گا۔ اور جماعت احمدیہ اسی طرح سماج کے کمزور طبقہ کی بہبودی کے لئے اپنا پروگرام جاری رکھے گی۔ یہ اس تقریب کی کامیابی کی نیک خواہشات چاہتا ہوں۔"

★— شری پروفیسر ایس۔ ایم۔ آئی اشیر وزیر برائے رسائل اوقاف اور جیل ہمارا شتر نے اپنے پیغام میں تحریر فرمایا۔

"محبیہ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم ملن بیوی ۲۲ اکتوبر کو انعقاد کر رہی ہے مجھے اس مبارک کانفرنس میں شرکت سے بڑی خوشی ہوتی۔ مگر میں پہنچنے سے ملے شدہ مصروفیات کی وجہ سے اس میں شرکت نہیں کر سکوں گا۔"

خلاف مذہب میں رواداری اور محبت پیدا کرنے میں جماعت احمدیہ نے بڑا ہی تحسن کا روزانہ انجام دیا ہے۔ یہ وقت کا ضرورت ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ذمہ بھی کسی بھیں۔ تاکہ سماجی اخوت اور ذمہ بیہی رواداری کا ماہول پیدا ہو۔ میں ملن کی پرنسپ کو شش کا خواہشمند ہوں۔"

★— ڈاکٹر بی رام ہیرے وزیر برائے ترانائی، آبکاری، انشہ بندی ہمارا شتر نے اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرسلہ اپنے پیغام میں تحریر فرمایا۔

"محبیہ یہ جان کر خوشی ہوئی کہ احمدیہ مسلم ملن اپنی تیسرا آں ہمارا راشٹر و گجرات کو منعقد کر رہی ہے۔ ہمارا ملکہ بھی یہ امتیاز حاصل ہے کہ اپنے اندر مختلف ثقافتیں اور مذہب لئے ہوئے ہے۔ جو مختلف قومی تدوڑوں اور شناختوں کی وہی تخلیق پڑتے ہیں۔ اپنے روشن خیال شہریوں کی ہر ایسی کوشش کا نیہر مقام کیا جائے کا جو ان تمام رکاوٹوں کو ختم کرے۔ جو مذہب، فرقہ اور ذات پات وغیرہ پر بنی ہے۔ مجھے لیکن ہے کہ جماعت احمدیہ قومی تکمیلی کو پیدا کرنے میں نہ دے گی۔ جو وقت کا سب سے اہم ضرورت ہے۔ میں جماعت احمدیہ کا ہر ایسی کوشش کی نیک خواہش کرتا ہوں۔"

★— سیدکریمی جناب نائب صدر جمہوریہ ہند نے ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کو مرسلہ اپنے مکتب میں لکھا۔

"نائب صدر مہر جناب ہدایت اللہ صاحب نے مجھے سے خواہش ظاہر کی ہے کہ میں آپ کا دعوت نامہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۸۳ء کا شکریہ ادا کروں۔ جس میں آپ نے اہمیں اپنی تیسرا آں ہمارا راشٹر کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ نائب صدر اس دن پورنہ میں ہوں گے۔ لہذا اہمیں آپ کی دعوت قبول نہ کرنے کا افسوس ہے۔ ان کا پیغام پیش ہے:

"تمام نیک خواہشات آپ کے ساتھ ہوں۔"

★— روزنامہ القلاب بیوی میں ایک غیر ایجادیت دوست جناب محترم شناق انصاری نے "قبیل تقلید نور" کے عنوان سے اپنے خیالات کا اظہار ان الفاظ میں کیا۔

"جماعت احمدیہ ہمارا راشٹر و گجرات کی دورودہ سالانہ کانفرنس میں منعقد ہوئی اس موقع پر جماعت احمدیہ ہمارا شتر نے ایک نہایت ہی عدو پروگرام یہ شروع کیا ہے کہ جھوپڑی پتوں کے غریب دنادار بچوں کو یونیفارم در دیاں اور سکول کی کتابیں دینا شروع کی ہیں۔ اس سلسلہ میں ۲۲ اکتوبر کو A.C.P.M. ہمایہ ایک جلسہ ہوا جس میں بچاں بچوں کو یونیفارم دی گئیں۔ اس موقع پر ستیش پیٹیک منستر اف و بلیفی بھی شرکیب ہے۔ اگر ہماری تام جماعتیں اور انجمنیں ایک ہر کوکے

# زندگی — حضرت مولانا شریف احمد صاحب الینی — ناظر امور عالیہ قاریان

از مکرم مولانا شریف احمد صاحب الینی - ناظر امور عالیہ قاریان

روحانی کو قیامت تک جا رہا۔ اور آخر کار اس کی روحاں تھیں، رہنا فتنے اس سیخ مددود کو دنیا میں بھیجا جیں کا آتنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ ”(کشی فوح)

نیز فرماتے ہیں:-

”یعنی تمام لوگوں کو یقین دلانبوں کو اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے بیسی کر کے بھیجا ہے جس کو شک ہو وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کر لے۔ اگر میں نہ آیا تو تباہ کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسکا کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ میں اسلام ہے اور زندہ رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کر کے کہتا ہوں یہ باتیں پس ہیں۔ اور خدا وہی ایک خدا ہے جو علم سے دعا و معارف کا ایک بحر سکر ان بنادیا۔ اسی نے زندگی دنیا کی روحاںی و اختاقی اصلاح کا بارگراں آپ کے کام مصروف پر ڈالا گیا۔ چنانچہ حضرت میسیح در عدو عیاشیت مسلم خدا سے ہے۔“

گلیں اور کوئی شاخ خطرت انسانی کی بے بار و برباد رہی۔

(لیکچر سیلکلکوٹ نومبر ۲۰۱۹ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس شاندار کامیابی کے باوجود میں انسائیکلو پیڈیا برٹائیکا میں یہ اعتراف کیا گیا ہے

“**MOST SUCCESSFUL OF ALL PROPHETS AND RELIGIOUS PERSONALITIES.**

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبیوں اور مذہبی شخصیتوں میں کامیاب ترین انسان تھے۔

نیز عربی میں اسے علیہ وسلم اُتمی محنت تھے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنے فضل و کرم سے بخفاہ دعاء فرمائی جس کی نظر پر ایجاد میں نظر نہیں آتی۔ چنانچہ آپ نے جس زندگی میں روحاںی دنیا میں ایک پاکیزہ القلاط برپا کیا اسی کے تعلق حضرت مرتضیٰ علام احمد محمد رضا فرمائی۔ تاکہ کوئی قوم اسی ہدایت سے نازل فرمائی۔

سرتاچ اور افضل ارسل بنایا۔ آپ کی شریعت کو عالمگیر قرار دیا۔ اور آپ کی ذات والاصفات کو خوبیوں کا جامع بنایا۔ انسانی زندگی میں

پیش آئنے والے مختلف حالات میں سے گزار کر دنیا کے تمام انسانوں کے لئے آپ کو اُسوہ حسنة اور کامل نمونہ بننا دیا۔ اور آپ کو وہ قوت قدسیہ

عطاء فرمائی جس کی نظر پر ایجاد میں نظر نہیں آتی۔ چنانچہ آپ نے جس زندگی میں روحاںی دنیا میں ایک پاکیزہ القلاط برپا کیا اسی کے تعلق حضرت مرتضیٰ علام احمد محمد رضا فرمائی۔

اہمداد دنیا میں تمام بھی نوع انسان ایک جگہ تھے۔ اس وقت ان کے حالات کے مطابق ان کے لئے ایک ہی قسم کی تعلیم کافی تھی۔ اور

اکی ہی رسول تھا۔ یعنی حضرت آدم علیہ السلام۔ مگر جب وہ آہستہ آہستہ مختلف ممالک میں پھیل گئے تو پھر ایک بھی کی آواز دوسرے ملک میں نہیں پہنچ سکتی تھی۔ تب خدا نے مختلف ملکوں میں اپنے نبی بھیجے۔ اور ہر ملک کی دماغی حالت کے مطابق تعلیم نازل فرمائی۔ تاکہ کوئی قوم اسی ہدایت سے صاحب باقی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

**فیہا خدا میرو** (فاطر)

کہ ہر قوم میں خدا کے برگزیدہ اور فرستادہ آتے رہے ہیں۔ جب نسلیں ترقی کر گئیں۔

غیر اباد ممالک آباد ہوئے۔ آبادیوں کے فاسیے کم ہوئے۔ ذرائع آمد و رفت میں

سہولت و ترقی ہوئی۔ اور انسانی دماغ بھی اس حد تک پہنچ گیا کہ وہ مختلف حالات کے

متواتری تعلیمات کو سمجھ سکے اور ان کا استعمال کر سکے تو ضرورت محسوس ہوئی کہ تمام بھی نوع انسان کے لئے ایک کامل دین کا غیرہ ہو۔

جس طرح آدم اول کے زمانہ میں ہی ایک ہی انتہتی اور ایک ہی کلام تھا۔ اسی طرح اسی زمانہ میں بھی ایک ہی کلام ہو۔ اور ایک ہی انتہتی ہو۔ چونکہ سب قوموں کا ایک ہی خدا ہے۔

اس لئے ضروری تھا کہ تمام قوموں کے لئے ایک ہی نقطہ مرکزی پر جمع ہونے کے سامنے پیدا ہوئے۔ اگر دنیا روحاںی طور پر ایک

نقطہ پر جمع نہ ہوتی تو خدا نے واحد کی دحدانیت کس طرح ثابت ہو سکتی تھی۔ چنانچہ

یہ نقطہ مرکزی یا اسی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات با برکات ہے۔

آپ ہی وہ پہنچے انسان ہیں جنہوں نے نیتام دینا کو خطاب کیا۔ اور اعلان فرمایا:-

”**تَأْيِيدًا إِلَيْهَا النَّاسُ إِلَىٰ رَسُولٍ**

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَعْلَمُ جَمِيعًا

(الاعراف)

اے تمام لوگو! میں تم سب کا طرف رسول ہوں کر آیا ہوں۔ اور آپ کی پیش کردہ کتاب

یعنی قرآن مجید دنیا کو منشاء کرنے والی آئندی تعیین ہے۔

پیغمبر آپ کا دائرة عمل تمام دنیا تھی اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام نبیوں کا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے نہ شوخ ہونے والی اور عالمگیر شریعت عطا فرمائی ہے اور آپ کے نبیان کو قیامت تک کے لئے جاری فرمایا ہے۔ اور ایک انسان آج بھی آپ کی کامل اتباع دنیا بنداری کر کے خدا کے قریب کو حصل کر سکتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اذرا تا ہے۔

”**قُلْ إِنَّكُمْ شَفِعُتُمْ تَحْبَّبُونَ اللَّهَ فَأَتَيْعُونِيْ فِيْ مُجْبِيْكُمُ اللَّهُ**“

اعلان کر دیجئے کہ اے لوگو! اگر تم خدا کے محبوب بننا چاہئے ہو تو میری پیروی و اتباع کو چنانچہ اس اُنتیت محبیتی میں بے شمار اوسیا و اقطاع اور ابدال گزرے ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ سے نبیان حصل کیا۔ اور خدا کے مقرب بن گئے۔ اس زمانے میں بھی آپ کی روحاںی زندگی کے ثبوت کے لئے اللہ نے اپنے جہدی اور مسیح حضرت مرتضیٰ علام احمد صاحب قادری باقی سلسلہ عالیہ اعلیٰ

کو مبعوث فرمایا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

” اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گریب برگزیدہ بھی منتشر کے لئے زندہ ہے۔ اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کے لئے خدا نے یہ بھی یاد دلی ہے کہ اس کے افاضہ نشری ہی اور

”تجھیاتِ ایسے محسود اے نیز فرماتے ہیں ہے

# حضرت محدث مصطفیٰ احمد مجتبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر کی نظر میں

(۱) امریکی مورخ میکال ایچ ہارت لکھتے ہیں،۔

"حضرت مولی اللہ علیہ وسلم (حضرت عیسیٰ کے بیکس) مذہبی پیشوائی ہونے کے ساتھ ساتھ دنیوی راہنمائی تھے۔ بلکہ حقیقت میں عرب فتوحات کے پس پر وہ اصل جذبہ محکم ہونے کا حینیت ہیں وہ ہم دنیا کے سب سے زیادہ با اثر سیاسی راہنمائی کا درجہ رکھتے ہیں۔"

(۲) (THE HUNDRED By MICHAEL H. HART, P. 39 - 40.)

(۳) گاندھی جی نقطہ نظر ہے از ہیں،۔

"وہ رسول کوی مولی اللہ علیہ وسلم (روحانی پیشوائی) تھے بلکہ ان کی تعلیمات کو سب سے بہتری میں سمجھتا ہوں۔ کسی روحانی پیشوائی نے خدا کی بادشاہت کا یقین ایسا جامع و مانع نہیں سنبھالا جیسا کہ پیغمبر اسلام نے۔" (رسالہ "ایمان" پیشہ لاہور۔ ہجت ۱۹۳۶ء)

(۴) ڈاکٹر ڈی رائٹ نے کہا،۔

"محمد اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیا کے ارضی کے لئے ابر رحمت تھے۔ تاریخ نے کسی ایسے شخص کی شان موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس درجہ مختصر طریقے سے انجام دیا ہوا۔" (اسلامیک روپی ایڈٹریشن، پندیبا فروری ۱۹۴۰ء)

(۵) ماسٹر تاراسکھ جی صدر سکوئیگ نے لکھا،۔

"جیپ کوئی مجھ سے یہ کہتا ہے کہ مولی اللہ علیہ وسلم (رسالہ نبی) نے تلوار کے ذریعے اپنا ذہب پھیلا یا تھا تو مجھے اس شخص کو کم فہمی پڑھتی آتی ہے۔" (اخبار "الامان" دہلی ۱۹۳۲ء)

(۶) مشریق جی ویلیم مورخ انگلستان لکھتے ہیں وہ،۔

"محمد مولی اللہ علیہ وسلم (رسالہ نبی) کے قبل عربوں کا ذہن و دماغ میں پورا تھا۔ وہ شاعری اور مذہبی بیانات میں بُشتاتھے۔ مگر پیغمبر اسلام کے مبouth ہوتے ہیں اس کی قومی اور انسانی کامیابیوں نے اُن میں وہ ولار پیدا کر دیا کہ خوار ہے ہی وہ کوئی کوئی دنہ کے اندھا اُن کے ذہن و دماغ میں وہ روشنی اور چمک دک پیدا ہو گئی کہ یونانیوں کے بہترین دور کے لگ بھگ پہنچ گئی۔"

(الامان" دہلی بحوالہ ستار آف انڈیا مئی ۱۹۳۶ء)

(۷) سٹر ہولدرسن کہتے ہیں،۔

"حضرت محمد (صلی) کا پھیلا یا ہوانہ ذہب بالکل واضح اور صاف ہے۔ وہ ایک جامع و مانع عقیدہ ہے جو ایک ہی کتاب یعنی قرآن پاک پر مبنی ہے۔ وہ سمجھتے کہ ساتھ توحید کا ذہب ہے۔" (رسالہ پیشوائی، ربیع الاول ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء)

(۸) پیشوائے عظیم بده ذہب مانگ تو نگ صاحب بیان کرتے ہیں کہ،۔

"حضرت محمد کا ظہور بنی انسان پر خدا کی ایک رحمت تھا۔ مگر کتنا ہی انکار کریں مگر اپ کی اصلاحات عظیمہ سے چشم پوشی مکن نہیں۔ ہم بُدھی لوگ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے مجبت کرتے ہیں اور ان کا احترام کرتے ہیں۔" (کتاب بجزوات اسلام ص ۶۶)

(۹) دیم میکنیل رقطراز ہے،۔

"رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پہلے اور آخری بنی ہی جنہیں سب سے زیادہ کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اپ سے یہ آئنے والے کسی بنی یا بعد میں آئنے والے کسی بھی ولی کو کبھی آئی جلدی اور آئی عظیم کامیابیاں حاصل نہیں ہوئیں۔" (کتاب دی رازنہاف دیست)

(۱۰) منشکمی راث اپنی کتاب حضرت اپنے سنتیں میں لکھتا ہے،۔

"محمد کی سوانح حیات اور اسلام کی ابتدائی تاریخ پر جدید اخور کریں آتا ہی اپ کی کامیابیوں کی وسعت پر حیران ہوتا ہے۔ تقدیت نے آپ کو وہ موقع جو اس کے حوصلہ میں اور اسی میں اور اسی کتابتے ہے کا کہ آپ کی زبان نے زمانہ نے میں تھے۔" (رسول کی عبد الماکب صاحب مدد ۱۹۴۰ء)

پس حضرت مزا علام احمد صاحب قادریانی سیخ موعود علیہ السلام کا وجود با جوہ اپنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک روشن ثبوت ہے اور اپنے حضرت صلح کے اضافات روحاً تبیہ آپ کی صفات و خانیت پر زندہ گواہ ہیں۔ اس لئے آپ سید ولد آدم رحمۃ للعالمین اور افضل الانبیاء ہیں ہے

یارِتِ صَلَّی اللہُ عَلَیْنَیْکَ دَائِمًا  
فِی هَذِهِ الدُّنْیَا وَبَعْدِہُ شَانٌ

وہ پیشوائیاں جو اپنے نوے نے نہیں  
نام اُس کا ہے مُحَمَّد دلبر مرا یہی ہے  
اُس نوے پر فدا ہوں اُس کا ہی یہی ہے جو ہوں  
وہ ہے یہیں چیز کیا ہوں اس فیصلہ یہی ہے  
نیز فرمایا ہے

بعد از خدا بعشق محمد مسٹر حسین  
گر کفر ایں بُوْجَدَا سخت کا فرم  
جان و دلم فدائے جمالِ محمد است  
خاکِ نشار کوچہ آپِ محمد است  
ای جیشِ رواں کے بخونِ خدا دہم!  
یک قطرہ زمیر کمالِ محمد است  
ای آتشِ ہبہِ محمد است  
ویں آپ من ز آپ زلالِ محمد است

## مرحبا! اے رامبر و می احتشام

دن بدم ہوں پیار سے لاکھوں سلام  
آپ پر آئے حضرت خوبی، الانام

آپ کے احسان ہم پر ہے شمار آپ کے فیضان ہیں دنیا میں عام  
و حشیوں کو بخش دی انسانیت  
ویکھ کہ کوتاہیں اس کمزوریاں  
و شمنوں سے بھی رہا حسین سلوک  
امن کا صنان ہے اُسوہ آپ کا  
شرع کامل آپ پر نازل ہوئی  
آپ کے ہی نور سے روشن ہوئے  
صاحبِ مہرِ ثبوت آپ ہیں!!

اب جو آئیں آپ کے، ہی ہی عَلَیْکَ اسلام

آپ کے ہی فیض سے ہیں فیضیاب  
نورع انسان کو ہدایت ہو نصیب  
فضلِ باری سے آنہیں تو نین ہو  
ساری قومیں امن سے زندہ رہیں  
غلبہ حتیٰ کی گھڑی ترددیکش ہو  
روم و شام وہند و پور پہا ایک ہوں  
ساری دنیا امن کا گھر رہا ہو

کلکمہ گو ہونے کا مجھ کو فخر ہے

وقتِ رحلہ ہے ہڑھی مسیہ کا کلام

۔۔۔ محتاجِ دُعا: عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَأَثُور

# پندھوں اصدیٰ الحرمی اسلام کی صدیٰ ہے!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیحۃ الشالۃ رحمۃ اللہ تعالیٰ)

مہجہ جانبی: احمد مسٹر حسین  
مشعر: ۲۰۰۰ روپیہ پارک سٹریٹ کلکٹس ۱۶۱۷ فون نمبر: ۳۳۷۶۱۷

# شجریت آزادی ہند اور جماعتِ احمدیہ

از مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد مدرسہ احمدیہ قادیانی

کی نسبت کہ امن عالم ملت اپنے ہے۔  
اپنے اسی اصول کے تحت جدوجہد آزادی  
کے دور میں جماعت احمدیہ کے دوسرا سے غیفہ  
ستیدنا حضرت فراز ابیر الدین محمد احمد صاحب  
رضی اللہ عنہ نے یہی اعلان فرمایا کہ:-

”لوگ بسا سے وشن ہیں، مگر ہم  
کسی کے وشن نہیں۔ ہم مسلمانوں کے

بھی خیر خواہ ہیں اور ہندوؤں کے بھی۔  
یہ مسلمانوں کے بزرگوں کو سچا  
تسلیم کر کے مسلمانوں کی نکاح ہیں  
کا فریب نہ ہیں۔ سکھوں کے بھی  
خیر خواہ ہیں کیونکہ حضرت باوان تک  
صاحب کو خدا کا ولی اور شہادت  
نیک انسان سمجھتے ہیں۔ حکومت  
کے بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ ناکشون  
کا مقابلہ کرتے اور قانون کی پابندی  
ضروری سمجھتے ہیں۔ کانگریس کے  
بھی خیر خواہ ہیں کیونکہ ہم  
ملک کی جائز حد تک آزادی  
کو ضروری قرار دیتے ہیں“

## آزادی ہند اور جماعت احمدیہ

۱۹۲۲ء کی بات ہے کہ سر شیفورد کریں ہندستان آئے اور انہوں نے ہندستان کی آزادی کا ایک جدید فارمول پیش کیا جس کی تجویز اسلامی طور پر ناقابل ترمیم ہتھیں۔ اور اس میں کسی انتباول تجویز کے لئے بھی دعوت نہیں دی گئی تھی۔ اس لئے ان فارمول کو مسلم بیگ اور کانگریس دونوں نے مسترد کر دیا۔ اور کانگریس نے ۸ اگست ۱۹۲۲ء کو رسول نافرمانی کی قرارداد پاس کی اور ۹ اگست ۱۹۲۲ء کی صبح کو تمام کانگریسی لیڈر گرفتار کر لئے گئے۔ کریں کش کی ناکامی کے بعد ہندستان اور انگلستان کے درمیان زبردست تعطل پیدا ہو چکا تھا۔ اور بالآخر بھوتتھے کے امکانات بھی بظاہر ختم ہو گئے تھے۔ اور عام طور پر یہ سمجھا جا رہا تھا کہ ہندستان کو آزاد کرنے کا سوال ایک علی سیاست کے طور پر انگلستان کے سیاسی مذہبوں کے سامنے نہیں آ سکتے لیکے مخدوش اور سراسر ناموفہ حالات میں حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ الرسالی رضی اللہ عنہ نے انگلستان اور ہندستان کو یہی سمجھوتہ کی دعوت دی۔ اور انہیں سمجھا یا کہ آپس میں صلح کرنے کی کوشش کرنے چاہیے۔ چنانچہ صدور نے ۲۱ جنوری ۱۹۲۵ء کو مسجد اقصیٰ قادیانی میں ایک انقلاب انجیز خلیفہ ارشاد فرمایا۔ جس میں انگلستان اور ہندستان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

کے بعد بھی ہے۔ چنانچہ سفر جو نہ سمجھوتے سنگہ  
جنگلست نے تحریر کیا:-

”یہ بات ان (احمدیوں) کے  
بُنیادی اصولوں اور مذہبی عقائدیں  
شامل ہے کہ وہ حکومت کے ساتھ  
تعاون کریں۔ اور کسی صورت میں بھی  
اسٹرائیک، تحریک عدم تعاون یا  
بغادت یا غیر قانونی کارروائی میں  
شامل نہ ہوں۔“

(ہندستان نامہ، کلکتہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۵ء)  
اور جناب ڈاکٹر شنکر داس ہرہ ایم۔ جنپی  
ایں۔ جنپی نے گواہی دی کہ:-

”احمدیہ جماعت کا نقطہ نظر  
تعمیری اور اس کا رویہ پابند  
قانون ہے۔ یہی ایک واحد جماعت  
ہے جو عدالتی ریکارڈ کی رو سے بُری  
سے پاک ثابت ہوئی ہے۔ گزشتہ  
فرمودارانہ فسادات (فسادات ۱۹۳۶ء)  
میں بھی احمدیوں نے اپنے لا تک (قت)  
و غارت اور لوث کھسٹ سے)

صادف رکھے۔“

(در زنماہہ ٹیلیسین مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۳۹ء)  
یہی وہ بُنیادی اصول ہے جس کے تحت جماعت احمدیہ نے انگریزوں کی خیز ملکی حکومت  
سے آزادی کے مطالبہ کے وقت بھی اپنے  
ہم وطن بھائیوں سے یہی اپیل کی کہ بیشک  
آزادی کا حصہ ہر انسان کا فطری حق  
ہے۔ لیکن قانون کے اندر رہ کر اس حق  
کو حاصل کیا جائے۔ وہی جب ہیں  
آزادی حاصل ہوگی تو آزاد ملک کے

عوام بھی اپنے مطالبات متوالے کے  
لئے اسی قسم کی اسٹرائیکیں اور ستیجی گزین  
کریں گے۔ اور آج ہم اپنی آنکھوں سے  
یہ ستیجہ اپنے ملک میں دیکھ رہے ہیں۔  
حدود آزادی کے اس نظریہ اور اصول  
میں جو لوگ ہم سے متفق نہ ہوں وہ کہہ سکتے  
ہیں کہ اس طرح قانون اور صابطہ کے اندر  
رہ کر کارروائی کرنے سے بسا اوقات یا  
تو ایسی جدوجہد مورث ثابت نہیں ہوتی۔

یا پھر موثر ہو بھی جائے تو اس کا مژہ بہت  
دیر کے بعد ملتا ہے۔ لیکن بہر حال ہمارا  
موقف یہ ہے کہ ایسی صورت میں اگر حقوق  
کے حصوں میں کچھ تاخیر بھی ہو جائے تو وہ  
قابلِ پروافٹ ہے اور ہر تھہے اس بات

## ایک جھوٹا پروپگنڈا

رابطہ عالم اسلامی کی مکمل کانفرنس مخففہ ۱۹۶۷ء  
میں احمدیوں کے خلاف پاس شدہ قرارداد کے  
بعد نہ دستاں میں خاص طور پر مسلم پریس  
اسی بات کو کافی اچھا تارہ میں کو گیا جماعت  
احمدیہ انگریزی حکومت کی فرمائی دار رہے  
کی وجہ سے آزادی ہند کی مخالفت رہی ہے۔  
جس سے حکومت ہند اور ہندوستانی عوام

کو یہ تاقدروں مقصود ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ  
ہندوستان کو علمی کی زنجیروں ہی میں جکڑے  
رکھنا چاہتی تھی۔ حالانکہ یہ تاقدروں طور پر  
غلط اور جھپٹ ایک جھوٹا پروپگنڈا ہے  
جو ایسے متخصص صحافیوں کی طرف سے  
کیا جاتا رہا ہے اور اب بھی کیا جاتا ہے جو  
یا تو جماعت احمدیہ کے لشیخ ہر اور اس کے  
مملک سے ناواقت ہے۔ یا ان کا مسئلہ علم  
صرف معاونیت احمدیت کی چند فریب کار رائے  
نگارشات تک محدود ہے۔ یا بھر وہ  
دیدہ روائیہ عوام کو وھیکار دینا چاہتے  
ہیں۔ ہذا مسلم پریس کے اس میں اسطورہ  
منشا کی تکنیک محسوس ہے کہ لئے نہیں ہے ہی  
اختصار کیے ساتھ حقائق کی ایک جملہ بیش  
کی جاتی ہے۔

## چھا عجیب اکٹر کا نقطہ نظر

یہ بات ہمیشہ متنظر رکھی چاہیے کہ جماعت  
احمدیہ کے نقطہ نظر سے غیر ملکیوں سے اپنے  
دین کو آزاد کرانا اور اپنے جائز حقوق حاصل  
کرنا بڑی ایم بات ہے جو قوم کے اخلاق  
روحانیت۔ ذہنی طاقتیں اور جینیہ خود داری  
کو ترقی دینے کا باعث ہے۔ لیکن اس  
شرط کے ساتھ کہ اس کے نتیجہ میں بد امنی پیدا  
نہ ہو، فتنہ و فساد پیدا نہ ہو۔ قومی اطلاع کو  
نقسان نہ ہنچے۔ اور اسی لئے حضرت بانی  
جماعت احمدیہ علیہ السلام اور آپ کے خلفاء  
کرام نے جماعت کو ہمیشہ یہی تعلیم دیا کہ  
وہ کسی پڑتال۔ تحریک عدم تعاون یا یقینوت  
میں پر گز شامل نہ ہوں۔ البتہ قانون کے اندر  
رہ کر اپنے حقوق پر امن طریق پر حاصل کرنے  
کی کوشش کریں۔ یہی وہ قومی کیر کیٹر ہے جس  
کا دیجہ سے کبھی احمدیوں نے کسی پڑتال یا  
اسٹرائیک میں حصہ نہیں لیا۔ یہی اصول انگریزوں  
کے رویہ بھی بھی تھا اور ہمیں آزادی ہے۔  
کافر مانبرداری جماعت، احمدیہ کا اسی کیر کیٹر ہے۔

سب سے پہلے اس امر کی مflation ہر دن ہے  
کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی پالٹ نہیں بلکہ یہ ایک  
الہی جماعت اور روحانی تحریک ہے۔ جسے خدا  
کے حکم سے امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام  
حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۳ ماہی  
۱۸۸۹ء کو قائم فرمایا۔ اس روحانی اور دینی  
جماعت کا مقصد اعلیٰ اسلام کی نشانہ شانیہ  
ہے۔ یعنی شریعت محمدیہ کا قیام اور علیہ اسلام  
کی ہم کو تیز کر کے سارے عالم کو حضرت  
رسول عربی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے انیجش  
جھنڈے تکے جمع کرنا ہے۔

اس کے پر عکس بعض مسلمان لیڈر ایسے بھی  
ہیں جنہوں نے مذہب کی آڑ کے کریں سیاست  
میں حصول مقاصد کو اپنا منش بنا لیا ہوا ہے۔ وہ  
جماعت احمدیہ کو بھی اسی سیاست کا عینک سے  
دیکھتے اور دوسرا دن کو دکھانے کی کوشش  
کرتے ہیں۔ تاکہ ان کی اپنی پروہ دری نہ ہو۔

ایسے لیڈر دن کو بُنیادی اصول نہیں پیدا  
ہوکر دخانوں کا دراصل کوئی بُنیادی اصول نہیں پیدا  
ہو۔ بلکہ وہ وقت اور حالات کے بدلتے ہوئے  
دھاروں کے مطابق اپنے رنگ بدلتے رہتے  
ہیں۔ چنانچہ زیسے ہی لوگ انگریز مل کے دوسرے  
حکومت میں ہیں ایک طرف آن کی اطاعت  
و فرمائی داری کا دم بھرتے نظر آتے ہیں تو  
دوسری طرف آزادی ہند کے بعد اپنے آپ کو  
سب سے سے بڑا مجاہد آزادی شافت کرنے میں  
بھی کوئی شدم محکم نہیں کرتے۔!

لیکن۔۔۔ جماعت احمدیہ قرآنی تعلیم  
کے مطابق یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ اللہ اور رسول  
کی اطاعت کے ساتھ حاکم وقت کی بھی اطاعت  
فرض ہے۔ اور اپنے اس اصول پر اپنے قیام  
ہی کے زمانے سے پابند رہی ہے اور اب بھی  
پابند ہے اور آئندہ بھی رہے گا۔ اور یہ  
صرف تصوراتی بات نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کا  
چوراں سے سالہ ریکارڈ اس پر شاہد ہے۔ اور  
آج بھک جماعت احمدیہ کوین الاقوامی پوریشن  
حاصل ہے، دُنیا کے ہر ملک میں پائے جانے  
وابستے احمدی تاریخی لحاظ نے اپنی اپنی حکومت  
کے فرمائی دار ہیں۔ جماعت احمدیہ کا یہ اعتقاد  
انگریزی دور میں بھی تھا۔ اور آزادی ہند کے  
پہلی بھی قائم ہے۔ احمدیوں نے دوسرے  
مسلمانوں کی طرح اس معاملہ میں کسی دور نگی  
کا نمونہ پیش نہیں کیا۔ بلکہ تمام شدہ حکومت دلت  
کافر مانبرداری جماعت، احمدیہ کا کیر کیٹر ہے۔

سازی کامن ویلیخہ میں تہلکہ پچ گیا۔ کوئی امید نہ کر سکتا تھا کہ سر فخر اللہ جیسا شخص بھی برطانیہ کی مذمت میں ایسے الفاظ استعمال کر سکتے ہے چند دن ہوئے آپ نے ایک تقریر کی جسے سُن کر یوپی کے سابق گورنر میں کم میلی جو اس وقت الارڈ ہیلی آف سر گودھا ہیں آگ بکول ہو گئے۔ اور مینگ سے اٹھ کر چلے گئے۔ آپ نے برطانوی ٹکڑوں کو وہ کھری کھری سُتائیں کہ سُنے والے دنگ رہ سکتے۔ برطانوی حکومت کے درجنوں تنخواہ دار ایجنسیوں کے کئے کہا۔ پرانے پر آپ کی ایک تقریر نے پانی پھر دیا۔ (اللہ) اخبار "ریاست" دہلی (۲۹ فروری ۱۹۳۵ء) تھا کہ۔

"چوبوری سر محمد نظرالله خان بع فیڈرل کورٹ ایک بلند کیمپریکٹر شاخیت ہیں۔ اور آپ کے لئے یہ مکن ہیں کہ آپ کے دل اور زبان میں فرق ہو۔ چنانچہ چودھری صاحب چونکہ برطانیہ کے مختص دوست ہیں۔ آپ نے اپنے ان اصلی جذبات کو کبھی چھپانے کی کوشش نہ کی اور جب کبھی آپ کو برطانوی پالیسی اور برطانوی مُدربوں سے اختلاف ہوا تو آپ نے اس اختلاف کو بھی کھنڈ طور پر بیان کر دیا۔

چودھری نظرالله نے برطانیہ کے مختص دوست ہوتے ہوئے حال میں جو بیان دیا ہے وہ برطانوی مُدربوں کی آنکھیں کھولنے کا باعث ہونا چاہیے۔"

اگے اخبار نے حضرت چودھری صاحب کی تقریر کا اقتباس دینے کے بعد لکھا۔ "اے کاش! برطانیہ کے مُدرب سر نظرالله کے اس بیان کو آنکھیں کھول کر پڑھیں اور ہندوستان کو آزادی دی جائے۔" (بجز اہل الفضل، ریاضت ۸ دسمبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۳)

پس ان حوالوں کی روشنی میں یہ لکھا کہ جماعت احمدیہ آزادی ہند کی مخالف رہی ہے بالکل بے بُسیاد اور منکر از امام ہے۔ اور ایسا تاثر پیدا کرنے والے دراصل ایک امن پسند اور وحیانی جماعت پر ضریح پہنچانی اور جو شے پروپیگنڈہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے معاذین کو ہدایت عطا فرمائے۔ امانت پ۔

محقق کو حکومت کے ایک مسرب آور وہ نمائندوں نے بندوستانیوں کے سیاسی اور ملکی جذبات کی دعاخت اور ترجیحی کافرض اس جرأت اور بے باکی سے ادا کیا ہو، اس لئے بندوستان کے مقدار ہندو اور مسلم پریس نے حضرت چودھری محمد نظرالله خان صاحب مذکور کو زبردست خراجم عقیدت پیش کیا۔ اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے صرف چند حوالوں پر اکتفاء کی جاتی ہے۔

(۱) اخبار "انقلاب" موخر ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء نے "سر فخر اللہ خان کی صاف گوئی" کے عنوان سے اپنے اداریہ میں لکھا:- "چوبوری نظرالله خان نے کامن ویلیخہ کی کافرنس (مشقده لندن) میں جو تقریر فرمائی وہ پرانگرین اور اتحادی ٹکڑوں کے ہر فرد کے لئے دلی توجہ کی مستحق ہے۔ کیا اس ستم مکملی کی کوئی مشاہدی مستحق ہے کہ جس بندوستان کے پچیں لاکھ بہادر مختار بنتگی سیدانوں میں جمعیتِ اقوام برطانیہ کی آزادی کو محظوظ رکھنے کی خاطر لڑ رہے ہیں وہ خود آزادی سے محروم ہیں۔

یہ الفاظ کسی غیر ذمہ دار مقرر کی زبان نے بھی نکلے جس نے مجمع عام میں عوام سے سرے لگوائے کے لئے یہ طریق بیان اختیار کیا ہو بلکہ ایک ذمہ دار بندوستانی وفد کے تائید و رہنمائی کے الفاظ ہیں۔ اور کوئی شخص ان کی سچائی اور ورستی میں ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ بھینی کر سکتا۔" (بحوالہ الفضل ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۲)

(۲) حیدر آباد دکن کے روزنامہ "پیام" نے اپنی اشاعت بجری ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء میں اس تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا۔ "سر نظرالله کی اس آواز میں ایک گرج ہے، ایک دھماکہ ہے جس کوہم نظر انداز بھیں کر سکتے؟" (۳) روزنامہ "پر بھاجات" ۲۰ فروری ۱۹۳۵ء نے لکھا۔

"ایک ایک بندوستانی کو سر نظرالله کا ممنون ہونا چاہیے کہ اپنے نے انگریزوں کے گھر جا کر حق بات کہہ دی۔" (۴) اخبار "پر تاپ" (موخر ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء) نے چودھری صاحب کی معزز الام تقریر کا ذکر کرتے ہوئے لکھا۔ "لندن میں آپ نے جو تقریریں کی ہیں اُن سے بندوستان تو کیا چونکہ برطانوی ہند کی تاریخ میں یہ پہلی مشا

پلیس لاکھ فوج میان میں بھیجی ہے مگر وہ اپنی آزادی کے لئے ہمروں سے بھیک مانگ رہا ہے۔ بندوستان پر کئی بار حملہ ہوئے ہیں مگر بندوستان نے کبھی بھی کسی پر حملہ نہیں کیا۔ بندوستان کب تک انتظار کر سکتا ہے؟ وہ آزادی کی طرف پیش تدریج کر چکا ہے۔

اب اُسے امداد دیں یا اس کے راستہ میں مراحم ہوں اُسے کوئی روک نہیں سکے گا۔ اگر آپ چاہی گے تو وہ کامن ویلیخہ کے اندرون رہ کر ہی آزادی حاصل کر لے گا؟" (الفصل ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء اوت)

### پنڈت جواہر لال نہرو کی داہی میڈیا

حضرت چوبوری محمد نظرالله خان صاحب مذکور نے ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو صرف کامن ویلیخہ کا نفرنس کے افتتاحی اجلاس میں ہی نعرہ آزادی بندوستانی کیا بلکہ اسی روز عشائیر کی ایک خصوصی مرکاری تقریب میں بھی اپنے موقف کی تائید میں سڑکر قرار دی۔ نیز اسی سلسلہ میں قیام انگلستان کے دوران ایک تقریر لندن ریڈیو سے براڈ کاست کی۔ اس تعلیم میں حضرت چودھری صاحب مذکلہ خود اپنی خود نوشت

سوائی میں تحریر فرماتے ہیں:- "کچھ عرصہ بعد کانگریسی لیڈر مسٹر آصف علی صاحب نے مجھے بتلایا کہ جن دنوں لندن میں تم نے یہ تقریر کی، پنڈت جواہر لال نہرو اور کانگریس کے سرکار دہ ارکین جن میں میں بھی شامل تھا اور نگان آباد دکن کے قلعے میں نظر بند تھے۔ ہم کافرنس کے سرکار دہ اس اجلاس کی کارروائی کو ریڈیو پر سُن رہے تھے۔ جب تم نے دلیلت مشترکہ کے سیاست اذاؤ کہہ کر آواز بلند کی تو ہم سب توجہ سے تھاری تقریر سُننے لگے۔

پنڈت نہرو تو اپنا کان ریڈیو کے بہت قریب لے آئے۔ جب تم نے تقریر نہتھ کی تو پنڈت جی نے کہا، اس شخص نے تو ہم سے بھی بڑھ کر بے باکی سے حکومت برطانیہ کو متنبہ کیا ہے۔" (تحریث نعمت، ایڈیشن دوم ص ۲۹۶)

### اخبارات کا خراجم عقیدت

برٹش ایپارٹ کے دوسرے مالک بالخصوص بندوستان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ میں جو رکھے اور اس سے ساتھ ٹھیک کرنے کے لئے پرانے جنگروں کو بھلا دے اور دونوں مل کر دنیا میں آئندہ ترقیات اور اس کی بسیاروں کو مصبوط کریں۔..... آسے انگلستان! تیرا فائدہ بندوستان سے صلح کرنے میں ہے۔..... دوسری طرف میں بندوستان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی انگلستان کے ساتھ اپنے پُرانے اختلافات کو بھلا دے۔"

نیز فرمایا:-

"یہ اپنی طرف سے دنیا کو صلح کا پیغام دیتا ہوں۔ میں انگلستان کو دعوت دیتا ہوں کہ آد اور بندوستان سے صلح کرو۔ اور میں بندوستان کی ہر قوم کو دعوت دیتا ہوں اور پرانے ادب و احترام کے ساتھ دیتا ہوں بلکہ لجاجت اور خشام سے ہر ایک کو دعوت، دیتا ہوں کہ آپس میں صلح کرو۔ اور میں ہر قوم کو یقین دلاتا ہوں کہ جہاں تک دُبیوی تسامون کا تعانی ہے، تم ان کی بائی صلح اور محبت کے لئے تعاون کرنے کے کے لئے تیار ہیں۔"

(الفصل ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء ص ۲۷) حضرت امام جماعت احمدیہ کے اس خطبے کے معا بعد اشد تعالیٰ نے اس قسم کے سامان پیدا کر دیئے کہ حکومت بندوستان کے مایہ ناز فرزند حضرت چوبوری محمد نظرالله خان صاحب مذکلہ، کہ جو آن دنوں بندوستان کی فیڈرل کورٹ کے نجی تھے، کامن ویلیخہ ری لیشنز کافرنس میں بندوستانی وفد کے قائد کی حیثیت سے انگلستان بھجوایا۔ ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو HOUSE میں کافرنس کا افتتاح ہوا۔ جس میں آپ کو بھی خطاب کا موقعہ دیا گیا۔ آپ نے سرکاری نمائندہ ہونے کے باوجود حضرت امام جماعت احمدیہ کے خطبہ کی ردیضی میں آزادی بند کامطالہ ایسے پُر زور اور اثر انگریز الفاظ میں پیش فرمایا کہ پوری دنیا میں ایک تہلکہ پچ گیا۔ چنانچہ تفصیل خطاب کرنے ہوئے آپ نے نہایت جرأت کے ساتھ بگریزوں کو آگاہ کیا کہ:- "بندوستان کو اپنے حصول مقصود سے زیادہ دیر تک رکھا جائے۔ بندوستان نے برطانوی قوتوں کی آبادی کی حفاظت کے لئے

# مہمند و شا سہر دل کی پیشگوئی کے مطابق

## کرش بھی ہم الٰح کا دوبارہ طہوری اور کروپیں

از نکمہ دلانا بشیر احمد صادق دحومی فاطمہ عزیز و قبیح — قادیان

جانما ہے آدھا دھرم مل جاتا ہے  
اور سلیک آئے پرہیز دھیرت  
حصہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس زمانے میں  
امان دھرم کا جال رچ کر دو گوس کو دھرم  
میں پھنسائیں گے۔ پنڈت کہلانے والے  
سچائی کا لگانگوٹیں سمجھے جو لوگوں کا کریم  
خراب ہو جائے گا۔ برہم، جھتری ویشی  
تپ اور سنتہ کا نیا کر کے پھوٹنے  
کے سامن ہو۔ ایسی ہے۔ لوگ ایک دھیر  
کا دھنم پھیلتے کی لوٹش کریں گے۔ دش  
را جاؤں کے کاروں پر پھانیکوں کے  
بوجھے دب جائیں گی۔ پڑا ہن ویدوں  
کے پڑھنے پڑھانے کی طرف توجہ ہنی  
دیں گے۔ لوگوں میں ماتا اور پتا کا  
ستھانا فتحیہ رہے ہے۔

ان حالات کے ظاہر ہوئے پر مشتمی دوبار  
ظاہر ہو کر پاپوں کا ناقص کریں گے۔ اور دھرم  
کی ستحا پاڑی ہے۔

پیارے بھائیو، ہندو شیعت اور دو ان

عرصہ سترہ خفتر سال سے یہ کرم رہی ہے کہ  
شاسترہ میں یہ تکھہ کو یقین کے کاشن اور دو دھم  
پورے ہو چکیں: اس کی صورت میں کوشن چاہ کو گتہ  
میں کیسٹ گو ویدو کے مطابق آنا پڑے ہو  
ہندو بھائیوں کا یہ بھی خیال ہے کہ کر شعن جی  
ہی لکھنکی او تار کے روپ پیش آئیں گے۔ چنانچہ  
ہر سال جنم اٹھی کے موقع پر کرش بھی کو ان کا  
وہ دنہ یاد دلا کر ان سے جلد ائے کی ترتیب  
کی جاتی ہے۔ جیسے پنڈت رام نادائن کیتے ہیں  
”بیکاون اپ کے اذناوں ہعدون کرنے  
کی ہادا فورز۔ ۵۔ بہنل سے ہم  
خدار پے ہیں اور جھوٹیہ دانیا کا بھی  
کیجاڑی پیں اکابر بھکوان کا اذناو  
شیخوں (جبلیوں) ہو گا۔ اس کے مطابق  
بھکوان کا اذناو کہیں نہ کہیں ضرور ہو جائے  
جاسے۔ ہنسی تو کی ہے اسی آٹھی  
بیٹھنکل کی دوڑ نکھتے رہیں گے اور  
اور اپنا جہون ساختے کر دیں گے۔ پھر اس  
درج قو بھکوان کا جنم ناٹکن دکھانی  
دیتا ہے۔ اور یہ بھکوان کی بارات بنائے  
وہ ہایجھی ہی رہے گی۔

جس طرح ہندو دھرم شاستر دل میں کلیگ کے  
آنے کا ذکر ہے اسی طرح قریباً ہر دو سب نے  
یہ بتایا ہے کہ ایک کوڑا نہ رہے اور سخت تریاں  
کا ذرا نہ ہے وہا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں کے پیشو  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے غریبیا تھکہ میں  
بعد سالان آہستہ آہستہ خراب ہو جائیں گے اور  
بہوں گزر نے پران کی عالت خراب ہو  
جا شیگی تسب ان حالات میں شفتوں نے فرما یا میر  
ایک شیں ظاہر ہو گا جس کا نام عضور نے امام  
حمد کا رکھدا۔

آج مسلمانوں کی اور فراہم عالموں

نقشوں میں کوئی نیز اور شریعت میں کوئی فرقی  
چیز کا حکم خدا حضرت عزیزی عزیزی ترجمہ  
کے بعد اسے کے لئے نہیں دیکھتے۔ تب اللہ تعالیٰ  
اواعیتم سوچ نہیں ہوئی بلکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم نے غریب کے ساتھی حضرت موسیؑ  
حضرت زادشت، حضرت کرشن (الله تعالیٰ کی ان  
سب پر مرحمت ہوئی اور ایک کامل شریعت میں  
دو دھم سترخ ہوئے۔ اسی طرز ان شریعتوں  
نے ماتحتہ ائمہ و محدثوں کی بھروسی بھی ختم  
ہو گئیں اور دنیا کی ساری ملکوں کو حضرت  
محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر یا ان لانا نیز  
آپ کی لاٹی ہوئی شریعت کو خاتم صد و ری ہو گئی  
آپ کو جو شریعت قرآن مجید کی صورت میں دی  
گئی وہ تمام حدودوں کا جھوٹ ہے۔ اسی کی  
قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور آئندہ نسل انسان  
میں تھن بھی تبدیلی ہو جائے۔ قرآن مجید اور  
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک  
خون سے ہر قسم کی ہدایت اور اپیش جن  
کی کوئی وقت بھی مزدود نہ ہو گی۔ میرزا قاسمؑ کی  
یہ دعائیت یہ ہے اسی کی ہے کہ کوئی  
اوامر کے بارہ میں جب اس امر پر عذر سرکاہ  
کس قوم اور کس جانی میں آئیتا تو ہم باسان  
صحیح تجوہ پر پہنچ سکیں گے۔

اس دعائیت کے بعد میں مغلکی اذار کے  
بادی میں وہ اسراریں کہتا ہوں جن کا ذکر نہیں  
شاستر دل میو ہے۔ دامن ہو کر شریعہ جاگوت  
پران ملکی پران۔ بہرہ قم پران۔ بہرہ دش پران  
کوئی سنتھتا۔ رام جہنم سانس۔ سکندر پران  
اور سماحدت میں کلیگ کے مطابق تفصیل  
سے لکھ کر دیں۔ ان کا خلاصہ عجب ہے۔

ہم اجہاد میں لکھا ہے کہ ہمارا اجہد عشر  
نے ماں ندیہ رشی سے کلیگ کے بارہ میں سو لا  
پوچھے تقدیشی مارکنڈیہ نے یہ جواب دیا۔  
”ہے راجن کلیگ میں اس سنہ کا  
کیا ہلکا۔ دو میں تمہیں بتادیتا ہوں۔  
غور سے سوتیں یکسو دھرم اپنے  
پورن روپ سے قائم ہوتا ہے اس میں  
چل کرست یا مکاری ہمیں ہوتی تریا  
یک میں ایک حصہ دھرم اپنے سیے  
حیات ہے اور دھرم کا ایک پا دل کر  
جاتا ہے۔ دوار میں دھرم آدھارہ

یا یاد ہی دھرمیہ گلائز بھوتی انصار  
احیتہ مہمان علیہ پڑھیہ ترجمہ تیری جامی اہم  
پریاتر نامے سادھوں کا دنائلے چہ دشکرتیا  
دھرم سکھان پار عالیے سمجھو ہی بچے یا  
(بھاگوت گیتا)

مندر جب بالا تک رشید بھاگوت گیتے کے پیدا  
ہیں مخدعا تعالیٰ کے اس اٹی قافیں کریں ان کیا  
گی ہے کجب بھی دنیا میں دھرم کا زوال ہوتا ہے  
اور دھرم پر ہو جاتا ہے تو گ پر ماتا کو جھوڑ کر

ہر کاموں میں مشویہ ہو جاتے ہیں۔ تب کرشن جی  
اوامر کا غریب ہوتا ہے۔ یہ اوتار مصلح اور سدھوار  
کے روپ خیل ظاہر ہوتے ہیں۔ نیک لوگ جو ان

کی محبت میں آتے ہیں ان کی حفاظت کرتے ہیں  
وہیوں کا ناش کریں ہیں اور دھرم کو پچھے قائم  
کر ستے ہیں۔ اس خدائی قانون کی تایید بھاگوت

پران میں سہرشی دیا جی نے نیز رام جیر تر ماں میں  
گھسوای تھی داس جدی ہی ہے

ہندو دھرم شاستر دل کے مطابق فرماتے  
کہ چار بھوکوں یعنی ست یگ۔ تریا یگ دو پریگ  
اور کوئیک میں تقیم کیا گیا ہے اور یہ بتایا گی ہے کہ  
ہر ایک یگ میں پر ماتا کے لحاظ میں اصلی تھیک کے  
ٹھکر جو ہے تھی۔

کلیگ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ اس میں  
دھرم کا بالکل زوال ہو جانے سے کھلی اوامر  
ظاہر ہوں گے۔ جو پچھے دھرم کو قائم کریں گے  
شریعہ جو بھاگوت گیتا پران اور دشمن پران کے  
مطابق سے پڑھ جلتا ہے کہ شری کو شری جی دو اپر  
یگ کے آخر میں پر کٹ ہوتے۔ اور جب درپوک  
کو پیدھارے تب کلیگ کتے دشمن ہوا۔ حاب کی  
رد سے بکری سمیت سے ۲۸۰۰ سال پہلے کلیگ  
کی شروع ہوا۔ (آج کل ۳۰۰۰ بکری سمیت جا  
ہے) کلیگ کی شروع ہوئے پر شری کرشن جی

کی شکست اور تعیین کا اثر ایک نیز اسال تک رہا۔ ایک  
ہزار سال گذرے پر کلیگ کی پر بھاول کوئی  
لگا۔ بکری سمیت سے ۳۰۰۰ سال پہلے ہنا اور  
پاپ بڑھنے لگا۔ تب اب سے لگ بھگ ۲۵۰۰

سال پہلے نذر راجہ کے وقت میں بھکوان بدھ کا  
اوامر ہوا۔ جسے شاستر و شلیل بکھوتوں اور تارماںیں  
ہے۔ اس عرصہ میں بھارت و دش کے خلا وہ دیگر  
ملکوں میں بھی انسیا کے کرام کا ظاہر ہو رہا تھا یہ  
سب انبیاء کے کرام کا ظاہر ہو رہا تھا یہ  
ان کی تعلیم بھی انہیں لوگوں تک خود دھرمی

پورا ہو چکا ہے۔ میں ہند پسند تو قوی اور غلابی کے مبارک ہیں وہ لوگ جو ہمیں محظیں یا گھبیلے ہیں۔ با مخصوص درخواست کرتا ہوں کہ اس پر صدقہ دال کرنا شکنی اور اس کی طرف درجہ بندیتے ہیں اور اس کی تعلیم کی پیروی کر کے دعائی ترقی حاصل کرتے ہیں دل سے غور کریں

## مقدّسہ پیغمبر ﷺ کا نظر

نتیجہ فکر حضرت مولانا ذوق الفقار علی خان تھا تو ہر چرم و مغفور (غیر مطبوع)

کیوں آپ ہی آپ آنونکھوں سے ہوئے چاری  
یہ کس نے خلا گھونٹ کیوں سانش ہوا بھاری  
کیوں سینہ میں سوزش ہے کیوں حل میں ہے کاشی  
زندہ تو ہوں میں لیکن مردیں کی سی حالت ہے  
میں نواب کہوں اس کو یا عالم بیداری  
کیں دیکھیں میں نے گُلِ عقل ہوئی جس سے

زندہ دل میں اگر ہوتا میں یہ بھی سمجھ لیتا  
یہ حسن کا حباد ہے یہ حسن کی ہی تاری  
چھوٹا سا باغچہ ہے پیغمبر میں کھڑا ہوں میں

اس بزم خوشاب امیر کی ذکر تکلم کا  
بلبل ہے تو بے نالہ قمری ہے تو بے زاری  
ہر غصہ ہے لب بستہ ہر چھوٹ ہے دل خستہ  
اسی محض قدری کے آب نمایے ہیں

بعد روم یہاں خندان موجود یہاں زاری  
بیرون گرد کا عالم ہے یہ جذب کی حالت ہے  
تختراقی ہے یا الہ اک کہ سبتوں کی ریا کاری  
یک لخت ہوا غائب ہو یا کا سر اک سودا

کیا خواہشی ہر عزت کیا حسوز شی سرخواری  
کوچھ ڈھیر ہیں مٹی کے یہ جن کا کرشمہ ہے  
پوچھ مٹھے سے گستاخ ہیں مٹھی کے یہ افانے

خاموش زبانی پر فسرہ بانی ہے نقادری  
الواح کی خریں ہیں صدقہ کی تفسیریں  
چھڑوں کی ہیں تصویریں کیوں ہم کو نہ ہوں پیاری

یہی سامنے آنکھوں کے مہتاب سے وہ چہرے  
ہیں فور فشاں جن پر اخلاص و وفاداری  
اے بچھڑے ہو ہو پھار و ٹھہر و کہ میں آتا ہوں

ہستی سے خفا ہوں میں جینے سے پے بیز اری  
رور دکے چبیلی کے بھولوں سے میں کھٹا ہوں  
اے علی بتو خرسندم تو بوئے کسی داری؟

اے قبر سچھا کی گوہر ہو فدا تجوہ فیض  
وہ بھی تھا مجھے پیالا تو بھی ہے مجھے پیاری  
نسلہ۔ فرجت الدین۔ سکندر را باد

ہوتے رہے ہیں۔

یکونکہ قرآن مجید اور مرف قرآن نے ہی تعلیم دی ہے کہ ہر ہم اور ہر دیتی ہوئی اور ہر بناۓ ہیں اور ساقہ ہی یہ بھی فخر ہے میا کہ ہر خدا کا اور فر سے آئے ہے ان نبیوں اور رسولوں میں جو مشتی، رشبوں اور جما عقوب میں آئے ہیں کوئی فرق نہیں کرتے یہ سب کے سب عزت کے قابل ہیں۔ پس اسلام ہی ایسا خرا خیز دل مذہب ہے جس نے تمام پیغمبروں۔ نبیوں۔ اور پیغمبر دل کی عزت کو قائم کیا ہے۔ اور یہی وہ مذہب ہے جس میں اقام ہالم کے موہود اور ملکی بنی اسرائیل کو انا چاہے ہے میرے پیارے بھاریت نو اسیوں رام کا نام جسے دل مذہب کے یہ موندو دراصل ایک ہی وجود ہو گا۔ سند واسی۔ کرشن اور اماریا بلکہ اتنا کہ اتنا دے یاد کریں گے۔ عیا فی اس کو مسیح بھائی نام دیں گے۔ سمان اسے امام مہدی کہیں گے۔ بودھ اسے میرتی کے نام سے یاد کریں گے اور نام وہروں کے مانندے دلے اسے شرحدا اور عزت کی نگاہ ہے یہ تینوں گے، چنانچہ ایک یعنی مسلم شاعر نے ہی نظر یہ پیش کرتے ہوئے آئے وائے بلکہ اتنا کہ اتنا بارہ میں کہا ہے

قہقہ کنک اوتار آئے امام وجہاں  
منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کہ تیر غہرہ  
تو مسلمانوں کا مہدی قوہ نہیں کامیح  
تو شاد و سکان پستی کو شہنشاہ طیمور  
میں ادھر نہ آیا ہوں کہ حضرت جنہ صلی اللہ علیہ وسلم  
کی آمد کے بعد جو بھی سرہاد ک سرچ یا ادا تائی  
کا دھر رکھری شریعت پر پہنچ دالا آپ کی اطاعت  
فرمایہ واری کرنے والا ہو گا۔ اسی نے آئے والے  
حکمی اوتار امام مہدی۔ حضرت عیسیٰ بدھوں کے  
سینی کا طبعہ اسلام دھرم نہ ہو گا۔  
اس اوتار اور مسیحی اسلام دھرم میانک ہر  
پرستے کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ سبھی دھرم  
دانے والے مانندے میں کہ اس زمانے میں آئے والے  
نے ایک دھمکی دھمکی دھمکی دھمکی دھمکی  
فائدہ حضرت کی رشیت پر پہنچ دالا آپ کی اطاعت  
فرمایہ واری کرنے والا ہو گا۔ اسی نے آئے والے  
حکمی اوتار امام مہدی۔ حضرت عیسیٰ بدھوں کے  
سینی کا طبعہ اسلام دھرم نہ ہو گا۔  
اس اوتار اور مسیحی اسلام دھرم میانک ہر  
پرستے کی ایک دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ سبھی دھرم  
دانے والے مانندے میں کہ اس زمانے میں آئے والے  
نے ایک دھمکی دھمکی دھمکی دھمکی دھمکی  
فائدہ حضرت کی رشیت پر پہنچ دالا آپ کی اطاعت  
فرمایہ واری کرنے والا ہو گا۔ اسی طرح یہودی عیسیٰ اور  
پیغمبر میں اوتاروں کو اسچاہتے گا ماتی  
تمام بیویوں۔ پیغمبروں اور اوتاروں کو اسچاہتی  
نہیں کرے گا۔ اسی طرح یہودی عیسیٰ اور  
پارسی مذاہب کا حال ہے۔ یہیں جب آئے  
دالے مصلح اور اوتار کا مذہب اسلام ہو گا۔  
تو اسلام کی تعلیم کے مطابق وہ ان تمام بیویوں  
پیغمبروں اور اوتاروں کی عزت کرے گا جو  
حستف و قتوں میں اور مختلف مکملوں میں ظاہر

# شالہ کی حجت کا سفر

۱۹۸۲ء

سلکت وہیں بیٹے میں نے حضور کے اعزاز میں یہ الفاظ لیے ہیں: "اچھے خوش تھی تھے۔ کہ اس زمانے کے روشنی با دشائے مارے درمیان ترقی فراہیں ہیں۔"

سیرہ میون کے گورنر جن جاتی جان سی نے الفاظ میں حضور کا خیر مضم کیا ہے:-

وہیں ہو ہوئے دستخط ہے ہذا تھو  
coming آپ کی تعریف آوری یہاں برکت کا  
حریب ہے۔  
(متفقین انہوں سے ستر ہے شکستہ)

افسریت کے بارے میں بڑے دونوں ائمہ یہ یہ  
میں حضور کے فرمایا ہے:-  
اوہ یہ یہ، تھا سخا کی کمی خود اور بہ  
بڑا ہے۔ اس سرستے اور خوبی  
جاہیوں نے صحیح طلوع ہوتے دیکھی  
بے خدا کی فضل سے دہائی اسلام  
کا سورج اُغیٰ آسمان پر لکھ آیا ہے  
(اتسیاں نظر یعنی حضور مسیح از برہہ کا فوری شکستہ)  
دو عظیم شمشیرتوں کا چھوٹا حجت ہے۔

آپ کے دریے خلافت میں پہنچے الخدا تعالیٰ کے یحیید کے ساتھ گورنر جن سرخا راحیں شکستہ تھے کے ذریعہ اس عظیم بشارت کے انتداب طہور سے ہیں شادی کا تھا۔ با دشائے تیرے کروں سے بُرت دعائیں کرنے کے بعد حضرت مسیح مولود میراث کے پروردیں سے بُرت کرنا۔ ایک بُرت کر رہا دعا میں کرنے کے بعد حضرت مسیح مولود میراث سے مستعد کر۔ کام کرنا۔ ایک بُرت کر عطا کی جائے کی دیکھا کہ ہر شخص مجھے پیشگاہ ہے کیا اسہاں ہوں۔ سب جن کو اسی سے برست خاص نہیں کرنے کی سعادت پائی۔ پھر فتنے تعالیٰ نے ایک بازیشان بُرت کر فریاد کر دیجیا کہ مجبور سر برہہ حملکت ہو تو سچھکری، سبقت، اور ان کی قوم اپنی پاپ کر کے پکڑ دیتی ہے اس کے بیٹے نے بیوت کر کے جا ہوتی ہیں جو ہریت اختیار کیا ہے۔ ثم الحمد لله (بدلہ اخنوشی شکستہ شفیعہ اول) کا ایک روپا ہے:-

حضرت مسیح اول کا ایک روپا ہے:-

حدیث مسیح ایک اوں رعنی اندھے فرشتہ ہے:-  
خدا تعالیٰ اسے پیدا کیا ہے اس سمجھتے  
و عدا کیا ہے کہ پاڑھنے کے سبان لائزی  
میں سچھن ہو گئے۔ پھر ہمایا صبری  
از رفعہ سوئیں تیکم یا نہ سوئیں سمجھتے:-

ادعیہ توں کا ہر سہو بھی خرچ کر دیں تو  
اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں چوں کی  
یہیں اپنی ذریعہ داریوں کو سمجھا چاہیے  
اور آئیہ اپنی نشانوں کے ولے میں فیصلت  
ہی کا جذبہ راست کرنا چاہیے یہ۔

(خطاب حضرت خلیفۃ الرسالۃ ایک ایسا کام کہ بدلتہ ۲۶ ستمبر ۱۹۸۳ء)

اسی غرض و غایت کو مدد فخر کر کے ہر ہے حضور نے  
عثیہ، رشتہ، رستہ، رستہ، رستہ، رستہ  
یہی مغربی افریقیہ، انگلستان، یورپ، امریکہ  
کنیڈا پہنچ دیوارہ الگستان اور مغربی ناٹک کے  
سفر اقتیاد فرمائے۔ رشتہ کے کامیاب اور  
با برکت سفر کے تاثرات کا اس طرح اظہار  
فرماتے ہیں ہفتہ یا:-

"یورپ کے کروڑوں اڑاؤں تک  
اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اور ان پر انجیخ  
کیا کہ اگر وہ اسلام قبل کر کے جلد  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصرے  
سایہ میں پیٹا دیکھیں یہیں۔ تو آسمانی  
پیشگاری کے بہوجب ایک ہونا کہ  
تبایہ کی فذر ہوئے۔ پیشگاہی رہیں  
گے یہ کام بظاہر نہ ملکن نظر استھنا  
لیکن خدا تعالیٰ نے

اپنی معجزہ غایی سے یہ اسے ملکن کہ  
دکھائی۔ اُس نے اپنے فضل سے ایسا  
تصرف کیا کہ اخبارات، ریڈیو، بلکہ  
شیلی و دیشی، سیٹیشنوں نے میرے  
اس دورہ میں اتنی دلچسپی کی کہ انہوں  
نے میری پرسیں کا لفڑیوں اور تقریبی  
کی خبریں کو ہدایاں خود پر کثرت سے  
شاریع اور شرکیا۔ وہ پیغام جو میں نے  
کر دیا گیا تھا، دہانے کے کروڑوں  
اڑاؤں تک پہنچ گی۔ یہ پیغام نہ صرف

منفرد دہنرہاں حکومت کو سینے ہے:-

حضرت فرماتے ہیں:-  
"میں دہانے پارچے ہیڈڑاٹ سیسی سے  
لا ہوں۔ میں یہ مکنی نہ جان نہ سہاں۔ لگ  
انہوں نے مجھ سے بے مد پیار کیا ان  
پارچے میہات تین یہاں تھے باقی دو  
غیر احمدی مسلمان تھے۔ سیکن مجھ  
سے اس طرح تھے جیسے ان کا  
کوئی بزرگ ہو۔ لا بُریٰ کے صدر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں  
داخل ہوں اور پاک دل اور پاک ارادہ  
ہو کر آستانہ انویں بیت پر گریں اور  
خدا کی امان کے نیچے جمع ہوں یہ۔  
(بدلہ ۲۴ جولائی ۱۹۸۳ء)

اس غرض و غایت کو مدد فخر کر کے ہر ہے حضور نے  
عثیہ، رشتہ، رستہ، رستہ، رستہ، رستہ  
یہی مغربی افریقیہ، انگلستان، یورپ، امریکہ  
کہتا ہوں کہ آئینہ و علیس تیس سال کے  
اندر دنیا میں عظیم انسان تعیین پیدا ہوئے  
والا ہے۔ وہ دن قریب ہیں جب دنیا  
کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام

قبول کر جائی ہوگی..... دی زبانی  
جو آج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہیا  
جسے رہی ہیں۔ آپ پر درود و بھیج جو ہی  
ہو گئی۔"

چنانچہ خدا تعالیٰ کی طرف سے بخشش خلیفہ اسے  
پرستی نے ذرداری عالم ہونے کے بعد اپنے  
رشدیا ہے:-

"اللہ تعالیٰ اپنے جس بنہ کو منصب  
خلافت پر فائز کرتا ہے۔ ایک ہلفٹ کس  
کے دل میں اپنے تبعین کے سے ہر دن  
وہ نہیں کہا جائے کہ ہر دن اپنے  
جسکے خاتم وہ ہر ہم اُن کے سے دن  
مندانہ دعاویں میں لگا رہتا ہے۔ دوسری  
طرف بھی نوع انسان کے ساتھ ہر دن  
کاشدید جذبہ اُس کے دل کو ہدیشہ  
لگاتا رہتا ہے کہ دنیا میں ملکے  
علیہ السلام لے جاتا ہے مولانا حضرت مسیح مولود  
کے ملاستے ایسے مولوں گے کہ جن سے  
زندگی کی خوشی ہو جائیں۔ عرف انسان  
ہی نہیں کوئی جاندار بھی باقی نہیں  
رہے گا..... بیرافری ہے کہ  
میں انہیں بتاؤں کہ اُن کے سے ایک  
عظیم انسان تباہی مقدر ہے۔ انہیں  
چاہیے کہ وہ اُس راستہ کو اختیار  
کریں جس پر چکر کر دے تباہی سے پنج  
لکھتے ہیں اور وہ راستہ ہی ہے کہ اس  
کی عافتیت بیش آنکھ میں آئیں۔ قدم

# ہر مخلص احمدی کیلئے ضروری ہے کہ مقررہ شرح کے مطابق حمد کرے

بنا صدیقین اسلام اور حقیقتہ خدا کا دلیل ہو گا۔  
کتنے بخشندر تذکرہ و قطبہ دیتا۔

اپنے اپنے درخلافت کے سارے اوقات  
اویں تا آخر تبلیغ و تبریت پڑھ رہے۔ پیرانہ  
سالی کے باوجود آخری لوٹک محصور ان اوقات سے  
ہر مرحلے پر وقت کی نزاکت کے مذاخر عزیز کام کیا اور  
جماعت سے کام یا صدیقی تجسس کی ایک نازک  
تفریک کر کے اسکی تجسس کی درود و دعیٰ صدیقی کے بارہ میں  
اعلان فرمایا کہ یہ غلبہ اسلام کی صنیلیے درخواستیں کا پیہے  
کے مقابل شروع نہیں جماعت کو اس استقبال کا ایک  
ضھوری دیواری ہیں صدوف فرمادیا اور خود تیری سے اُس پر  
مل جائیں گے اپنی جان حاب اُزیز کے پیرو  
کی طرف ہی آپ نے خاطلہ توجہ فرمائی۔ حضرت خیج حسون  
نے ذہایا ہے الساجد مکافی کریم ہو مساجد ایں تو سیح  
مکانات کا سلسلہ خلافت شاہنشاہی اپنی معنوں میں خاک  
ٹوکر پر جاری رہا۔ یہ سب کام تو سیح تبلیغ سے ہوتی  
رکھتے ہیں جو یقینہ بدستھنباری ہی۔ اللهم زد زد۔ آخر  
میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے قص سے ہم سب کو

قائم ہو جائے گا۔“ (بدر ۳۳)

(د) ”اُنیں بیسِ مسجد کے لئے کوشش بدی  
ہے۔“ (بدر ۳۴)

دریں بیسکھی میں ایک خاصی جماعت احمدیہ  
کی موجود ہے (اقتباس تقریب حضور، ۲۰ جولائی ۱۹۷۷ء)  
(س) سپن میں ہم سال کے بعد حضور کی  
دماؤں اور کوششوں سے جماعت احمدیہ کی پہلی  
مسجد کا سٹاگ بنایا۔ حضور نے ۱۹ انور برلن میں  
میں رکھا اور اسکے اختتامیہ کی تاریخ ۱۰ ستمبر  
۱۹۷۸ء تقریبہ دیا۔ (چنانچہ اب حضرت خلیفۃ  
السیح الرابع ایدہ اللہ کے ذریعہ سے اس کا افتتاح  
ہو چکا ہے یہ کارناہ حضور کے عہدہ مبارک  
کا کوئی معمولی کارناہ نہ ہیں۔ اس کے باہر  
میں سپن کے ملکیہ بزرگ حضرت امام عبدالواب  
سرعاںؒ کی قریباً چھ صد سال پہلے کی یہ حضرت ایک  
پیشوں پوری مونی کہ:

”سپن پر نیساں میں کے قبضہ کے بعد دوبارہ  
اسکی تاجہ مددی مسعود کے زمانہ میں ہو گی اور جب  
سپن کے لوگ ایم مددی کے موکے طالب  
ہوں گے اُس وقت۔۔۔ مددی کے شکر کی  
قادت اُن شخصیں کے ہاتھوں یہ ہو گی جو اماں  
از ازان کا نائب ہو کارتارہ تسویت روشن اور  
میں دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے قص سے ہم سب کو

خلافت احمدیہ سے سچی و بخشی اور حصوں میں وہیں دیوار ہے۔ ہم میں سے مرا کب کو اپنی  
 تمام ذمہ داریوں کو برداشت ادا کرنے کی امکنیت تو پختہ ماضی ہو جاتی رہے اور میری کمیں چوکیاں ہے  
جنہوں کو کم سب بہتر اُسی نیکا رفع و کرم اور اخلاق تفہیمات کے سو درجیں۔ اور ہم کی کوئی کی رخصی کی  
پرہیزہ محظوظ رہنے کی اسی سے تو پیغام پاتے ہیں۔ آمين اللہ آمين۔ ذخیرہ موتان ان الحمد لله رب العالمین

”بیوی جورد کے ایک پیرا افون چیف  
جس کا اربی بخوبی ختم ہا ہے اور اُس میں  
اُس نے کچھا تکہ میں نے اُپ کے بیوی

آئے پر اپنے پندرہ آویں بھوڑا بیٹوں کی وجہ  
تھے اور میں ان کے ذریعہ معلوم کرنا چاہتا  
تھا کہ آپ لوگوں سے کیسے سلوک کرتے  
ہیں۔ انہوں نے اسکی بجھے بڑی اچھی رپوٹ  
دی ہے خصوصاً (یہ چیزیں آپ کو بتایا  
چاہتا ہوں کہ پیار کرنے کا کیا ارش ہوتا ہے)  
اس بات کا مجھ پر بڑا اثر ہے کہ آپ نے  
آن سے معاشرت کیا۔ اب معاشرت کرنے  
میں ان کا کیا خرچ آتا ہے۔ بلکن یہ  
چیزیں لاہی اثر پیدا کرتی ہے۔ ان کے بیوی  
کو پسار کرنے سے اُن کو گلے رکھا یعنی  
سے اُن کو غیر ملکیوں کے خلاف جو نکت  
اور حرمت ہے۔ وہ ایک نوحہ میں دھیل  
جاتی ہے۔“

(اقتباس تقریب حضور فرمودہ بہر الگت رشیخ)  
لکھنؤ کے بعد پاکستان میں قبولی الحدیث کی کوڑ  
فسریا ہے۔

”خدالعا لارہیں سماقہ سماقہ اپنے انہوں  
سے نواز رہا ہے۔ نشانے طور پر ستر بیٹھے  
کے بعد بعض فلاقوں میں ایسی دوپلانی ہے  
کہ اب تک ہزاروں گھر انے احمدیہ ہو چکے  
ہیں اور جو احمدیہ ہوئے ہیں وہ دن بدن  
ایمان اور اخلاص میں پختہ ترہ ہوتے چلے  
جا رہے ہیں۔“

(امرکی میں حضور کا خطاب مقول از بدر پر ۹۹)

وقتیں مزید کی اجنب کے ذریعہ میلے

وقتیں بہادریکی اجنب کے کاموں کے تعلق سے ہجتو  
نے بتا۔

و، ”کہ اس کے ذریعہ ہندوؤں اور بہوت پرنسپل  
میں اسلام کا بڑا اچھا کام ہوا ہے۔ بلکہ اُن  
لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اور ہزاروں  
غیر مسلم اسلام کی تعلیق میں شغول ہیں۔“  
اب صلیبی سوت سے نباتات کے موسموں پر  
ہوتے والی نہان میں میں الات عالمیہ مانقنز کا  
ذکر کرتے ہوئے بتایا۔

”عین دنیا سوئی پڑی تھی۔ اس کا نظر

نے اجنبی عجموڑ کر کر دیا ہے چنانچہ  
بیانیں حلقوں میں کھبی کچھی پوچھی ہے  
..... یورپ کی ایک فرم کے اندازہ  
کے مطابق ہماروں انہوں نک اس  
کافرنز کے نتیجہ میں آواز پیچہ گئی ہے  
جبکہ جنوبی امریکہ اور ایضًا دیگر علاقوں  
اُس اندازہ میں شامی نہیں ہیں۔“

خطاب حضور علیہ السلام مقولہ از بدر میں:

”جز اس اور دوسریں ایک سال یا یعنی مش

(بیان مسلح ہمارا پر ۱۹۷۷ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الشاذلی نے پورا ہو چکا ہے حضرت  
خلیفۃ المسیح الشاذلی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے انقلاب  
اُفریزی دور کی جھانیاں کے عنوان نہیں اخبار  
بدر ہے اور سب سال میں احمدیوں نے مغربی افریقیہ میں آئھہ  
کا کوئی عیا نہیں اور مشرکوں کو اسلام میں داخل  
کیا ہے۔

حضرت مصلح دعویٰ کا ایک خواب

حضرت خلیفۃ المسیح الشاذلی نے فرمایا کہ حضرت  
مصلح دعووڈ نے ایک خواب دیکھا تھا کہ  
پارچ رہا امر کیے تھے میں رہ کر آیا ہوں اور اب  
زوہی جاؤں گا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الشاذلی  
فراتے ہیں:-

”یہ خواب ایک رنگیں میں میرے ذریعہ  
پوری ہوئی ہے کیونکہ مختلف اسے سدد  
حالیہ احمدیہ میں سے میں یہ پرسلاطف  
ہوں جس سے خدا تعالیٰ نے شمار کیے اور  
کنڈا کے دو دو کی تعریضی عطا فرمائی  
ہے۔ یہ خواب بتا رہی ہے کہ آئندہ  
ایک رہاں شمالی امر کیے ہیں رہتے  
وامسے احمدیوں کے سامنے بہت  
اچھیت کے حاذر ہیں اور ان پاہنچے  
ساہوں زیلان پر نیکم ذمہ داریاں  
فائدہ ہوئے والی ہیں۔“

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الشاذلی رحمۃ  
الله تعالیٰ ممنقول از بدر ۱۱۔ ۱۸۔ ۱۹۷۶ء)

ایقص اجیاں اور درستعلیقی و اتفاقات

حضور کے ان مذکورہ بالا سلیعہ مسروں کے بعض  
فلیقہار تبہت ایمان افراد ہیں جن میں خدا تعالیٰ  
کی تائید و کسرت کا ہر قدر کام کرنا ہر اندازہ مانگتا ہے:-

و، ”ایک جگہ اک ارچ بٹیپنے شروع میں  
تمہور میں شوئی کی تھی۔ میں نے تو  
توحید کی تسلیع کی۔ وہ اتنی تشاہر ہوا کہ یہی  
واپسی پر مصافیہ کر تے دلت اس س  
پر ایسا رعب طاری تھا کہ وہ معاشرہ  
کے وقت اپنے یہی جس طرح اپنے

سے بڑے بڑے کے سارے بھلک  
رہا ہے وہ اس وقت میرے داشت میں ہی  
آیا کہ میں تو عاجز انسان ہوں یہ نکارہ  
شکست۔ کہ توجید کے کھمادت جھکنے کا  
ہے۔“

(ذکرہ فرنٹ مسیح الشاذلی ممنقول از بدر  
سارکتر میں)

نهیں مژہ تسلیع کا ایک ماتفاقہ

## حکم ناصروں

فلسفیانہ گفت ”دی جو خوفزدہ نہیں ہے  
اوہ ادھر را غسل مٹے کرتے دیا نہ ہے  
پیش عقیقی کریم کیا اس اللہ کے دلت نے ہے  
صوفیا شب بھر مصروف حال و وجود میں  
ما خصل اس کا کہ مرح دی سے بیگانے ہے  
مدعیان علم تھے شغول درخت خست طول  
آن کے سر پر کچھہ دستار فہمیت تھی بندھا  
یعنی میری فلم سے تیریں گئیں یا نہیں  
افتخار مسجد کا جب کرنے کی تھی صاحب پہاڑ  
رات دن محمود عالم پہاڑ کے دیوارے ہے  
کامیتے گر جے ہے لہڑی میں بخانے ہے  
دیکھو کر منظر عجب حیران فرزانے رہے  
اور اخانتے بوجھویں ہم ہیے دیوانے رہے  
جس سے غرق بخاستی عتاب فرزانے رہے  
پی کے دوستان بخوشی میں سارکستہ ہے  
تو کی تھیں صاف کی صاف گردشی پیمارے  
خاڑیاں عشق میں چلتے تھے دلوانے رہے  
شیخ کی کوپر گر لے دو جائے پر وائے رہے  
ہماجڑن کارہ جب اس ایکاں سے اٹھا  
یاد میں نادہ کیاں اپنے دبکانے رہے  
ستیڈ ادیس احمد عاجز رہیں رلے رلے

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

## حضرت روحِ حلو و علیہ السلام کی مامیدیں سورج اور چاند کو گھاٹتے تھے

از نکم حافظ ظاہر جماعتِ محمد اہدین صاحب صد شعبہ سپتامبر ۱۹۸۳ء یونیورسیٹی جدہ ریاض

نیز ایک دوسری کتاب جس سے ان سالوں میں  
رمضان المبارک کی پہنچ تاریخی معلوم کرئیں میں  
مددی وہ یہ ہے۔

Tables of Moon and Sun by  
Rector 1962 (لکھنؤہ پڑھت) مدرسہ نجاشی  
Lahore campus (لکھنؤہ کامپس) مدرسہ نجاشی  
Belgrave - ۷۴۰۰۰ - ۱۹۷۵ء (لکھنؤہ کامپس)

بخارا عالمگیر طابعہ، ۱۹۷۷ء ہجری میں  
جن پا جوانہ فائز جم لے دیا ہے صرف  
۱۸۹۲ء کار مفہان میں تاریخوں کی شرط کو  
پورا کرتا ہے۔

علاوه ازیں یہ بات بھی فابی ذکر ہے کہ  
چاند کو گھن زمین کے نصف کترہ سے زائد سے  
دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن سورج گھن کے  
بے پا کار مفہان تعدد چتا ہے بھی اور  
ایسے مقامات پر سورج گھن سہ تا چھتیں  
آبادی کم توقی یے یا سندروں سے  
سورج گھن ایسا کے کمی مقامات سے  
دیکھا جاسکتا ہے میں میں ہندوستان بھی  
شامل تھا جہاں پر شکری کے تصور و مفتر  
یکجہتی موجود ہے اسیم موجود تقدیم سیدنا حضرت  
یکجہتی موجود علیہ السلام اپنی تصنیف نورا خاں کے  
فرماتے ہیں :— (بانی معرفت ۱۹۷۶ء پر وفات)

غزالی بنم نے اپنے مuron میں اس بارت کا  
کوئی ذکر نہیں کیا ہے کہ بنی سوارہ ایک مطباقِ  
کے ہیچیں میں سورج اور چاند کو گھن ہوا وہ  
رمضان کی کن تاریخوں میں ہوا۔ اور مکملی وی  
مہدی کا ذکر کیا ہے جنہوں نے گھن کو اپنی صلت  
کے نت ان کے مودود پیشی کیا ہے۔

ذکر :— ذکر سورج کی تاریخیں ۱۹۷۷ء  
مطابقِ مدنی کے سورج اور چاند کی تاریخوں کا  
معکار یا جمیں میں غزالی بنم صاحب کے ذکر  
کردہ تکروں غنوف و غور ہے۔ ہماری  
لبیکری میں کتاب ہے :

Canon ۱۹۷۷ء مدنی تاریخیں ۱۹۷۷ء  
کا ذکر مدنی تاریخیں ۱۹۷۷ء (۱۹۷۷ء)  
اُس کتاب میں اس بعث اور آئندہ ہر سے دل  
سورج اور چاند کو گھن کے بعض تھامیں دیے گئے

تمانی نے پیریہ اسی کتاب میں ذکر کیا کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سے مطباقِ مدنی  
بسطاطقِ مدنی میں رمضان المبارک کی معینہ  
تاریخوں میں چاند اور سورج گھن ہوا۔ چاند کو گھن  
۱۹۷۷ء مدنی تاریخیں ۱۹۷۷ء (۱۹۷۷ء پر وفات) پر اور  
سورج گھن ۱۹۷۷ء مدنی تاریخیں ۱۹۷۷ء (۱۹۷۷ء پر وفات) پر

اس نت ان کے تاریخیں ۱۹۷۷ء کے بعد مدت  
یکجہتی موجود علیہ السلام نے اپنی کتاب نورِ الحق  
دوم تحریر فرمائی تھی، اب نے وفات  
فرمائی کہ نشان ایک عظیم الشان غنی خبر پر  
مشتمل ہے۔ اور پہلے زمانوں میں کسی مددی  
یا موریت کے نے اس تکروں و غنوف و کسوف کیجی  
بلور نشان کا سارہ بھی ہوا۔ نیز اپنے نہ فرمایا کہ  
میں اپنے شکن کو ایک ہزار لاپتہ انعام دوں کا  
جو یہ ثابت کر دے کر پڑا رمضان کی اینی  
تاریخوں میں جو حدیث میں ذکر ہے میں کسی مددی  
مدد دیت اور اور موریت کے نے ملکی اڈم سے  
لے کر آج تک سمجھی ایسا غنوف و کسوف ہوا ہے  
پاکستان کے ایک رسمیہ نہتہ دارہ پشاں  
لاہور مورخہ ۵ جولائی ۱۹۷۷ء کتابت میں  
ہمارا ذکر اور مذکور کافی دوں میں جو گھن کی مددی  
کوئی نہیں کیا تھی اس کے درستیں مذکور کافی دوں  
ہے جس میں اس سورج اور چاند کو گھن کی دو زیادتی  
کے مطابق سورج گھن کی مددی اسٹائیش اٹھا ہیں اور  
اپنے علیہ میں ہوا کرتا ہے۔

بخارے سید و مولیٰ آنحضرت جو مصطفیٰ صلی  
الله علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں آئے والے  
مہدی کے مددوں کے زمانہ کی علامات جو بیان فرمائی  
ہیں اس میں سے ایک عظیم الشان علامت یہ  
ہے کہ رمضان کے نہیں کی معینہ تاریخوں میں  
مہدی کے وقت میں سورج اور چاند کو گھن نئی  
چانپ مددی شریعہ میں آتا ہے۔

"اَنْ سَمِدَّ بِيَنَا اَيْتَيْنَ لَهُ  
تَكْرِيْنَا صَنْدَ خَلْقَ السَّمَوَاتِ  
وَالاَرْضِ يَهْبِكْفَ الْقَمَدَ الْأَوَّلَ  
لِيَلَةَ مِنْ رَمَضَانَ وَتَكْرِيْفَ  
الشَّمْسِ فِي النَّصْفِ هَذِهِ" ۷

(دارقطنی بحلال حلول صفحہ ۱۸۸)  
یعنی ہمارے مہدی کے نئے دو نشان مقرر ہیں اور  
جب سے کہ زمین و آسمان پیدا ہوئے ہی یہ نشان  
کسی اور ماہر کے حق میں ظاہر ہیں ہوئے میں  
میں سے ایک یہ ہے کہ مہدی مددوں کے زمانی میں  
رمضان کے نہیں میں چاند کو اس کی پہلی رات میں  
گھن ہے گا۔ (یعنی تیرہوں تاریخ میں یوں کچھ جالد  
پہنچانی قابوں قدست کی طبقی قیصریہ پر پذیر ہے اور پذیر ہے اسی زمانی میں  
ہمارا ذکر اور مذکور کافی دوں میں جو گھن کی مددی  
کوئی نہیں کیا تھی اس کے درستیں مذکور کافی دوں  
ہے جس میں اس سورج اور چاند کو گھن کی دو زیادتی  
کے مطابق سورج گھن کی مددی اسٹائیش اٹھا ہیں اور  
اپنے علیہ میں ہوا کرتا ہے۔

یہ علامہ دارقطنی کی حدیث ہے جو بلند  
پایہ کے حدث تھے۔ حضرت یکجہتی موجود علیہ السلام  
نے اس حدیث کی صحبت کے متعلق مفصل  
بہت اپنی تصنیف تہذیب تحریر مکملی میں فرمائی ہے  
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عظیم الشان اور  
بے نظیر شیکھی کو ارادت تحریر کو یونکہ قانون قدرت  
میں پیش کرتا ہے میں، احمدیہ پاک بگ معنف  
حکم ملک عبد الرحمن صاحب خادم رحموم میں جو لے  
لے دیتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرتضی غلام احمد قادریا  
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر رواہ ہے میں  
بے اعلان فرمایا کہ آپ ہی وہ مدد و مہدی میں جن  
لاد ریوی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی  
کے مطابق اسلام کی نشانہ ثانیہ مقدار ہے اب  
نے اپنے دعویٰ کی صداقت کے نیز معقلی اور  
نقلي دلائی اور آسمانی تائیدات اور پیشگوئیاں  
پیش کیں گا وہ وقت کے علماء نے آپ کے دعویٰ  
کو چھپلدا ریا اور آپ کو وجہ اور کتاب کہ۔ اللہ

## لہجوم عاشقانِ ہمدردی حلو و حسر

عشقت احمد کو دل دجال میں بسائے کیئے روحی کی دھنر لامہوں کو جگہتے تھے ایسے  
اُس زمیں پر یہ شتمہ رو ہمایت ہے ہوجن اُس زمین کی خاک آنکھوں سے لکھتے  
باپت اُک سر زمین کو جگہتے شوقتے روشی سی رہنگاروں پر بچاتے آئیے  
ہر طرف ہے ہیں سیرتِ موزیل جحد کافور انہیں انوار سے نکھیں اٹھائیے  
یہ چوم عاشقانِ ہمدردی مددوں ہے اس چوم عاشقان میں مسکراتے آئیے  
دیدنی ہے جماعتِ خیر و برکت کی فضا خودرتِ اسلام کا جسم اڑاتے آئیے  
اُس زمین پر ٹھوکشان ہے زندگی کا آفتاب زندگی کے ولاؤں کی ھوڑڑھاتے آئیے  
ہر طرف سے ہر نظر میں ہر قدم پر بار بار آئی شمع عبیدت کو جلاتے آئیے

بٹ رہی ہے دو دل ت رو ہمایت شا قبیہاں  
اور بھی کچھ کو قشگی دل کی بڑھاتے آئیے

شا قب شریور دنی



# حضرت مسیح پاک ساری جماعت کا مدارک مکمل

از مترجمہ فرمات الالین صاحب رسکنہ را بست حضرت مولانا عبد الرحمٰن خاں صاحب مرثوم — ربوہ

پہنچان سے اٹھاڑ تعزیت دہ دردی کا  
سلسلہ جاری ہے۔ اس غم کے موقع پر اللہ  
 تعالیٰ کا افضل بھے بھی بخوبی ربوہ نے کہی  
اور یہیں دو فوں ناکوں کے ہمراہ ربوہ کی قدسی  
دادی میں اپنے پیارے والدین کے گھر رکھی  
و غفرانہ مال اور بھائی بھنوں کے ہمراہ چند سائیں  
گزار سکی۔ دور دراز کی احمدی دنیا سے غفوں  
اور تاروں کا ایک ابشار عظیم تھا جو پیارے  
ابا جان کی میسر پرجمع ہو گئی تھا۔ میں علیم شاہد  
ہوں اس اس امر کی کہ جادوتِ احمدیہ کے تمام افراد  
کیا مرد اور بیکا خود میں کیا بچے اور بیکا بچیاں —

جوئی طور پر سب ہی نے اس صدمہ کو شدت  
سے خویں کیا اور اپنے علمی نمونے سے یہ  
ثابت کر دیا کہ میرے پیارے ابا جان کی وفات  
درحقیقت ایک قومی وجہتی نقصان تھا۔  
میں روز دیکھتی تھی کہ صبح سے شام تک جادوت

کی بہنسی اور بیکیاں ملے ہوئے گھر آتی رہیں۔ پیارے  
ابا جان کا ذکر خیز کرتیں۔ بعض ان کی جذباتی میں  
آلتو، بہاسیں۔ بعض ان کی خوبیوں اور  
احمالوں کو دیکھتیں۔ بعض ان کی تدبیغی پر کہا تو  
کے واتھات سنتیہ پھر افضل کے بیشتر  
شماروں میں کسی ذکری عقیدت ملند کا نکھا  
ہوا مٹھوں آپ کے بارے میں ہوتا یا

احمدی شعر و مکی دنیا میں آپ کا ذکر خیز ملتا  
احباب اس قدر دیانت داری سے حقیقت  
پسنداد و انتہادیت ہوتے ہوئے آپ کے کارنا مڑی  
کو سراہت کر ہوئی دلکھ دلکھ جاتی۔ اللہ تعالیٰ  
ہی سب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آئین جادوت

احمدیہ کی مرکزی اور غیر مرکزی تعام شاخوں، بھنوں  
اور تمام دیگر تشکیلوں کی جانب سے کشافت

سے ہیری والہ صاحبہ اور ہمہ محب بھائی  
بھنوں نے اس قرار دادی میں تعزیت موصول  
ہوئی جن میں جادوت کے عہدیداروں اور  
مدرسین نے اپنے ملے جذبات و احسانات

اور محبت و عقیدت جو ان عجھے پیارے سے ابا جان  
سے تھی کا ذکر کیا۔ اس مظہم جاہدی کی سبیل اللہ کے  
کارناوں کو سزا ہا اور برلیق فراخ رفت ایافت

داری اور بست موزوں طرفی پر بڑا محبت بھرا  
خدا جس تینیں پیش کرتے ہوئے آپ کی اچانک  
مبدیانی پر دلی رعن و غم کا عملہ دیکھا۔ پیارے ابا جان  
کی اپنائی وفات پر حضرت مسیح پوتو عیاذ الکرام

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے  
یہ سب کچھ پیارے ابا جان کی تحریک بھنوں کا  
صلدیا مداوضتیں ہیں تھا۔ یہ تو ایک خدائی

نحو ہے جو انہیں عطا ہوا کہ صائمین و متین کے  
دوں میں ان کے لئے یہ پناہ محبت و حجتوں  
رکو دیتا ہے کہ تھیجے ہیں وہ دس خجتوں پر نہیں

اور صاعدا دیاں نیز خواتین مبارکہ اور اصحاب  
کلام سب نے گھر پر تشریف لا کر اٹھاڑ تعزیت  
فرماں اللہ تعالیٰ سب کو ہر ہر یہ جزا عطا  
فرمے۔ آئین۔

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری جادوت  
کے پیارے غوفے کا ذکر تاریخ میں ہیشہ قدم  
کے جذبات سے یاد کیا جائے گا۔ پیارے  
ابا جان کے اخڑی دلکھ کے لئے تو گھر یا سارا  
جہاں اُندھا آیا تھا۔ دورو نزدیک سے کثرت  
سے احمدی خواتین دلچسپ پیارے ابا جان کے  
نکان بہر جھتے تھے۔ اور منصع تاشانی کی حیثیت  
سے نہیں بلکہ ان کی زبان سے ہڈر دی ویسے  
کے دریا اُبیں رہے تھے اور وہ سارے ٹھوپی دل  
تے پیری اسم زیدہ ماں اور غفرانہ بھائی بھنوں  
سے اخڑی خواتین کو دیکھ دیکھ درود دعا اس کا  
ایک سیلا بخا جو ان کی آنکھیں اور زبان  
سے ہے رہا تھا۔ پیرے پیارے ابا جان جو  
اپنا ہر ذکر دلکھ دل جھوپ کر جادوت کے لئے بچھے  
جاتے تھے۔ ہیشہ جاہتنی کاہنوں میں پیشی پیشی  
بھائی مرحبت فرما دیتے بھسی کے تبلیغ میں احباب  
نے کفن کی چادریں اور برق کی سلوک کا برقت  
استظام کر رہا۔ بھائی کے گھر کے بڑے ٹانگی میں  
شامیانے لئے ہوئے کو سیدا، بھی ہوتی، بیتی کے  
پنکھے اور پانی پلانہ بیکا بند و بست۔ سب کچھ بچھے  
ہی سے ملکیں پاچھا تھا۔ پھر ہی نہیں بلکہ جو اولاد  
دروٹھی ان کو بردقت اطلاع پہنچانے کی فکر  
و جلد جسد گویا یہ فریضہ بھگران ہی کا تھا۔ اور یہ  
وقت عزیز میں ٹھیک بھائی پیارے ابا جان کا  
جلد ملکی کے کربوں پہنچ پاؤ تھوں نے دیکھا  
کہ مسجد مبارک سے ابا جان کے رکان تک  
احمدی احباب کا ایک انبوہ کیش جمع تھا۔ اور  
حضرت مسیح پاکؑ کی پاکیزہ تعلیمات جو بڑے عات  
سے یکسر پاک میں کے ساتھ پیشی میں دھکھے ہوئے  
جادوت کے تہبیت یا فتح ٹھیکن اور بزرگان  
گلام نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر بھائی ابا جان  
کا خیر مقدم کی خالصی اسلامی روشن پر اٹھاڑ  
تعزیت یا۔ اور بعض بزرگوں نے تمام انتظام  
بھومنوں نے اپنے رفقائے کار کے ساتھ  
ملک کر دایا تھا۔ اس کی تفہیم بنتی۔ حمزہ نجفیف  
بھائی اربوہ پنچکہ سب سے پہلے حضرت

ان متفقیوں کے گروہ کا اپنی زندگی کے اخڑی  
لئی تک کوئی میں فضل یا اسکے تواب اخڑی  
نهیں ہوتا بلکہ ان کے ملک اور تواب اسکے عین کرنے  
کا ایسا و تون خود رہتے۔ اور پہنچ باری۔ پھر  
خائز ان مسیح پاکؑ کے پاک اخڑا دل جھیڑا اور  
سیور اسپتاں اماں ہوئے میں بھائیتی جمع  
کے سچے سچے ہے۔ یہ جماعت کی تھی جو آپ کو  
سیور اسپتاں اماں ہوئے میں بھائیتی جمع

تحی جو آخری سانس تک آپ نے مانگتے تھی  
اور بہ جادوت ہی تھی جو جنہوں نے یا کہ شیخوں پر آئی  
فرماں اللہ تعالیٰ سب کو ہر ہر یہ جزا عطا  
جادوت کی محیت میں جنازہ ربعہ لامے سے مرتے

کے بعد اللہ تعالیٰ کے فرشتے شہیدوں کی یہانی  
علوم ہیں کسی تحریقی پر کرتے ہوں گے۔ ایک  
اس دنیا میں تو جاہدین اسلام نے اپنی صرف  
کے شہید پیاہی کی بھائی کا ذمہ فتح حق ادا کر  
دیا بلکہ احمدیت کے حسن کو اپنے ہے منظیر نہ ہو۔  
سے دیا لارکھ دیا۔ فتوح اللہ تعالیٰ خیر اے۔

اس وقت حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے  
خاندان کے سب سے اسکے موجودہ ہجوسے  
پیارے احمدی مجدد طیف تاریخ اربعہ العلما لادو  
کا پر شفقت بخود یاد کھارو بے شغل ہے۔  
اپنے خادم کی رفات پر آپ مخصوص تھے اور دیر  
سے جنازہ ربعہ پہنچنے پر فکر مذہبیار بار بار فون  
کہ واکر کردیا۔ فتوح اللہ تعالیٰ خیر اے۔

اس اعلان کو سنتے ہیں تمام احباب کلام کے  
دول میں ایک شدید غم کی سیارہ دوڑ گئی اور مسجد  
اقصی میں دبی دبی سر کاپوٹ کا رتھا۔ اس کا پیارے  
ہر ہر لغزی قادم دین کی جدالی کی خبر سے فضکا  
سوگوار بن گیا۔ ط

کون خادل نہ ہجوں اس کی موت پر تریپانز تھا  
تم احمدی دنیا یہ خبر سنتے ہی کرپ و غم میں ڈوب  
چکی تھی۔ ہر دل تکیدہ خالیہ اور ہر ششم اشکار  
گزر زبان سے سب دبی کہتے تھے جس سے فلا  
راضی ہوا و جو خلا لئے قادر نہ خود اپنے گزوہ  
بن دوں کو ڈھا کر بندہ معاشر کے لئے سکھ دیا  
ہے یعنی اتنا لدھی قرآن ایتھے ڈا جھوٹ نہ ہے  
حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری اور بیگزیدہ  
جماعت کے ٹھیکن و محبین سلطے نہ جو ہے  
مشائونہ اسی عادثہ جا نکاہ پہنچی کیا ہے وہ  
قابل قدر اور حیرت ایگز ہے۔ اسی غم نے کو دیکھ کر  
دل حدوشنا اور شکر سے بھی قذیقات سے پر بین  
ہے اور زبان الفاظکی نتاج! پیارے ابا جان  
سے حضرت مسیح پوتو علیہ السلام کی پیاری جادوت  
کو سمجھ جہت و عقیدت تھی اس کا اعتراف یوں  
تھا ان کی زندگی میں بھائی جماعت کو تھا میں  
اسنا۔ یہ لوٹ دے نے پڑی قذیقات اور حسن سلوک  
کی جھلک آخڑی و قذیقات میں کھل کر منظر عام  
پر آئی جبکہ آخڑی و قذیقات کے قریب جماعت کے افراد  
پی تھے اولاد بارشۂ واریوں میں سے کوئی نہ  
تھا۔ یہ جماعت ہی تھی جو جاہنے مادتھ پر سب  
سے پہنچنے کے لئے رنج و غم کا اکھیار فرمایا۔ پھر  
خائز ان مسیح پاکؑ کے پاک اخڑا دل جھیڑا اور

پچھا یہ بھائی اونچائیں گے اسیں بنم سے جن کو  
تم مخونتے نکلو گے ملک بارے سکو گے  
مورخہ ۱۵ اگست سنتہ بروز جمعۃ المبارک  
مسجد اقصی ربعہ میں حضرت ایں الحمو منین حلیۃ  
الیخ از الرابع ایڈہ اللہ تعالیٰ نے خاطر  
شانیہ کے دو والیں ایک اسی اندو ساکن حضرت  
احمدیہ کے افراد کو سنا تھے کہ جسے سن کر صدر میں  
سے بلس میں ایک سکتہ ساطاری ہو گی۔  
حضرت احمد سے نے بھرائی آڈا میں فرمایا  
”آج ایک انسانی در دنلک ڈا قعہ کی وجہ  
سے دل بہت ہی مخوم ہے۔ ایک  
گھر از خم لگا ایک بہت پیارا سلسلہ کا  
خادم مولا نائب لاما کا فان صاحب  
تسبیحی جهاد کے سفر پر جاتے ہوئے تھے جس  
شنبو پورہ کے قریب ایک حادثہ کا شکار  
ہو کر انتقال کر گئے۔ انا نقدہ تا  
الیخ دا جعون۔“

اس اعلان کو سنتے ہیں تمام احباب کلام کے  
دول میں ایک شدید غم کی سیارہ دوڑ گئی اور مسجد  
اقصی میں دبی دبی سر کاپوٹ کا رتھا۔ اس کا پیارے  
ہر ہر لغزی قادم دین کی جدالی کی خبر سے فضکا  
سوگوار بن گیا۔ ط

کون خادل نہ ہجوں اس کی موت پر تریپانز تھا  
تم احمدی دنیا یہ خبر سنتے ہی کرپ و غم میں ڈوب  
چکی تھی۔ ہر دل تکیدہ خالیہ اور ہر ششم اشکار  
گزر زبان سے سب دبی کہتے تھے جس سے فلا  
راضی ہوا و جو خلا لئے قادر نہ خود اپنے گزوہ  
بن دوں کو ڈھا کر بندہ معاشر کے لئے سکھ دیا  
ہے یعنی اتنا لدھی قرآن ایتھے ڈا جھوٹ نہ ہے  
حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی پیاری اور بیگزیدہ  
جماعت کے ٹھیکن و محبین سلطے نہ جو ہے  
شائونہ اسی عادثہ جا نکاہ پہنچی کیا ہے وہ  
قابل قدر اور حیرت ایگز ہے۔ اسی غم نے کو دیکھ کر  
دل حدوشنا اور شکر سے بھی قذیقات سے پر بین  
ہے اور زبان الفاظکی نتاج! پیارے ابا جان  
سے حضرت مسیح پوتو علیہ السلام کی پیاری جادوت  
کو سمجھ جہت و عقیدت تھی اس کا اعتراف یوں  
تھا تو ان کی زندگی میں بھائی جماعت کو تھا میں  
اسنا۔ یہ لوٹ دے نے پڑی قذیقات اور حسن سلوک  
کی جھلک آخڑی و قذیقات میں کھل کر منظر عام  
پر آئی تھا۔ اس کی تفہیم بنتی۔ حمزہ نجفیف  
بھائی اربوہ پنچکہ سب سے پہلے حضرت

# مِنْ أَهْلِ الْحَادِثِ

از تکمیل سید عبدالعزیز صاحب بیوہ جری - امریکہ

ہے اور لابی بعدهی کی حدیث میں تغفار اور اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور جسیں کام منطبق تجویہ نہ لختا ہے کہ دنیوں میں سے ایک حدیث کو روکرنا پڑتا ہے۔ ان علماء نے اپنے اس علی اور روایہ پر کبھی خونہیں کیا۔ مسجدوں اور قلبسوں میں دھوان دھار تقریب کرنے ہیں اور عوام انس کو تھاتے ہیں کہ لابی بعدی کے الخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی بھی اپنی لہکت اور ایسی تقریروں اور تحریروں میں کبھی اس بات کا ذکر نہیں کرتے کہ خدا کے رسول نے یہ بھی درا یا ہے کہ عیسیٰ بنی اللہ ائے گا۔

اس زمانے کے علماء کو اس بات کی فکر نہیں کئی اس روایت سے درسی حدیث پر کب اعتماد پیدا ہو رہا ہے۔ یادشمنانِ اسلام کیا اعتماد کریں گے۔ اُن کو اپنی ذات اور شان کے متعلق زیادہ فکر و حق ہے۔ اب آخر میں لابی بعدهی کی حدیث اور خاتم النبیین کی تشریع جو سلف ماقبلین نے کی ہے اُسے یہاں بیان کردیا ہوں۔ ایسی تشریع سے جو تقاد اور اختلاف حدیث غیر اور حدیث بُرے میں دکھائی دیتا ہے وہ دُور ہو جاتا ہے۔

- المعنی انه لا ياتي بني بعده  
ينصح ملته ولَمْ يكن من  
امتَهِ (الموضوعات، البکر صفحہ ۶۹، مطبعة  
مجتبی دہلوی شیخہ) یعنی خاتم النبین  
کے معنی یہ ہیں کہ رسول کیہے کے بعد  
کوئی ایسا بنا نہ ہو گا جو اپنی کاشیت  
کو پسخ کر دے اور آپ کی امت میں  
نہ ہو۔

۷- حضرت ابن قیم (متوفی ۷۵۷ھ) حضرت عائیہ بنی اللہ عنہا کا مشہور قول۔  
قول انه خاتم الانبیاء ولا تقولوا لابی بعده  
قائل ضل المحدث (معنی احادیث) میں نقل کر کے دیتے ہیں۔  
کہ حضرت خالصہ کا قول لا بی بعدی کے خلاف  
نہیں ہے کیونکہ اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی ایسا  
بی نہیں آئے گا جو آخر حدیث صلی اللہ علیہ وسلم کی  
شریعت کو منسوخ کر دے۔

لابی بعدی اور خاتم النبین کی تشریع پر کرنے کے بعدیں ایک دفعہ جو اس امر کی طرف توجیہ دلتا ہوں کہ جو  
جن ملکہ لابی بیان کردار خاتم النبین کا کرتے ہیں ان میں  
سے حدیث غیر اور حدیث بُرے میں تغفار پیدا  
ہو جاتا ہے اور اس طرح دونوں احادیث کو بیان  
میں ایک کو روکرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ تلاکہ دہلوی  
حدیثیں جمع ہیں۔ و مَا عَلِيَّ إِنَّكُمْ

بعن احادیث ایسی ہیں جن میں بظاہر اختلاف نظر آتا ہے۔ بزرگان سلف نے ایسی احادیث کی تشریع اور تاویل کر کے تقاد اور اختلاف کو دو دو کر دیا ہے۔ ایسی حدیثیں حکمت اور عرفت سے پڑتے ہیں۔

**حدیث نَدِيْلَر** بس ایسی ایک حدیث

یہ کی آمد کے متعلق ہے۔

.... شُمَّ يَهْبِطْ نَبِيَ اللَّهِ عَلِيَّ.... فَسِيرُ غَبَّةَ نَبِيِّ اللَّهِ عَلِيَّ.... صَلَوةَ سَلَمَ بَابُ ذِكْرِ الدِّجَالِ

ترجمہ۔ پھر بنی اللہ عیسیٰ ایک مقام پر اُتریں گے..... بنی اللہ عیسیٰ خدا کی طرف رجوع کریں گے۔

**حدیث تَجَسْسِرَ** دوسری حدیث جو اوپر والی حدیث کے خاتم ہر یہی مخالف نظر آتی ہے۔ وہ کلا نچے بعدهی ہے۔

ترجمہ۔ یہ میرے بعد کوئی بھی نہیں۔ یادہ حدیثیں جن میں خاتم النبین کے انتاظر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے متعلق فرمائے ہیں یہ دونوں احادیث صحیح ہیں۔ سلف صالیحین کو اور نہ موجودہ علماء کو ان احادیث کی صحت پر کوئی اعتراض ہے۔ ضرورت اس امر کی طبقاً کہ بزرگان سلف ان دونوں احادیث میں بظاہر جو اختلاف ہے اُس کی تشریع اور تاویل فرماتے۔ درست دونوں احادیث میں فضاد کی وجہ سے کسی زمانے میں دو فوں میں سے کسی ایک احادیث کو رد کر دیا جاوے میں برکت ہے۔ اور اپنے کے لیے عین خاتم کو جائز کریں۔ اور اس کا اظہار قم کری تو مجھے یقین ہے بلکہ میں دیکھو دی پوس کو وہ پیاری روح مکارتے ہوئے یوں گویا ہوتی ہے۔

یہ مجب کچھ حضرت سیکھ پاک ہی جو یون  
کا صدقہ ہے آپ علیہ السلام ہی  
کی برکت ہے۔ اور آپ ہی کے لیے  
اس عاجز کریہ مقبولیت، نصیب  
ہونی ہے۔ درست خاکِ ریس تکوئی  
یادوت نہ تھی۔ پیارے سیج  
پاک علیہ السلام کی پیاری جماعت  
کو

ہمارے پیارے امام حضرت اقدس شلنیۃ  
الرسیخ الرابع ایدہ اللہ نے وقت بھرے لہبہ میں  
اپنے اس پیارے خادم کو یوں خراچ ہیں  
پیش فصریجاً بھرپر بھی دنیا تک یادگار رہیکا۔

وہ بولا نعبد لا تک خال صاحب نے دین  
کی خساطر وقف کے تقاضوں کو طوب  
سبھایا۔ گری سردى یا کسی مثلی صیبت  
میں بھی خدمت دین کا کوئی موقع بھی  
ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

بڑی خوشی نیکی تھے وہ کہاں کی زندگی بھی تھدا  
تھا ناکٹے فضلوں کا نظر ہی رہجے  
اور موہشت بھی خدا کے فضلوں کو وارد  
کر کری۔ ذاللَّا فَضْلُ اللَّهِ مِنْ يُوْتَيْهُ

منَ إِيمَانًا

اگر یہ ملن ہوتا کہ روحونکی دنیا میں نامہ و پایام آتے  
جانتے۔ ہے تو میں پیارے ابا جان کی پیاری  
روح کو حضرت خلیفہ ایسچارا بع کی مایہ ناہ  
ستا شنس اور شاذ از خارج تھین کا لوزشہ  
ضزو و بھرچی مجھے یقین ہے کہاں کی روح کھن اٹھتی اور  
خلیفہ وقت کی خوشنودی پر سجدہ شکر بیانی مادر  
الله تعالیٰ کے احاذون کو یاد کر کے ان کی آگھی میں  
درستہ بیارہ حدیث میں نسلک رہتے گویا جو  
کے افراد ان کے لئے ہے جو حیثت کبھی کے تھے  
جماعتی راستہ کا لمحاظ نام دنیا وی راستوں  
سے زیادہ رکھتے۔ جماعت سے لوگوں سے  
اس نذر محبت و اخلاص رکھتے کہ حیرت ہوتی  
تھی دن رات جہاں فریضہ تبلیغ کی ادا۔ میکم  
میں مصدقہ نسیتہ دہاں پر تھے جماعت کے  
لوگوں کی غلکری دوڑ کرئے، ان کو تغیرید شور سے  
دیئے، انہم کے لئے ہنگامی و قتوں میں بخاگ  
دوڑ کرئے اور دعا میں کرئے میں ایسے کوشاں  
رہتے گویا ساری ذمہ داری ان ہی کی۔ ہے اور  
چاہتے کہ ہی اس ذمہ داری کو واکرہ کریں۔  
جماعتی تکوئیات بوس تو پھر کی پوچھنا! شب و روز  
ان تقریبات کو کامیاب بننے میں کڑا دیستہ  
انصار اللہ، خدام الاحمیہ، یا الجنة امداد اللہ کے  
اجماعات ہوں یا جلسہ سالانہ ہزاں کو مختلف  
قسم کے فرائض کی انجام دی ہی کرنا ہوتی تھی اور  
رہ سرفدہ تو فضل الہی اگر داشتے ہوئے اسکے  
تو شناسوں اور ایسے احسن زندگی میں ادا فراز  
کہیں کوئی بھی باقی نہ رہ سکتا۔ ہر کام کرتے وقت  
خوبی سے خوبتر کرنے کے جیبوری۔ اور  
یہ حذرخواہی کا ثابت دیتے جماعت  
کے لوگوں سے تکمیل کا ذکر سکھ بافت کر  
وہ استدھر خوش ہوتے تھے کہ جس طرح معصوم  
بچ پاکھلوں پا کر خوش ہونا ہے۔ دراصل وہ  
آیت کریمہ اشہد علی الکفار رحماء  
بینھم کی جیتنی جاگتی تھویر تھے۔

**جِزَّاً كَسَمَ اللَّهُ أَهْمَنِ  
الجِزَّاً عَمِّ — سَهْوٌ**

**وَعَالَهُ مِنْ قَهْرَرَت**

عزیز آفتار ب احمد سید کریمی، امال امروہہ، ۲۰ زنوبر کی شب علی گا جزیرہ بند کرتے ہوئے  
ماہش کے سبب دفات پاگئے۔ امال اللہ و انا ایسے لا جھون۔

زیوں حمایت احمدیہ امروہہ میں اپنے اور بیکانوں میں ہر دن عزیز تھے اور فرماتے دین کے موقع پر  
پیشویشن رہتے تھے۔ نماز جنازہ اور تمیین میں نعمانی احباب جماعت کے علاوه قرب و جوار کے کثیر تعداد  
میں پیر از جماعت اقارب اہمی بوستوں نے بھی شرکت کی تقاریب میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ  
درجم کی عفرت فرمائے بلندی درجات سے نوازے اور پس زیگان کو جیتنی مثیل عطا کرے آئیں۔

خدا، قریب احمد دفتر وقف ہمید قادیانی

# حلافہ اللہ اور حمال شن

از نکرم عطاء العجیب صاحب راشد امیر و منشی ایجاد مرح جاپان

ہماری خوش قسمتی کہ چونکہ ہمیں معنوں ہو بیا  
 تعالیٰ ابھی حضور کاغون آئے والا ہے اس نے  
 ہم نے اسے ریکارڈ لئے ہے اس تھام کردہ کدا  
 تھا۔ چنانچہ اب یہ ساری افتوگو یا یاد کو  
 صورت میں ہمارے پاس قفوظتے اور ایک  
 نایاب قیمتی یاد کار بینگ کئی ہے۔

• خلافتِ ثالثہ کے دوران جماعتِ احمدیہ  
 جاپان کی طرف سے شائع ہونے والے تصریح  
 کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۔

۱۔ اسلام و احمدیت کا مختصر تعارف بعثت  
 فولڈر۔ (ستعد بار شائے ہو ہے)

۲۔ ہماری تعلیم کا جاپانی ترجمہ  
 ۳۔ سیع کی آمد شائی کے بارہ میں جاپان  
 اور انگریزی میں)

۴۔ من ہبین ۱۔ احمدیہ انتہا انہیں میں  
 ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں؟ (جاپانی میں)

۹۔ میں اسلام و عقائد (جاپانی میں) تعداد اشاعت ہے  
 ۱۰۔ ہمارے عقائد (جاپانی میں) تعداد اشاعت ہے  
 ۱۱۔ اسلام و احمدیت کے بارہ میں فولڈر (جاپانی  
 میں) دوبارہ اشاعت کی تعداد ہے۔

۱۲۔ پہلی قدم کے طور پر (جاپانی) تعداد ہے  
 ۱۳۔ ستر رام سے بھی زیادہ ضریب امنتوپ  
 (جاپانی) تعداد ہے۔

۱۴۔ قبر مسیح کے بارہ میں مختصر  
 اشتہار (جاپانی) تعداد ہے۔

۱۵۔ ۱۔ اسلام کی لذتہ ثانیہ  
 (انگریزی)۔

۱۶۔ حیات آخرت از وسیعے اسلام  
 (جاپانی) تعداد ہے۔

۱۷۔ یا آپ اُدھر علم ہے ۴ وہاپانی  
 تعداد ہے۔

۱۸۔ ۱۔ اسلام و احمدیت کے بارہ میں اشتہار  
 (انگریزی)۔

۱۹۔ سے ہاتھ پر مدد اور آنکھیں سے ہاتھ پر  
 (انگریزی)۔

۲۰۔ اسلام و احمدیت کے بارہ میں اشتہار  
 (انگریزی)۔

۲۱۔ فاریں کرامہ سید درخواست ہے کہ جاپانی میں  
 کی ترقی اور جاپان میں اشاعت اسلام کے لئے  
 خاطر طور پر دعا کریں۔ جزا عزم اذنا ۱۷۔

شروع ہے۔

۰۔ وسط اکتوبر ۱۹۸۱ء میں ٹاؤنیا میں احمدیہ  
 سندھی خرید اور جاپان کے مرکزی مشن کی  
 ناگویا میں مستقل۔ احمدیہ سندھی خرید کے  
 مستقل تفصیلی مبتغیں الفضل کے جلسہ لائز  
 نمبر ۱۹۸۱ء میں شائع شدہ ہے۔

۰۔ اراپری میں کوڈھی جاپان کے سب سے  
 زیادہ معروف اور کثیر اشاعت جاپانی اغوار  
 CHUNICHI SHIMBUN۔

بلیں اپنے ۲۔ جاپان مشن کا تفصیلی نزدیک  
 شائع ہوا۔ تعداد اشاعت ۲۰۰ لاکھ ہزار۔

۰۔ پڑھکر کی دسیع پیمانہ پر تقسیم کے لئے  
 ہر سال متعدد بار اجتماعی یوم تبلیغ سنائے  
 کا سلسلہ شروع کیا گیا جو باقاعدگی سے

جاری ہے۔

۰۔ خلافتِ ثالثہ کے دریان ہوتے والا  
 آخری اہم واقعہ کوئین زبان میں نوٹڈر کی  
 اشاعت ہے۔ حضور اللہ تعالیٰ کی طرف

سے اس امر کی اجازت کا خط حضور کے  
 وصال کے دروز بعد ملا۔ اس آخری  
 ہدایت کی فوری تعییں کی گئی اور حضرت

خلیفہ المسیح الایع ایہ اللہ تعالیٰ بنصر و  
 العزیز کے فرمان مبارک کی روشنی میں

۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء کو کوئین زبان میں فولڈر  
 کی اشاعت کردی گئی۔ جماعت کی طرف سے

کوئین زبان میں شائع ہونے والا یہ ہے اشتہار ہے۔

۰۔ ایک اور قابل ذکر تاریخی بات یہ  
 ہے کہ وصال سے کچھ عرصہ قبل ۲۰ مرداد

۱۹۸۲ء کو حضرت خلیفۃ الرحمٰۃ اللہ تعالیٰ  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ نے پہلی اور آخری برفون

پر جاپان کے ہر دو مبتغیں کو برآمد رامت  
 گفتگو کے شرف سے نوازا۔ حضور نے مخالف

جماعتی امور کے بارے میں پڑاپاٹ کے  
 علاوہ مبتغیں اور جملہ ادب ایجاد حماعۃ  
 احمدیہ جاپان کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

مشن ہاؤس کو ٹاؤنیا میں احمدیہ  
 سندھی خرید اور جاپان کے مرکزی مشن کی  
 ناگویا میں مستقل۔ احمدیہ سندھی خرید کے  
 مستقل تفصیلی مبتغیں الفضل کے جلسہ لائز  
 نمبر ۱۹۸۱ء میں کام کر رہے ہیں۔

## دیگر واقعات

خلافتِ ثالثہ میں جاپان میں احمدیہ  
 مشن کے قیام اور اس کی تحقیق تاریخ کے ذکر  
 کے بعد اس بارہ کی تعداد میں ہوئے واسطے  
 دیگر واقعات کا تحقیق تذکرہ کیا جاتا ہے۔

۰۔ جاپان میں قائم شدہ جماعتوں کی تعداد  
 ڈوبے۔ اگویا اور ٹولیو دو مرکزی مبلغین جاپان  
 میں کام کر رہے ہیں۔

۰۔ ۱۹۸۱ء میں ٹاؤنیا میں پہلی بار WORLD  
 ISLAM کے نام سے اسلامی پڑھپر کی  
 نمائش کا انعقاد ہوا۔ جاپانی لوگ اور غیر ملکی  
 حضرات بہت کثرت سے دیکھتے اے۔ اخبارات  
 میں کافی چرچا ہوا۔

۰۔ شہنشاہ جاپان کے چھوٹے بھائی  
 شہنشاہ میکا سانو میا کی خدمت میں حضرت  
 سیع موعود علیہ السلام کے پیش فرمودہ انفریام  
 الائمه کے بارہ میں محترم شیخ محمد احمد صاحب  
 سقطہ کی شاہکار کتاب ARABIC

SOURCE OF ALL LANGUAGES  
 کی پیشکش

۰۔ جولائی ۱۹۸۰ء سے جاپانی اور انگریزی  
 میں ایک مختصر سہ ماہی رسائل ۱۵۰۰ F

WORLD ISLAM اجراء۔ حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ  
 نے اس رسائل کے اڈلین پرچے کے لئے خصوصی  
 پیغام ارسال فرمایا اور رسالہ کو دیکھ کر اس  
 دعائیں نوازناک

اللہ تعالیٰ اس رسائل میں بہت  
 برکات رکھدے؟

رسائل کی تعداد اشاعت ایک ہزار ہے۔ رسائل  
 کے اجراء پر لفظیہ تعالیٰ تین سال مکمل ہو گئے

ہیں۔

۰۔ فروردی ۱۹۸۱ء میں رومن کی تھوک  
 فرقہ کے سربراہ پوپ جان پال تالی کے جاپان  
 آئے پر احمدیہ مشن کی طرف سے ان

کو خوش آمدید کیا گیا اور اسلامی پڑھپر بیشور  
 تحفہ پیش کیا گیا۔

۰۔ مئی ۱۹۸۱ء میں محترم صاحبزادہ

ایک جلد میں یون کا جاسکتا ہے کہ جاپان  
 یعنی احمدیہ مسلم مشن کا موجودہ نقشہ خلافت  
 شالٹہ کا مریبون مدت ہے۔ تفصیل اس اجمال  
 کی یہ ہے کہ جاپان میں احمدیت یعنی حقیقی  
 اسلام کا نام ۱۹۸۱ء میں پہنچا جب کہ

کو بے ہے میں میں صوفی عبد القدری  
 صاحب کے ذریعہ احمدیہ مشن کی بنیاد رکھی گئی۔  
 پھر عرصہ کے بعد عمر حافظ عبد الغفور صاحب  
 بھی تبلیغ کے لئے جاپان تشریف لے آئے۔  
 یہ سلسلہ ۱۹۸۱ء تک جاپان تشریف لے آئے۔

شالٹہ کی مہنگا مرکزی کے سبب یہ سلسلہ منقطع  
 ہوا۔ اور پھر لمبے عرصہ تک اس کا احیاد نہ  
 ہوسکا۔

۰۔ ۱۹۸۱ء میں ایڈن اسٹھر خلیفۃ الرحمٰۃ  
 رحمۃ اللہ تعالیٰ رسائل خلافت پر تشریف لائے  
 تو آپ نے اپنے دور خلافت کے ایک  
 ابتدائی جلسہ لائے۔ میں اس عزم کا اعلان  
 خواجہ ایک حضرت مصلح موعود نے زمانہ میں

بیرون پاکستان جو بلطفی مشن جاپان تھے  
 اور نامادر حلالت لی بناد پر انہیں  
 خبوب اسند کرنا پڑا تھا ان سب کو جلد اجلد  
 دوبارہ باری کر دیا جائے گا۔

چنانچہ اس عزم ناصر کا غالباً سب سب  
 یہاں پڑھپر ارض جاپان میں تھا۔ ۱۹۸۱ء  
 میں مرکزی سندہ شہ جاپان میں احمدیہ مشن

سے اسے لیا ہے اور در قیام کا فیصلہ کیا اور  
 شریم سیخ عبد الحمید صاحب، سابق مسلمان

امریکہ و انگلستان کے ذریعہ ٹاؤنیا (جاپان)  
 یہ احمدیہ مسلم مشن کا قیام عمل میں آیا۔  
 آپ ۱۹۸۱ء فروردی ۱۵۰۰ء کو مرکزی سندہ  
 اپنے تشریف نے گئے۔ ان کی واپسی سے قبل  
 اور فروردی ۱۹۸۱ء کو خالدار جاپان پہنچا۔

اوہ ایک تعالیٰ کے فضل سے اب تک خدمت  
 سلسلہ جعلانے کی توفیق مل رہی ہے۔ پھر  
 یہاں قیام کے عرصہ میں ۲۲ اگست ۱۹۸۱ء کو  
 ملزم مغفور احمد صاحب منصب بھی جاپان تشریف

لے آئے اور اس تک جاپان میں مقیم ہیں۔  
 ان کے یہاں آئنے پر ستمبر ۱۹۸۱ء کو ٹاؤنیا  
 کے قریبی شہر یوکویا، کیوکا یا کیوکیو  
 احمدیہ مشن کی ایک شاخ قائم کر دی کی تقریباً  
 دو سال انہوں نے یوکوہما میں قیام کیا۔

۰۔ ۱۹۸۱ء کو وسیعے اور جاپان میں احمدیہ  
 صاحب زادہ احمد صاحب دلیل اعلیٰ دوکیان  
 شہہ ناگویا میں احمدیہ مشن کے مسلمان  
 کی خرید اور جماعت کے مرکزی مشن کے ٹاؤنیا  
 سے دوسرے میں بھی بارہ دو ہفتہ کا جماعتی  
 دورہ کیا۔ اس کی تفصیل الفضل میں شائع

## والا

اللہ تعالیٰ نے اپنے خلیل سے خاکار کے برادر نسبتی نرم رئیس الدین۔ واعظ ساز رہنے والے  
 (یونی) کو بتاریخ ۸ اگر تو ۱۹۸۱ء پر بیان طاعن ٹھاف بیانیت۔ جو اسی وجہ پر  
 صاحب ناظرا علی و امیر مقانی نسبتے ہے وہ تم ”حذیب“ ہے جو ہمیشہ نیت ہے۔ اسی وجہ پر  
 صاحب نے اس خوشی میں بطور شکرانہ فتنہ دہالتی ہے۔ جو اسی وجہ پر۔

لے دعا کی درخواست ہے۔

خاکار۔ نذریں اچھیں دو دیتیں۔

# وفات مسیح ناصری

عَلَيْهِ السَّلَامُ

از۔ مکرم مولوی عبدالرشید صاحب غصیاء مبلغ انچارج یو۔ پی

ہمارے اور ہمارے مخالفین کے درمیان یہ نادی اختلاف

جو ہوئے اور سب دلائل ہیچ ہیں اور اگر وہ درحقیقت  
قرآن نکل دے سے فوت شدہ ہیں تو ہمارے  
مخالف باطل ہیں اب قرآن درمیان میں  
ہے اس کو سوچو۔  
(راجشی تحریک گلہڑی ص ۱۲۶)

پھر سفر مانتے ہیں :-

”اے میرے دستو! اب میری آخری  
وصیت سنو! اور ایک راز کی بات کہتا ہوں  
اس کو خوب یاد رکھو۔ تم اپنے ان تمام سنایاں  
میں جو تمہیں عیسایوں سے پیش آئے ہیں ہر جا بلکہ  
لو۔ اور عیسایوں پر ثابت کر دو کہ درحقیقت سیع  
ابن مریم یہیں کے لئے قوت ہو گیا ہے۔  
اُن کے مذہب کا ایک ہی شکون ہے اور وہ  
یہ کوہی بُنک سیع ابن مریم آسمان پر بیٹھا ہے۔  
اس شکون کو پاش پاش کر دو۔ پھر نظر اٹھا کر  
دیکھو کہ عیسائی مذہب دُنیا میں کہاں ہے چونکہ  
اللہ تعالیٰ بھی چاہتا ہے کہ اس شکون کو رینہ  
رینہ کر دے اور یورپ اور ایشیا میں توحید کی  
ہوا چلا۔ اس لئے اُس نے فتح بھیجا اور  
میرے پر اپنے خاص ہدایت نے ظاہر کیا کہ سیع  
ابن مریم فوت ہو چکا ہے؟“

راز الادبام حقہ اول

”اُن کے مذہب کا ایک ہی شکون ہے جو اس عینگ کے لئے بنیادی  
حیثیت رکھتا ہے یہ وہ حریب ہے جس کے ساتھ  
عیسایت کی بھی نہیں سکتی بلکہ اس کے ذریعہ  
اس کی موت یقینی ہے۔ حضرت اقدس امرالمؤمنین  
خلیفہ المیمع الرابع ایدہ اللہ الدودو نے بھی اپنے ایک  
حالیہ خطبہ جو میں جماعت کو اسی امر کی جانب  
توجه دلانی ہے۔ فرمایا:-

”..... غرض ادفع بالحق ہی  
احوت کے تابع ہر احمدی جو داعی  
اللہ بنیادی چاہتا ہے اس کو پہلے  
تمام اختلافی سائل کی کوئی ایک دلیل  
جس لینی چاہیے۔ لیکن وہ دلیل پعنی  
چاہیے جس پر وہ ذہنی اور علمی لحاظ  
سے خوب ہبھا جا سکتا ہو۔ اور شروع میں  
اپنے علم کوہتہ زیادہ نہ پھیلائے۔ یہ بعد کی  
باتیں ہیں۔ فی الحال تو سبے قوی دلیل دفات  
سیع کی ہے۔“

ریدر ۲۲ ہر توک عشر ص ۲۲۳ کالم ع۲

لپس سیدنا حضرت سیع موعود علیہ السلام کی  
تائیدی وصیت اور سیدنا حضرت اقدس خلیفہ  
المیمع الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد گوانی  
کی تعلیم میں آئیے ہم سب خدا کا نام لے کر تبلیغی  
جهاد کے میدان علی میں یہ حریب لے کر اُتریں  
اور اعلال صالح جما لاتے ہوئے خدمت اسلام میں  
لگ جائیں۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت کے  
جلوے اس رنگ میں ظاہر کرتا چلا جائیکا کہ دُنیا  
حریان رہ جائے گی اور بالآخر اسلام و حضرت کی  
آخونش میں پناہ لیتے ہو جبور ہو گی۔ ارشاد اللہ  
قدوا نصر و الغزیر پڑا۔

ایجاد دین اور قیام شریعت کے لئے اللہ تعالیٰ  
نے موجودہ زمانہ میں جماعت کو مکمل کیا ہے۔  
اُس کا نام جماعت احمدیہ ہے۔ اس جماعت کا  
حقیقی اسلام سے ہر طور کے توکوئی نیا مذہب  
ہے اور نہ ہی کوئی نیا کلمہ ہے۔ بلکہ یہ جماعت  
اسلام اور بانی اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی اشاعت اور خدمت  
ہی کو اپنی زندگی کا مقصد و نصب العین بھیتی ہے۔  
جماعت احمدیہ کا یہ نام پاک نوشتوں کے عین  
مطابق ہونے کی وجہ سے صداقت اسلام کا  
زندہ شہوت ہے چنانچہ فقہ حنفی کے مسلم امام  
اور شارح مشکوہ شریف حضرت امام علی  
القاریؒ نے تہرہ فرقوں والی مشہور حدیث  
نبویؐ کی شرح میں خردیؓ کو ”الْقَرْقَةُ التَّأْجِيَةُ  
هُمُّ أَخْلَقُ النَّسْنَةَ بِبَيْنَاءِ الْمُحَمَّدِيَّةِ  
وَالظَّرِيقَةُ النَّعْقِيَّةُ الْأَخْمَدِيَّةِ۔“ یعنی  
نامی فرقہ اہل سنت کا وہ فرقہ ہے جو مقدس  
طریقؓ احمدیہ پر نگاہ میں ہو گا۔ چنانچہ بانی  
مسلم عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

”اس فریقہ کا نام مسلمان فرقہ احمدیہ اس  
لئے رکھا گیا ہے کہ ہمارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم  
کے درنام تھے ایک مجدد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور  
دوسری احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اسم نجد  
جلائی نام تھا۔ اس میں یہ محنی پشت کوئی  
تحقیق کا خلفت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے  
کوتولوار کی نژادی کے جنہوں نے تکوار کے  
صالح اسلام پر حملہ کیا اور صد بانی مسلمانوں کو  
قتل کیا لیکن اسم احمد جمالی نام تھا جس کا  
مطلوب تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُنیا  
میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے۔ سو خدا نے  
ان دوناموں کی اس طرح تقییم کی کہ اول آخر  
صلی اللہ علیہ وسلم کی کمی زندگی میں اسی اسم احمد کا ظہور  
تھا اور ہر طرح سے صبر اور مستکبیاً ہی تعلیم  
تھی اور پھر مدینہ کی زندگی میں اسی نجد کا ظہور  
ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور  
مصلحت نے ضروری سمجھی۔ لیکن یہ پشت کوئی کی  
گئی تھی کہ آخری زمانہ میں پھر اسی اسم احمد ظہور  
کر لیا اور ایسا شخص ظاہر ہو گا جس کے ذریعہ  
سے احمدی صفات لیعنی جمالی صفات ظہور  
میں آئیں گی۔ اور تمام نڑاٹیوں کا خاتمہ ہو جا  
گا۔ تاہر شخص یہ نام من کے یہ سمجھے  
کہ یہ فرقہ دُنیا میں آشتی اور صلح پھیلانے  
آیا۔ اور جنگ اور لڑائی سے اس فرقہ  
کو کچھ سرد کا نہیں۔ سو اے دکتو ایں یہ لوگوں  
کو ہر ہر بارہ پڑھو۔“ (تفہیم المکار ص ۱۷۴)

ان عقاید کے ہوتے ہوئے طبعاً یہ سوال  
پیدا ہوتا ہے کہ پھر وہ کون سے اختلافات  
ہیں جو ہمارے اور ہمارے مسلمان بھائیوں کے  
درمیان ما بہ التنزاع ہیں اور جن کی وجہ سے  
وہ ہمیں مسلمان نہیں سمجھتے؟ اگر غور سے دیکھا  
جاتے تو سو اے ایک حقیقی اور بنیادی اختلاف  
کے کوئی اختلاف نہیں اور وہ اختلاف صرف  
دفات و حیات سیع کا مسئلہ ہے۔ جو  
صادقت احمدیت کے لئے ہمیں جمیعت کا حامل  
ہے۔ چنانچہ بانی مسلم عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

”یاد رہے کہ ہمارے اور ہمارے مخالفین کے  
کثیر میں اُن کی تبر کا بیان و قطعی تاریخی ثبوت  
ایسی مایہ ناز کتاب ”سیع بن مسند و سنتان میں“ میں  
پیش فرمایا۔ اور علاد اامت اور سیع بُنیا کے

## منقولات

## بِلَّا تَبْسِرُ

۱) جبکہ خلاف قادیانی ہونے کا پروپریگنڈ اسی منقلا کے حکت کیا گیا ہے، محدثینیہ الخ

اب فواہوں اور سربراہی کا نزدیکوں کے کام جو حقیقتی امور میں اور مولانا اسفندیار کا بیان کرنا چاہیے ارنومبر رب رسید امامت۔ یاد جو میر سر بر موصی اور مولانا محمد اسماعیل نے وہ ناظر ہے جیسا کہ صدر جزل محمد ضمیاء الحق کے وصیان کا خیر مقدم کیا ہے جس میں انہوں نے واضح افراط میں اعلان کیا ہے کہ دہ قادیانی نہیں پھیلے اور قادیانیوں کی نظر کی وجہ ایسے اور قادیانیوں کو کافروں سے بھی بدتر قرار دیا ہے۔ وہ سواداعتمام حلقہ ایسٹ کے اچھے کے اتحادیوں کی سے خطاپ کر رہے تھے۔ انہوں نے وہ جرأت منداش اعلان پر صدر مملکت کو مبارکا دیش کی ہے اور اکہا ہے کہ اس سے ان تمام افواہوں اور پروپریگنڈ سے کا نزدیکوں نے کام جو اس سلطے میں اور خاص طور پر عقیدت کے سلطے میں پیش کی جائی تھیں۔ انہوں نے امید خاہر کی کہ مک میں غوثاً اور سندھ میں خصوصاً لوگ صدر مفترم کے عقیدتے کے بارے میں اس اعلان سے ملکتی ہو گئے ہو گئے۔ سواداعتمام کے رہنماؤں نے مزید کہ کہ صدر مفترم کے اعلان سے تمام شکوک و شبہات ڈور ہو گئے اور صدر کی ذات کے بارے پر بات صاف ہو گئی۔ لیکن اب ان کے لئے اندیشہ بھی پڑھ گئے ہیں۔..... (جگ، اہر نومبر ۱۹۸۲ء)

وہی میں منعقدہ دولت مشترک کے سربراہوں کی کاغذیں کے موقع پر

## جماعتِ احمدیہ کی کامیاب تبلیغی مسائی

دولت مشترک کے سربراہوں کی کاغذیں کے موقع پر مولانا اہر نومبر ۱۹۸۲ء  
پوری دنیا کی توجہ کے مرکز بنتے رہے۔ حکومت ہند نے بھی اس کا فخر کیا۔ جماعتِ احمدیہ کی یہ روایت رہی ہے کہ دہ ایسے  
بنائے میں کوئی دقیقہ فرد کی ذات نہیں کیا۔ جماعتِ احمدیہ کی یہ روایت رہی ہے کہ دہ ایسے  
کسی بھی تبلیغی موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ چنانچہ اسی موقع پر بھی کاغذیں کے اللہ قادر  
سے قبل محترم ناظر صاحب دعوہ و تبلیغ نے وسیم پیارا پر تبلیغ اور آیتیم لڑپر کے نے کرم مولی  
محمد الغام صاحب غوری صدر مجلس خدام اولادیہ مرکزیہ کرم مولی عنایت اللہ صاحب تشریف  
انچارج لٹپور برائی کرم مولوی خود حمید صاحب کو شریعت سلسلہ احمدیہ مسلمی اور کرم مولوی یعنی  
صاحب نیکر پر مشتمل ایک وفد کی تکمیل کی جس کے تمام اراکین مولوی اہر نومبر تک دہلی پہنچ  
گئے یکم سید آفتاب احمد صاحب۔ کرم سید برکات الحمد صاحب اور کرم ڈاکٹر عبد المطلب صاحب  
بعد کے مشورہ سے مجوزہ پروگرام کے مطابق جماعت کی طرف سے ان مہرلوں کو مخصوص رکھتے  
ہوئے جن کا دولت مشترک کو سامنا ہے انکریزی میں ایک پینماں تیار کر کے معنی کا عذر پر  
شائع کیا گیا۔ اسی طرح دولت مشترک کے پرستہ مالک کا تعلق چونکہ عیاشیت ہے ہے سے  
انکریزی میں ایک اور اشتہار لعنوان VISIT ANOTHER WONDER IN INDIA  
TOMB OF JESUS CHRIST۔ طبع کرایا گیا۔ ازان بعد ان ہر دو اشتہار دامت  
انگریز ترجمہ قرآن مجید، اسلام کا اقتصادی نظام، الاف آف مدد اور دیگر کتب پر مشتمل خوبیت

پیکنٹ تیار کر کے انہیں بڑھانے آئیں کہیں اپنے اسرائیلی اور دو دوست مشترک کے انکے مقابل  
پیشتر سفارت خاونوں کے توسط سے سربراہان مملکتِ انگلینڈ پہنچا یا گیا۔ امر باعث طلاقیت پیشہ  
بیشتر سفارت خاونوں کے منتظرین نے ہمارا پتخت حرف خوشی سے قبول کیا یعنی پھیلی اپنے سربراہوں کے  
پہنچانے کا یقین بھی دلایا۔ علاوه ازیں پر گتی میدان میں منعقدہ میں انماقابی مدنظریہ فریضی تحریر  
فرانس، چین اور ایچوپیا اور غیرہ مالک کے سربراہوں کو بھی ان کے مددت خاونوں شرکتیں سخا  
فرٹیچر پہنچا یا گیا۔ علاوه ازیں، دو دوست مشترک کے رکن مالک کے علاوہ امریکہ، روس، چین، پاکستان  
وال خلائق جامیں مسجد اشو کا ہوئی، اپنے بھوٹ اور تاج ہوئی کے لگ دلخواہ عین بھی قریبی خداوند اسی طبقے  
سنگیدہ طبقے میں وسیع پسخانہ پر لڑکی تھیں کی کوئی تبلیغ ہم طمعہ یہ رکھا ہے تھا کہ یہ دو دوست  
آئے ہوئے خدام کے دو دو دیں کے سخاون سے اعیامِ دی گئی۔ فیزِ احمد مسٹر لٹلہ، حسن ٹیکس

ہمارے اس تبلیغی پروگرام پر جمیں اغارا کے وکیل مبلغ نے چین، سورج، استریلیا، نیوزیلینڈ،  
وہاں سبزی و طیور خداونوں نے اس امر پر اتفاقی تحریر وہ سمعیا ہے کہ ایجاد جو کہ ملک میں  
کی تمام تنظیمیں جہلم اور دوسری غیر اسلامی دشمنیات کے لئے جراحتیں بھی ہیں میں اسی طبقے  
جماعتِ احمدیہ ہی ہے جسے یہ دعمن سواد ہے کہ تباہی کا کوئی موقع یعنی یا تھا ہے ستیج ہے  
جسے۔ جہاں تک رسائی ہو دیاں تک پہنچا جائے اور سیخام حقیقتی یا جائے  
اس موقع پر وحد کے مشورہ سے کرم دہکڑ عبید و خند صاحب پلڈ قدمیکل یعنیں دھڑکنے پر اجرا  
کی۔ چنانچہ روپہ نامہ پر تاتوں دہمی نے ملک مصنون دستخواہ کو تقریں۔ ”حمد یہی جو حکل  
میں“ کے عنوان سے یہ خیر شائع ہے۔

”دہمی“ اہر نومبر احمدیہ مسلم اور کتابیں قادیانیہ (لنجاب) نے نامہ میں اپنے تقریں

جن لوگوں نے یہ فتنہ کھڑا کیا ہے روزی قیامت میزے ہاتھ ان کے گیاں اول بھنوں  
صلیبے والد کو سادج عصر قادیانیوں کے خلاف جدوجہد میں گئے  
کاچی ۲۰ افریم بر اسٹاٹ میٹھ علیہ کلم کو بنی آخر الزمان سمجھتے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کو جو ختم بتوت پر لقین تمہیں  
رکھتے یا خود کوئی تصور کرتے ہیں واپرہ اسلام سے خارج نہیں کرتے ہیں اور ان کے لئے اگر کافر سے بھی  
زیادہ کوئی سخت لفظ موجود ہے تو وہ ان کے لئے وہ بھی استعمال کرنے کو تیار ہیں۔ صدر نے اس بات کا  
اعلان آج مقامی ہوٹل میں فرانس کلب کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی بادی عالمی کی تعاریف تقریبہ  
میں دارالعلوم کاچی کے پیغمبر فتح عثمانی کی تقریب کے درمیان اس سوال کے جواب میں لیا کہ ان  
کے خلاف بعض علماء یہ پروپریگنڈا کو دہ میں تھا اور ان کے دیا جائے  
کہ آپ قادیانیوں اور ان کے جعلی عبیوں کو کافر قرار دیتے ہیں تو اس سے اس فتنہ کی سربوی ہو سکتی  
ہے صدر نے کہا کہ یہاں بعض لوگ یہ سبجو ہوئے جو میرے والد خدا کا بڑی مرحوم کو جانتے ہیں ان کی  
ساری عمر سرکاری طرز میں خادم کلب کے ساتھ قادیانیوں کے خلاف جدوجہد کرتے ہوئے کناری۔ دہ

قادیانیت کو انکریز کا گھر کیا ہوا فتنہ سمجھتے ہیں ان کا بیٹا ہوئیں یہ کچھ پوکلتا ہے کہ میں قادیانی  
ہو جاؤں یا ان کی حمایت کروں۔ میں انہیں کافر تو کیا اس سے بھی بڑی چیز ہو تو کچھ کو تیار ہوں۔  
صدر نے کہا کہ میں گناہگار ضرور ہوں لیکن ختم بتوت کے عقیدے پر بخشنی متعین رکھنے والا مسلمان  
ہوں۔ انہوں نے مفتی رفیع عثمانی سے کہا کہ میرے اس اعلان کے باوجود میرے خلاف یہ بے بنیاد  
فتنه ختم نہیں ہو گا۔ یہ سیاسی فتنہ ہے جو بعض علماء نے میرے خلاف کھڑا کیا ہے۔ قیامت  
کے دن میرے ہاتھ ان فتنے پر داڑوں کے گمیاں ہوں گے میں بہر فال ان کی ہدایت  
کے لئے ذخایہ کر سکتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اگر کوئی اس امر کی ضمانت دے کہ میں جنگِ دنواز  
وقت؟ اور ”شرق“ میں ایک پورے صفو کا اشتہار دوں جس میں اعلان ہو کر دیکھیں قادیانی نہیں لور  
میں قادیانیوں کو کافر سمجھتا ہوں؟ اور یہ فتنہ فتم ہو جائے تو میں ایسا کہ نہ کوئی تیار ہوں  
لیکن یہ فتنہ پھر بھی جاری رہے گا۔ بعد میں روانگی سے قبل اخبار نویس سے بات چیز کہتے  
ہوئے ایک اخبار نویس کے سوال کے جواب میں صدر نے کہا کہ انہیں قادیانی کہنے کا فتنہ  
جعیت حلائے اسلام جیسی مذہبی جماعت کے علاوے دین نے شروع کیا ہے جسے دہ سیاسی  
فائدے کے لئے استعمال کرنا چاہتے ہیں؟ ”روز نامہ جنگ“ کاچی ”ار فومبر ۱۹۸۲ء“

## ۲) قادیانی بلازمیں کی تفصیلات طلب کرنے کے سرکاری اقليم کا خیز مقعدم

علماء سے بھی معلوماً عامل کی جانب تک قادیانیوں کو سازش کا موقع مطلع ہو مولانا اسفندیار کا بیان  
کاچی ”اہر نومبر رب رسید اساداعتمام“ میں فتنے کے جزوں سیکریٹری مولانا اسفلدیار نے اس اخبار سے  
اطلاع کو قابل تحسین اقدم قرار دیا ہے جس کے مطابق حکومت نے سرکاری اور خود حفظدار اداروں سے  
ایک سرکمل کے ذریعے قادیانی بلازمیں کی تفصیلی معلومات طلب کی ہے۔ آج یہاں جاری کئے گئے ایک  
سیان میں انہوں نے کہا کہ جب صدر مملکت جزل محمد ضمیاء الحق نے یہ تلفیض اعلان کیا تھا کہ میں قادیانیوں  
کو کافروں سے بذریعہ سمجھتا ہوں تو سواداعتمام ایذاست نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول  
کروائی تھی کہ حکومت کے اب قادیانیوں پر کڑا لے رکھ رکھے اور ان کو اہم کلیدی ہدود سے بر طرف  
کر دے۔ مولانا نے کہا کہ حکومت کی یہ کارروائی وقت کے عین مطابق ہے لیکن اس مطلعے میں  
صرف سرکاری اور خود حفظدار اداروں کی پورا مسئلہ پر اکتفا نہ کیا جائے۔ مولانا محمد اسماعیل نے اسے  
کہا ہے کہ علماء قادیانیوں اور ان کی سرگرمیوں پر مسئلہ نظر رکھتے رہے ہیں۔ ان کے پاس کافی  
معلومات پر یہہ سلسلہ میں موجود ہیں ان سے بھی معلومات حاصل کی جائیں تاکہ آئندہ کسی  
قادیانی کو اپنے اتر و رسوخ کی وجہ سے ملک میں سازشوں کا موقع نہ طے انہوں نے سلطابہ کیا کہ  
سرکاری اور خود حفظدار اداروں میں غلط عقائد رکھتے دے تحریک کاروں کا بھی سروں کیا جائے  
جنہوں نے اپنے منصب سے ہمیشہ ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے حکومت کے اداروں کو اپنے  
غلط عقائد و افکار پسیلانے کے لئے استعمال کیا ہے۔ (جگ، اہر نومبر ۱۹۸۲ء)

## ۳) صدر نے قادیانیوں کی مددت کر کے تمام شکوک و شبہا دوڑ کر دیئے

آخوند قسمی اند علیه سلم کنی آنکه می بخان هشگردی بچشم جاید

کو کوئی پیشگوئی کا خصمہ ہے وہ ملکہ جہنم  
پر نے حضرت علیہ السلام کی طلاق اٹھاتے ہے۔  
میں اپنے سینہ پر دارست ہو کر جو صورت  
کی دوستی کو جاندی تھی اسکے  
یہ باہر پڑتے ہے کہ وہ اپنے منی  
حربیت کا پتہ دے جس نے اسی  
کوف خوف کو اپنے نے فتح  
لکھ رہا ہے اور جب تو اسی قیادتی  
ہونا چاہیے۔ اور حرف اکھی حضرت  
یعنی گوکار کا یہ سلسلہ کی اگلی کتاب  
پیش کی جائے جس نے مہدی مولود  
ہونے کا درجہ بندی کیا ہے اسی نیزہ کی طبق  
یہ کوف خوف کو فتح جو حضرت مسیح دادخوش  
کو کوف خوارہ تاریخون کے حافظ ہو چکے  
ہے یعنی سپاہی لائن کا سپاہی لائن فی  
خون کوف میزانہ میں تربیہ ہوا ہے  
اسی سے بخشہ نیس بیگ نوشت کے  
لئے پر ایک علی کے حقیقی ہر فردیک  
ملغع ہے۔ حدیث نے ایک علی حضرت  
کے وقت میں اپنے سینہ پر دارست ہے  
کر کے اپنی صفت دار خدا کو غصہ کر دیا  
(عیشہ درود فتح مسیح)

حضرت پادشاه اس کے کو سمجھا تھا پسند کرنے والا  
دیکھنے کے علاوہ اور مانی ٹینی بھی دستیابی کے  
لئے پیش کی ہوتے ہیں لیکن تاریخ تک کافی نہیں کر سکن کر  
تاہب پسندیق ہے۔ اور یہ سفر کو کم مدد و مددیت  
چھپو جو اسے اپنے مذاقت کے نیلان کے طور  
پر پہنچ کرے۔ اس لگن کو دادا گیرنے پا  
تھی اسی چون بیرون کے سفر کو کم خوبصورتی کا شک  
طیور کشم نے اپنے پاس سے ہدایت کے طور  
نشان فضومی فرمایا تھا اللهم صلی اللہ علی سیدنا  
alon محمد اولیٰ الہ کشم۔

حضرت سیف الدین طیبہ الصلاحۃ الشام فرماتے ہیں :-  
”جسے اس خدا کا نام ہے جس کے ہاتھیں یہ ری  
جاندے ہے کاس نبیی تصدیق کے نئے آہن  
پر یہ نہ نکلا ہر کیا ہے اماں وقت نہ ہر کیا  
ہے جسکو وہ بیکار نہیں بیڑا نہ دجال نہ کتاب پر  
اکثر کھاتا ہے۔ جسے یہ نشان دیا گیا ہے  
جو امام سے ہے کہ اس وقت تک کسی کو نہیں دیا  
گی غرض یہ خاتم کعبہ میں کھلا ہو کر قسم کی عالمت  
ہوں کر یہ نشان یہ ری تصدیق کے ہے ہے۔“  
(تختہ نور دیر سفر ۲۳۴)

پر پڑھنے کو اکام میلہ آپ سعفنا تے ہے یہ ہو۔  
یاد رجھ مر دا نے کر قاتھ تو آچکا  
دیہ دا ذمہ کو شمس دہ قمر بھی پت چکا  
ایک گھنٹہ کس ۵۰۰ تے ڈرام تے ہیں:-

اے بندگان حلا فلار و اور سوچ کیا تمہارے  
نرمیک جائز ہے کہ صدھی نوبتا دم بہ اور  
شام میں پیدا ہو اعلان کات ان چارس  
لکھ بینا لایا پر جادہ تم جانتے ہو کہ حکمت ہے  
نشان کرو اس کے ایں سے چھڑا نہیں  
کرتی پس یہو نظر ٹھن ہے کہیں کو تو  
میں ہواہ اس کائنات می خوشی ہے  
ہوا دیکھا رے لے اسی تکہ کافی ہے  
اگر تم طالب حق ہو ہے  
گرہیون کے اقسام ہوتے ہیں بعض خدیت  
ہوتے ہیں بعض ندیں ملک Mitchell & ملک  
نے اپنی کتاب *Eclipses of the Sun*  
میں ہر جی گرہ کے خدا اقسام کا ذکر کیا ہے۔  
(partial, annular, annular  
lunar-totum, total)

(J.A. Mitchell: *Eclipses of the Sun* columbia university press, New York, 5th edit. 1951, page 53)

۱۸۹۲ء کا سورج گرہن تیسرا قسم کا تھا۔  
سورج گرہن کی تاریخی صرف نہیں سورج  
گرہنوں کے مقامات کو صفاہ کے خلیوں، کھنڈ  
یں ہیں۔ پچھلے ۱۸۹۰ء کا سورج گرہن نہیں قسم کا تھا  
ہذا اس کو سورج گرہن کہا گیا ہے اپنے صفاہیں  
شامل کیا ہے۔

حضرت مسیح واحد علیہ السلام نے اس سفر  
گھر ہن کی گیافت کا پہنچ کر بے نور المحت میں اسی طرح  
ذکر فرمایا ہے ۔ ۱

”قرآن مجید نے کوف کو کوف کے لفظ  
خوبی بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کی طرف  
اشارہ کرے یعنی کہ یہ مدد حاگر ہن جو بید  
چند گز ہن کے پوا یہ ایک پلٹر محتوی اور  
تاریخ العصیر خواہ اور اگر قیامت کو فتنہ  
گزی ہی طلب کر رہا ہے یا مشہد کرنے  
والیں کو چاہتا ہے پس اس امور حکم گز ہن  
کی مدد فراہم کر اور اشکال غیبہ شاہزادہ  
چلا ہے پھر مجیہ اس بدد میں وہ خبر کفايت  
کرنا ہے جو دو مشہدو اور تمثیل اخبار  
یعنی پائیز اور سول مدرسی اور ترمذ میں لکھی  
گئی ہے۔“

جیسا کہ حدیث شریف کے الفاظ کا ان سلسلہ میں  
سے واضح ہے کہ سوچ اور چاند گرسن کا فلان  
مہمی کے فائدہ کے لئے ہے مفعول و معان کے مقابلے  
میں سوچ چاند گرسن ہر جو تاریخی اہمیت پہنچ رکھتے

کے ہو تو قدر یہ ایک دشمن ہاڑ تھیم کیا ہے جس میں دلی آئنے والے تمریماں سے اپنی کمی ہے کہ اگر انہیں دینا میکتے تو نہیں لے لے سکتے اسی لئے اسی وجہ پر مقصود ہے تو عرف اسلامی عطا فروہ کہا جاتے ہیں پس پر کر سکتے ہوں گے۔ مسٹر احمدیہ خواجہ حادثت میں ایک بیان میں اس بحث کی تکمیل یافتہ کی ہے کہ مسکونی میں احمدیہ کو تو مسلمانوں پر پہنچنے کے علاوہ انہوں نہ چھوڑ دیا جاؤ اور ہر سب کو کوئی بخوبی و نکامہ سارا انسان کیا جائے جو اسے جماعت کے درخواستوں پر عطا فرمائے۔ مرتضیٰ احمد کو اور دو بیٹھیوں دا خلی ہر دنے کی اجلاستہ خدمتی کی۔ یہ روز باری ۵۰ ہزار روپیہ کا ڈرامہ الہ تعالیٰ سے چھوڑ دیا جائے کیونکہ خداوند مولیٰ میں بخوبی اور بے امہم بورکت عطا فرمائے۔ اور ان کے اپنے اور پرورش تاریخ پر ہر قرآنے اور آئینہِ اسلام پر بننا۔

## وقفیه پریکار و سعی کام

سینا حضرت مصلح دہلویؒ و قطب جوہرؒ کے سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ:-

بخاری حادثت ہے اگر تھی کہ ناچاہتی ہے تو اسکی کو۔ بخاری طرف  
میرشتوں صلاح کا پولن پیش کاہئے گا۔ بھال بھک کے کوئی لارڈ کو کہا  
نظام ایسا نہ ہے جو کوئی میرشتوں صلاح کی کوئی شانخ نہ ہے۔ اب سہر  
غمروں ہر چھپڑتے ہوئے پھنسنا پڑے گا۔ ہر جگہ ایسے آدمی خود کر دیئے  
جائیں جو اسی کے لئے لوگوں کے ہندو رہیں اور ایسے بیڈ کام کریں۔ اسکے  
ذریعہ کاؤں ہیں اور جو تکمیلی آذان پیش کی جائے یہ لکھ دو۔ ہر ٹھہر تک دو۔ اور پھر جو  
فائزہ (لکھ دو) چھوڑ دیا جائے پیغام (الفضل ۷۴)

گھوپا دئے۔ جدید کے لئے جو بڑا ترقیتی علاوہ ہے، جو دلکش اسی کے ملکہ مالک اخراجی کی بھی بہت زیادہ ہوتے  
ہیں۔ احبابِ فنا کی طبقہ پر سبب باندھ کر سکتے توہنہ سبب باندھ کر سمجھدا ہم اللہ احسنے اچھا ہاں۔  
(انجیل ایضاً وقفِ حدیث طیبین)

وَرَبِّيْنَ لَهُمْ وَرَبِّيْنَ لَهُمْ

(۱) مذہبیہ کو بعد نماز عصر سکھم سید امداد علی صاحب ابن مکرم سید منقول علی صاحبہ بنکن  
شیخہ جو کسی نا امرکرہ کی تقریبہ شادی عزیزیہ نکر رہ تھوڑہ شرکت سید عاصمہ بنت سکھم فائزہ خلام ربانی خانہ  
دیش کے ساتھ قادیانی میں مل دیں آئی۔ حب پر گرام پہنچنے میجان فدائی کو افرینہ میں مکرم رہنما شریف  
احمد صاحب الحمد ناظر احمد عاصم نے قدمت کلام پاک اور نظم خوبی سے کیا اجتماعی دعا کرائی۔ اس کے بعد  
بادات مکھم فائزہ خلام ربانی صاحب لے دکان پر گئی جہاں دعاہای کی پھوٹی۔ محدودتہ کلام پاک، احمد  
نظم خوانی کے بعد نظم صاحبزادہ مرزا دیسم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر متعالی نے اجتماعی دعا کرائی اسی  
اعظیبے کے تقریبہ دہمن کرد خدمت کی گئی۔

بودہ ہے اس کو تعلیم الاسم ہائی اسکول میں کام سید ستھرولی صاحب نے پانچ صد کے قریب  
بھاگ دستورات کراپنے بیٹے کا دعویٰ دیکھ پڑیا۔ کام سید ستھرولی صاحب منظوق  
کے اس موقع پر مبلغ ۱۰۰۰ روپے مختلف ذات میہدا کئے گئے تیرہ سو لکھ روپے۔

(۲۵)۔ مولانا خیریہ کو عزیز نکون تعمیر احمد صاحب خداوند ابن حکم مودی ریٹائر احمد صاحب خادم جنبد ملک نے خداوند  
مرجع پیغمبر کی تحریر بے شاوی عزیز نہ مکمل طاہر یعنی صاحبہ بنت حکم مودی مسجد اعلیٰ صاحب کے ساتھ رہتے  
کئے گئے میں ملیں ہیں آئی۔ ۱۹۷۷ء کو بعد نہاد احمد سید سعید سعید کے میں مدد بخداں پیشوں اور کارڈ رنکن خان  
کے بعد فتحم صاحبزادہ مرزا ادیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ عالیہ میر مقامی نے اجتنامی دعا کا لائے اور  
روز بیانات خادیان سے چشتہ کشمکش کے لئے فراہم کیا گیا۔ چھ ماہ سید مفضل عربی میر سید احمد  
مسنون اللہین صاحب صدر جماعت احمدیہ جنم کوئے نے اجتنامی دعا کیا۔ احمد مودودی خداوند سے  
وہ من کے سید اور دلیس خادیان سمجھا۔

**بدر کی اعانت اور تو سیع اشاعت آپ کا جماعتی  
و فرم سے :**

## خصوصی پیغامات - بقیہ

\*۔ ہبادا شر کے سب سے کثیر الاشاعت مراٹھی روڈ نامہ "دوكستا" نے دری ذیل تحقیقت افسوس افراحت پر چشم کیا ہے:-

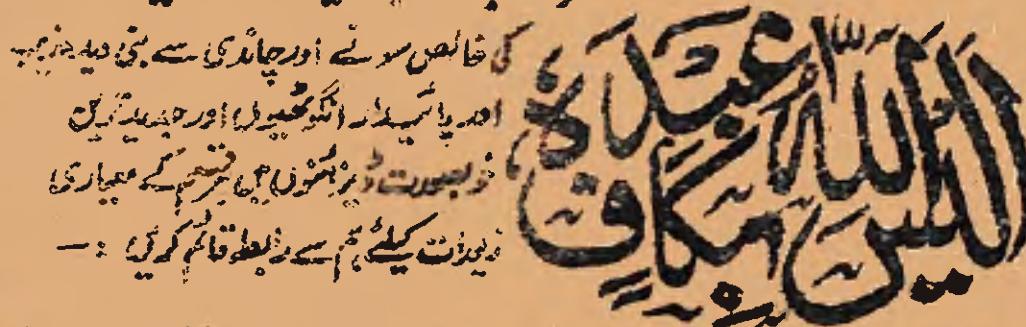
\*۔ جناب من بن سلمہ پیدی میر آف بیشنی نے جماعت احمدیہ کی طرف سے ۲۳ اکتوبر کو منعقد جلسہ پیشوایان مذکورین افتتاحی تقریب کئے ہوئے فرمایا:-  
 "یہ خوشی کی بات ہے کہ احمدیہ جماعت جو بھارت کے کئے کئے ہیں ہے، انہوں نے بھی ٹھہر میں اپنا پروردگار رکھا۔ آج وہ وقت کی اہم ضرورت یہ ہے کہ ہم خدا کی یاد کریں۔ اور چھر بہب تو آپس میں دن بہنیں سکھتا۔ بلکہ بہب تو ہم اور مذاکھات ہے۔ جماعت احمدیہ نے بھی ٹھہر میں اپنا بیرون جعلہ پیشوایان مذکورین افتتاحی کا کھلائے اے کا خوشگوار اٹھ علیٰ شر پر ضرور پڑتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کا شکر یہ ادا کرنا ہو گا جس نے مجھے اس بھی ہیں ترکت کرنے اور افتتاحی خطاب کا موتعہ دیا۔"

## جماعت و ایام کے شہماں شاہ قابلِ اعیان مثال

ہندوی تعبیات کی روشنی میں آئیں کی رو سے قائم شدہ حکومت کی اطاعت اور امورِ ملکت کی اپنے بھی بھی مکمل تعاون دینا جماعت احمدیہ کا مخفیہ رہہ انتیاز رہا ہے۔ تاریخ احمدیت ایسی بھی شاخہ، تسلیم اور تحریک کا سچھ کی جو پہنچ خداوت و ترقی کے فرشتے۔ تعاون کی کوئی تحریک، ایک افسوس جماعت سے اس سے بخوبی خارج کی جاتی رہی۔ ایسا پہنچ جمیع حقوق کے تکمیل کے لئے تحریکی کا ادارہ دیوبیون میں جو شہر پرستہ کی بحاسنے، بیانیت قانون اور صدیکی کا سہاواری ہے۔ ایک فرع کی ایک تازہ مثالی ایک جنگ، پردازش کے ہدایت پردازی کے ایک حکومت جید یا ہم سامنہ آؤ جسکے مہمی حکومت کے ہاذین کی ریاست میں ۶۰ ملکی مسلمانوں کی تحریک اور دن کے پہنچ پارے میں پڑے تھے جذبات پیدا ہوئے تھے اس بھی عیادتی میں۔ ایسے تھے احمدیہ فرقہ کے پارے میں پڑے تھے جذبات پیدا ہوئے تھے اس بھی عیادتی میں۔ ایسے تھے پاکستان کے پہنچ دنیوں کے خلاف فدائیوں کے خلاف فدائیوں کے تھے۔ اسی تھے مسلمانوں کے پاکستان کے پشمند یا لاپور میں قائم ایوان کے خلاف فدائیوں کے تھے۔ پاکستانی مسلمانوں کے احمدیہ فرقہ کے پارے میں تھے مسلمانوں کے خلاف فدائیوں کے تھے۔ مسلمانوں کے دناؤں میں جھوٹ نے احمدیوں کو تشریش کی تھے جوئے باقتدار متعصب ہو گئے۔ میکے کی سیمی جیب صورت حال ہے جماعتیں احمدی مسلمان میں احمدی مسلمان میں احمدی مسلمان میں فیریں میں۔

(ایک آرٹیکل)

ہم جماعت لالہ قادریان پر تشریف لائے۔ جدی جائز ہوئی کی خدمت میں  
وہی انبیار کے پاؤں پیش کرتے ہیں



رجبیر شکر کشمیر جیو لر ز شکر ایضاً مسجد اسٹھنہ قاویان

"صوْمَنْ" کو جائیے کہ وہ اپنے دُبُودے اپنے آپ کو کہا  
 تعالیٰ کی راہ میں دل اور ثابت کرے ہے!

(ملفوظات حضرت محدث اہم سعد علیہ السلام)

(پیشکش)

کوہ لوز پلنگ پرسن۔ چھتر بazar جید را باؤ۔ (آنحضر اپنے دیگر)

زد عالی سرکل۔ نظام شاہی روڈ جید را باؤ۔ ۱۰۰۰۰

\*۔ ہبادا شر کے سب سے کثیر الاشاعت مراٹھی روڈ نامہ "دوكستا" نے دری ذیل تحقیقت "تمیہان نکلوں مشرقی چنکا بھارت میں ہے۔ دیاں کے مذاعنام احمد قاویان نے اسی دی ہے کے وسط میں احمدیہ فرقہ کی بنیاد ڈالی۔ یہ فرقہ قرآن پر پورا عقین و عقیدہ برخاستا ہے۔ یہ فرقہ محمد اعلیٰ اسلامی اعلیٰ علیہ وسلم کا تیغہ بارہ مانتا ہے۔ پھر بھی وہ کفر و متعصب سمازوں کی نظر میں بکار کیوں ہی؟ یہ فرقہ قرآن کے بھنے کے سطافی محرر (اصح علیہ وسلم) کو خاتم النبیوں میں مانتا ہے۔ جو ایمان افتخار کا مخابر ہے۔ جس طرح میر دصلی اللہ علیہ وسلم سے قبل بہت سے بھی بزرے ہیں، ایک طبقہ اپنے کے بھبھی نے پیسا ہو سکتے ہیں۔ ہی سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درجہ میں سمجھنے پاٹھ کے درجہ شان میں کمی کاوش کئی سوال پر پیدا ہوئی ہوتا۔ ان کا احتیاز عزم و متعصب سمازوں کے وہ معاویہ شروعت بھی ہیں۔ ان پر قرآن یا کسی نازل ہڑا ہے۔ خاتم النبیوں کا مطلب تو یہ ہے سب سے افضل۔ سب سے عظیم۔ سب سے اونچا۔ قلبی نہیں کے ان جیاتیں کے متعصب سمازوں میں مخالف ہیں۔ اور متعصب مسلمانوں کے بھنے کے طابق خاتم النبیوں کے بھنے ہیں، ایسا نہیں کی اس کے بعد قاریقی فرقہ کے، ووگ بڑے بڑے عوہروں پر کام کرتے تھے۔

پاکستان پنچھے کے پہنچ کے بعد قاریقی فرقہ کے، ووگ بڑے بڑے عوہروں پر کام کرتے تھے۔ پاکستان کے پہنچے دنیوں خارجہ سرخمز العذر خان جیسی احمدیہ قاویان تھے۔ اسی تھے متعصب مسلمانوں میں احمدیہ فرقہ کے پارے میں پڑے تھے جذبات پیدا ہوئے تھے اس بھی عیادتی میں۔ ایسے تھے پاکستان کے پہنچ دنیوں میں قائم ایوان کے خلاف فدائیوں کے تھے۔ پاکستانی مسلمانوں کے احمدیہ فرقہ کے پارے میں قائم ایوان کے خلاف فدائیوں کے تھے۔ مسلمانوں کے دناؤں میں جھوٹ نے احمدیوں کو تشریش کی تھے جوئے باقتدار متعصب ہو گئے۔ میکے کی سیمی جیب صورت حال ہے جماعتیں احمدی مسلمان میں احمدی مسلمان میں فیریں میں۔

پچھے دنوں یہ اقوام گرم تھی کہ ضیا ماحق تو یعنی ہے سمازوں میں دھیانیکی کو ایک کے توحید ریوڑے کے کری پڑی۔ ایسا تو چلا ہی رہے گا۔ ہبیت اللہ عزیزی کی طرح کے، بھی اسیات رکھنے والوں کے چیلے جہاں چیلے ہیں، کس کو کافر کہا جانا بسی کہنا مشکل ہے۔ ایک بھنچی عقیدہ رکھنے والے مسلمان تائیوں اور تکریبوں کی بیران میں کسی نازک حالت سے۔ ایک کو چنگی خالیک اولاد اور کافر کہا جارہا ہے۔ ایسی شرمناک بات اور ازان محنی عاصب میں اپنے کے سروں پر تھوڑ دیا ہے۔ اسی وجہ سے ان لوگوں کو اپنے بھاؤ کے لئے روں جاتا پڑتا ہے۔ کنڑہ زدی احمدیہ فرقہ پیش کی تھی نازک حالت میں مسلمانوں کی ایشارتی کی یقینت اتنا ہی تکمیل ہے۔ درا قبال کا یقین بیہے ساختہ زربان پر رجتا ہے۔

زباؤ نگہ نظر نے مجھ کافر جاتا  
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلمان ہوں میں

"دوكستا" ۶۷ء (۱۹۸۴ء)

\*۔ شریستیش پیونک سیٹی شترپیرہ ناؤنگ۔ دلپیٹہ ہبادا شر کے والی ایم ہی اسے ہال بھی میں عنقرہ ۲۲ اکتوبر کی نشست میں تقریب کئے ہوئے فرمایا۔

"حدیہ کیوٹی کی طرف سے جو انسانیت کی خدمت کا جارجہ ہے یہ یہی اصل دھرم ہے۔

جماعت احمدیہ نے انسانیت کی خدمت کا جو ایک مثال ہبادا شر کی تمام تنظیموں اور ہبادا مجنون کے لئے قائم کہے۔ یہی اس کا ذکر ہے کہ وہ کوئی ہا... اپنے انسانیت و مذہب کے لئے جو کام کر رہے ہیں اگر اپنے کو اس سلسلے میں کسی وقت بھی میری معلمہ ضرورتے ہو تو جو یہیں گھنٹے میرے گھر کا دروازہ جماعت احمدیہ کے لئے گھلاب ہے۔ یہیں جماعت احمدیہ کا تکریر ہے ادا کرنا ہوں۔"

ہر ان پسندی مقدس عہد کو فدیں میں مستحضر رکھتے ہے:-  
**"میں دل کو وہا پر مقدم رکھوں گا۔"**  
 (منجھانجھے)

کوہ لوز پلنگ پرسن۔ چھتر بazar جید را باؤ۔ (آنحضر اپنے دیگر)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم۔ جو حوث کاہ کہاٹ اور گٹاہ آگ کی طرف سمجھتا ہے۔ (جیسا ہی)  
ملکوں کا انتشار نبی مودود علیہ السلام۔ پڑھنے جو حوث اور فرب کو سنن پچھڑا وہ میری جوحت ہے  
نہیں ہے۔ (کشخی نوح)

پیشکش کے۔

محمد ان اختر۔ نیاز سلطانزاد پارٹنرز

## مِنْ هُوشُسْ وَ

”فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے“ (صلواتہ حضرت ناصر الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ



الله شریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر،

## الْخَلِدُ الْيَكْرَانِكِسْ،

کوڈر روڈ۔ اسلام آباد کشمیر،

الْمَهْبَرُ شیو۔ فیروزی۔ اوسما پنسون اور سلامی شہین کی سیل ہو شروع۔

فون نمبر ۷۲۳۰۱

حیدر آباد میوہ

## الْمِلِيدُ دُهْمُورُ كَالِدُول

کی اطیفہ ان بخش، قابل بحر و صہ اور عیاری سروں کا دارمداد  
مسعود احمد ریسیرنگٹ ورکشاپ (آغا جہر و)  
نمبر ۱۶۔ ۱۔ ۱۶۰۸۶

AHMAD & CO.

250, ARDOT ROAD, MADRAS - 24. PHONE NO. 420381.  
STOCKISTS OF -  
• SHALIMAR PAINTS  
• ASIAN PAINTS  
• GARWARE PAINTS  
AND  
• SUPER SNOWCEM.

DEALERS IN -  
• HARDWARE PIPES FITTING.  
AND  
• SANITARY WARES  
ECT.

قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور بدایت کا وجہ ہے۔ (ملحقہ استبلڈ کشمیر)

فون نمبر ۷۲۹۵۹

## مَارِبُونِ مَلِيلِ دُهْمُورُ كَالِدُول

سپلائرز۔ کرشد بون۔ بون نیل۔ بون سینیوس۔ ہارن بون وغیرہ  
نمبر ۷۲۰۷۷۔ عقب کالا گردہ بیو۔ سیٹیشن۔ حیدر آباد ۱۶ (آغا جہر و پیش)

## لُوُهُ لُوُهُ دُهْمُورُ كَالِدُول

بھارت میں اعلیٰ قسم کی دیاسٹالائی بنائی و اسے دو مشہور طریقہ مارک کے۔

NO. 2 DELUXE QUALITY — AMBER —

پیش نمبر ۷۵۶۔ ۸۔ ۸۔ عیدی بازار۔ حیدر آباد ۱۶

## اپنی علموں کا ہول کو ذکر الی معمور کرو!

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمۃ اللہ تعالیٰ)



CALCUTTA - 15.

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ریشمیٹ ہوائی چیل نیز رہ بیلا شک اور کمپنیوں کے جوتے!

پیش کرتے ہیں:-

”الْخَيْرُ كُلُّهُ فِي الْقُرْآنِ“

ہر سم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے  
(اہم حدیث یعنی مسیح علیہ السلام)

THE JANTA

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.  
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.  
15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

PHONE: 23-9302

أَنْصَارُ اللَّهِ أَعْلَمُ

(حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم)

بخاری بیہقی پیغمبر اور حضرت پورنگھا - کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475

RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

”میل اوی ہوں“

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا۔  
”فتح اسلام“ مذکونہ تصنیف حضرت اقدسی یعنی مسیح علیہ السلام

(پیشکش)

لہری ٹاؤن میل } نمبر ۵-۲-۱۸  
جیور آباد - ۵۰۰۲۵۳

خدا کے نسل اور حرم کے نکانہ  
ہوا الناصح

سیاری سونا کے سیاری زیورات خرد نے اور  
بنوانے کے لئے تشریف لائی

الرُّوفُ حُجَّةُ الْمُرْسَلِ

خوش بر کلاں مارکیٹ نیوری ہشامی نام آباد کراچی - فون نمبر ۹۶۰۹۹

AUTOCENTRE نار کاپٹ  
23 - 52222 فون فربز -  
23 - 1652

آؤٹ ڈالر

۱۴ میسنگوہیں - کلکتہ - ۱۰۰۰۰

HM هندوستان موڑ لیٹھیڈے کے منتداشتہ تقسیم کار  
برائے : ایمیسٹر • بیڈ فورڈ • ڈرکر  
SKF پالے اور دوکر ٹیپیڈینگٹک ڈسٹری بیوٹش  
ہر سم کی ڈیزل اور پیروول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی یونہ جات دستیاب ہیں

Auto TRADERS.

16, MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

چھلے سک کپڑے

لہر کی سے گیوں

(حضرت خلیفۃ الرسالۃ رحمۃ اللہ علیہ)

پیشکش پر راز رپروڈکٹس ۲ تپسیاروڈ - کلکتہ ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 39.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS  
D/ NO. 2/54 (1)

MAHADEV PET,  
MADIKERI - 571201.

(KARNATAK)

یحیم کانگ انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE  
INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING  
MOHAMMEDAN CROSS LAIN  
MADANPURA,  
P.O. BOX: 4583.  
BOMBAY - 8.

ریگریں، فم چڑھے، جسن اور دیلویٹس سے تباہ کر دو ہیں۔ سیاری اور پائیدار سوٹ کیں۔  
بریف کیس، سکول بیگ، ایم بیگ، بینڈ بیگ (زنزانہ و مردانہ) بینڈ پس۔ سی ہی بس۔  
پاسپورٹ کور اور بیلیٹ کے میٹنگ بیگز ایند اور دیپلائرز۔

ہم اور ہمارا طیار

روزگار - موٹر سائیکل - سکوٹر کی خدمتی و فروخت اور تبادلہ  
کے لئے اٹو ونگز کی خدمات حاصل فراہیے!

AUTOWINGS,

32, SECOND MAIN ROAD,

C.I.T. COLONY,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. 76360.

الروں

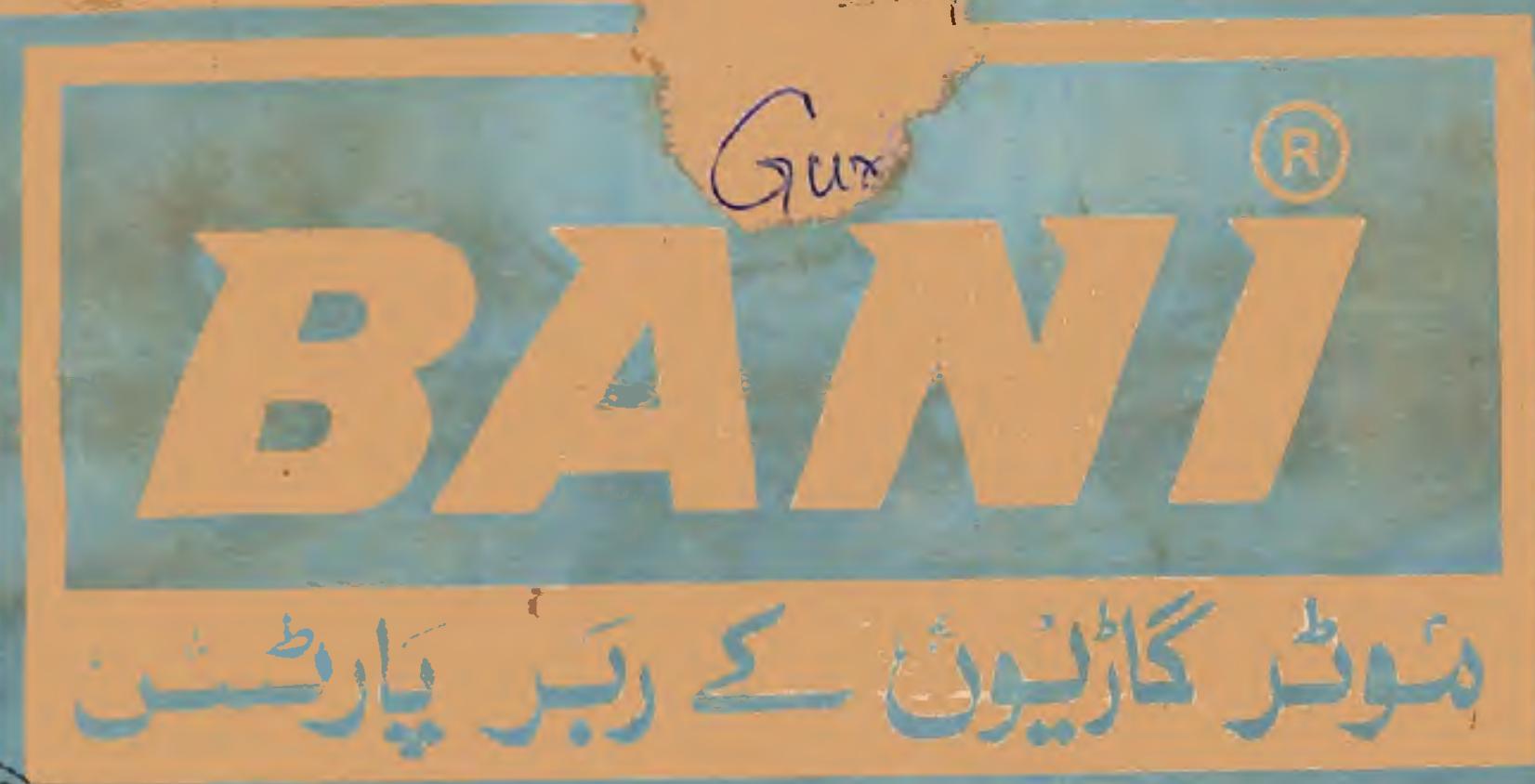
REGD. NO. 4004

THE WEEKLY BADR QADIAN—143516

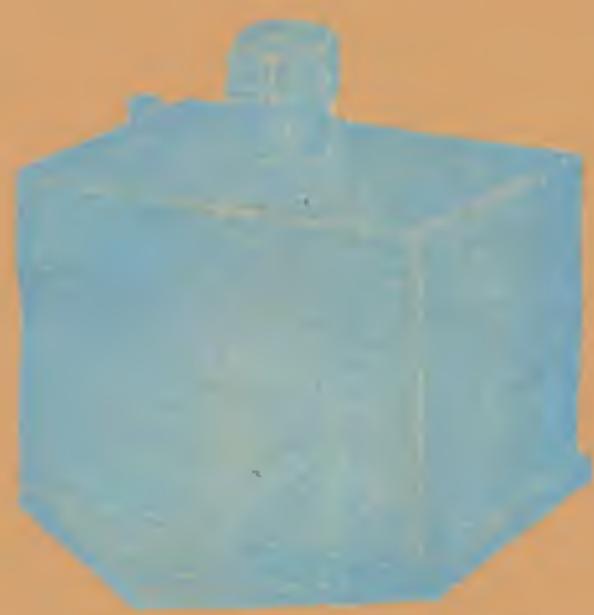
PHONE NO. 33

ISSUED ON DECEMBER 1, 1981

PRICE RS. 10/-



1956-1981



ESTABLISHED 1956

**AUTOMOTIVE RUBBER CO.**

AUTOMOTIVE PARTS MANUFACTURERS

HEAD OFFICE: BANI HOUSE 56 TOPSY ROAD (SOUTH),  
CALCUTTA 700 046 PHONE 41 5206 43 5137

CITY SHOWROOM: 5500 TERNIN STREET CALCUTTA 700072 PHONE 21 1574 CABLE AUTOMOTIVE

مالکان: ظفر احمد بان، مظہر احمد بان، ناصر احمد بان و محسوس احمد بان  
پرانے سیات: محمد یوسف فناوبے بان، مرتضیٰ بان و منشیٰ بان